اسلام میں یزید نام کے اکابرین

تالیف
حکیم فیض عالم صدیقی شہیدؒ

انتساب

یزید نام کے اُن اکابرین اسلام کے نام جنہوں نے فتوحاتِ اسلام، قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، علم الکلام، تاریخ، جغرافیہ، ادب اور شاعری وغیرہ میں اپنے پیچھے صفحہ ہستی پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔

(فیض عالمؔ)

نام کتاب : اسلام میں یزید نام کے اکابرین

تالیف وترتیب : حکیم فیض عالم صدیقیؒ (شہیدؒ)

مقام اشاعت : فیض نگر، تحصیل بھمبر (آزاد کشمیر)

ناشر : الفیض پرنٹرز، کراچی، پاکستان

طبع سوم : جون ۲۰۲۶ء

انسانی فطرت کا خاصہ بلکہ تقاضا ہے کہ وہ ہر ناپسندیدہ چیز سے نفرت کرتا ہے اور اپنی نفرت کا اظہار نہ کرے تو اجتناب ضرور کرتا ہے اور ہر پسندیدہ چیز سے محبت کرتا ہے۔ اپنی اولاد کے معاملہ میں انسانی جذبات نہایت حساس ہوتے ہیں اور فطری تقاضے ہر انسان کو مجبور کرتے ہیں کہ اپنی اولاد کے نام اُن اکابرین کے نام پر رکھے جو اس بھری دُنیا میں اُس کا آئیڈیل ہوں۔ ہمارے سامنے سیرت و تاریخ، تراجم و اسماء الرجال، احادیث و فقہ کا وسیع میدان کھلا پڑا ہے۔ ہم جب کسی بھی فن کی کوئی سی کتاب کھول کر دیکھتے ہیں تو اس میں ہمیں دیگر ناموں کے ساتھ "یزید" نام کے سینکڑوں سے متجاوز اصحاب نظر آتے ہیں۔

حضور خاتم النبیین و المعصومین ﷺ کی عادتِ مبارکہ میں یہ بات بھی شامل تھی کہ آنحضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں جب کوئی شخص حاضر ہوتا تو آپ ﷺ اُس سے اُس کا نام بھی دریافت فرماتے۔ اگر اُس کا نام آپ ﷺ کو پسند نہ ہوتا تو اُس کیلئے نیا نام تجویز فرماتے۔ اُمہات المؤمنین ؓ میں سے اُم المؤمنین اُم حبیبہ ؓ کا نام رملہ تھا، اُم المؤمنین جویریہ ؓ کا نام برّہ تھا، اُم المؤمنین حضرت میمونہ ؓ کا نام بھی برّہ تھا۔ کتب احادیث میں نام تبدیل کرنے کی بیسیوں روایات موجود ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ یزید ؒ بن معاویہ ؓ شرابی، زانی، فاسق، فاجر اور اسلامی شعائر کا مذاق

اُڑانے والا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ سیّدنا حسینؓ کا قاتل تھا۔ اس موضوع پر تطہیر تاریخ پر کام کرنے والے اکابرین نے ہزاروں صفحات پر مشتمل اپنی تالیفات میں ٹھوس قسم کے شواہد و نظایر سے ثابت کیا ہے کہ یزیدؒ بن معاویہؓ کے متعلق اس قسم کی تمام روایات ایک خاص مکتبہ ٔفکر کی سٹیج سے محض سیاسی پروپیگنڈہ کے طور پر ایجاد کی گئیں اور انہیں ایک خاص تیکنک کے ساتھ مختلف انداز میں مختلف مقامات سے مختلف اوقات میں پیہم تکرار کے ذریعے پھیلایا گیا۔ اور جس بات کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں تھا وہ ایک گروہ کی عیارانہ، مکارانہ، شاطرانہ اور اور تلبیسانہ تبلیغ سے ایک حد تک حقیقت بن گئی۔ اُمہات المؤمنینؓ اور صحابہ کرامؓ کی شانِ اقدس میں ہرزہ سرائی کے مرتکبین کی طرف سے اگر امیر یزیدؒ کے متعلق خرافات کو تسلیم کرلیا جائے تو اس صورت میں سب سے پہلے ہمیں اُن اصحاب کے علم و تدین کا ماتم کرکے انہیں بدترین انسانوں میں شامل کرنا ہو گا جنہوں نے یزیدؒ کے نام پر اپنی اولاد کے نام یزید رکھے اور پھر یزید نام کے اکابرین کے ذریعے ہمیں دینی طور پر جو کچھ حاصل ہوا یا مِلا اس تمام ذخیرہ کو غرق بلکہ اسے سپردِ آتش کرکے اظہار نفرت و بیزاری کرکے اپنا ایمان بچانا چاہیئے تھا۔ واقعہ نے عجیب گورکھ دھندے کی شکل اختیار کرلی ہے ایک طرف سیّدنا حسینؓ کی المناک شہادت اور آنجنابؓ کی ذات کے ساتھ عقیدت مندانہ جذبات کی فراوانی، دوسری طرف یزیدؒ بن معاویہؓ کی خلافت پر تمام عالمِ اسلام کا اتفاق اور تیسری طرف یزیدوں کے ذریعہ ہم تک پہنچنے والا علمی ذخیرہ اور اُمت میں یزید نام کی بھرمار۔ اس گورکھ دھندے سے بچ نکلنے کی ایک ہی صورت ہے کہ ان تمام ہمہ قسم کے عقیدتمندانہ اور متنفرانہ مخالف و متضاد جذبات و

خیالات کو یکلخت ذہن سے جھٹک دیں اور **کونوا مع الصادقین** کو سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں **اهدنا الصراط المستقیم** کا وِرد کرتے ہوئے حقائق کا جائزہ لیں اور اپنے دلوں میں **ولا یجرمنکم ثنان** کا ایک حقیر سا تصور بھی قریب نہ پھٹکنے دیں، پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے قلوب و اذہان واقعات کے اصلی حقائق سے آگاہ نہ ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کا راستہ دکھائے۔

دلوں کے بھید جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور ہم اُسی کی ذات کو حاضر و ناظر جانتے اور مانتے ہوئے ان کلمات کو دھرانا چاہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک سیّدنا حسینؓ کی ذاتِ اقدس کا گستاخ فاسق و فاجر اور زندیق ہے۔ ہمارے ذہنوں کے کسی گوشے میں کبھی افضل و مفضول کے تصور نے سرسراہٹ تک پیدا نہیں کی۔ ہاں ارشاداتِ رسول ﷺ کی روشنی میں جن صحابہ کرامؓ کے فضائل و مناقب اظہر من الشمس ہیں اور انکی افضلیت و اوّلیت مسلّم ہے، انکی ذواتِ قدسیہ کے گستاخوں کو صحیح العقیدہ مسلمان سمجھنے کیلئے اپنے آپ کو ہمنوا نہیں بنا سکے اور بارہا ہم اپنی تالیفات میں اپنے ان خیالات کو دوھرا چکے ہیں۔

ہم علمی انداز میں صاحبانِ بصیرت کے آگے ان حقائق کو بارہا پیش کر چکے ہیں کہ یزید بن معاویہ سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہیں ہوئی تھی جو اس کے کفر یا فسق پر دلالت کرتی ہو بلکہ اس کے علی الزعم بلا تفریق شیعہ سنی تمام اُمہات الکتب میں اسے اچھے الفاظ میں یاد کیا گیا ہے مگر اس کے دورِ خلافت میں سیّدنا حسینؓ کا نہایت بے کسانہ طور پر جنت الفردوس کی طرف سدھار جانا اس کا ناقابلِ معافی جرم بن گیا۔ مگر اس کی

طرف کسی نے غور نہ کیا کہ اس جذباتیت میں حقیقت کتنی ہے اور محض جذباتیت کتنی ہے۔ سانحہ کربلا کے عینی شاہد کئی سال تک زندہ رہے، ان کے سامنے انکی اولادیں پروان چڑھیں اور جوان ہوئیں مگر ان میں سے کسی کی زبان سے اس بات اظہار نہیں ہوا کہ یزید بن معاویہؓ نے اس جرم کا ارتکاب کیا تھا۔

ہمارے بعض نام نہاد مؤرخین، تیسرے درجے کے محدثین اور نقل راچہ عقل قسم کے مفسرین کی یہ غفلت شعاری اسلامی اقدار کے ساتھ غدّاری سے کم نہیں۔ ہر صاحبِ علم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ واقعات کے انبار میں سے حقیقت تلاش کرے اور کرداروں کے ڈھیر میں سے کھوٹے اور کھرے سکے واضح طور پر تقسیم کرے۔ مگر اندھی عقیدت ذہنوں کے افلاس، علمی بے مائیگی اور بصیرت کے فقدان نے متصادم نظریات کو معاشرے میں اس طرح پھیلا دیا ہے کہ آج حقیقت روایات میں کھو گئی۔ یہ درست ہے کہ اہل بینش تہہ تک پہنچ جاتے ہیں اور غلط اور صحیح کے درمیان خطِّ امتیاز کھینچ دیتے ہیں۔ الزامات کی خاک اور اشتہارات کا غازہ اُنکی پُتلیوں میں دھول نہیں جھونک سکتا۔ وہ متضاد و متصادم روایات میں سے صحیح روایات کو اصول درائت کی روشنی میں معلوم کر لیتے ہیں مگر پیہم پروپیگنڈہ، مسلسل کذب و دروغ کی تکرار نے بے بصیرت شخصیت پرست ذہنوں میں جو کچھ ٹھونس دیا ہے اب وہ لوگ قبول حق کے بجائے خم ٹھونک کر سامنے آجاتے ہیں۔ یہی وہ مزّمن مرض ہے جس نے اُمت مسلمہ کی وحدت کو کئی ٹکڑوں میں بانٹ کر آپس میں دست و گریباں ہونے کا لامتناہی سلسلہ جاری کر دیا ہے۔

شیعہ مذہب کی اُمہات الکتب کی روشنی میں اس مقام پر ہم سرسری طور پر یہ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ سیّدنا حسینؓ کے قاتل کون تھے؟ پہلے ہم آں جنابؓ سے ہی رجوع کرتے ہیں، چنانچہ شیعہ مذہب کی مشہور تالیف ''کشف الغمۃ'' میں ہے کہ حضرت حسینؓ نے میدان جنگ میں اہل کوفہ سے ارشاد فرمایا:

''اے اہل کوفہ! پھٹکار ہو اور ہلاکت ہو تم پر، تم نے محبت کا اظہار کرتے ہوئے ہمیں مدد کیلئے بلایا اور ہم بڑی سرعت سے تمہاری مدد کو آئے مگر تم نے ہم پر تلوار کھینچی۔'' (کشف الغمۃ جلد ۲۰، ص ۱۳۱ مطبع تبریز طبع جدید)

سیّدنا حسینؓ واضح الفاظ میں کوفیوں کو فرمارہے ہیں کہ تم نے ہمیں بلایا اور تم نے ہی ہمارے خلاف تلوار کھینچی ہے۔ آپ نے اس موقع پر یزیدؒ کی فوج کے کسی اہلکار کو مخاطب نہیں فرمایا۔ آگے چلئے اور ایک اہم ترین عینی گواہ کے الفاظ سُنیئے۔

منتہی الامال میں ہے کہ علیؒ (زین العابدین) ابن حسینؓ نے اہل کوفہ کو مخاطب کرکے فرمایا:

''جان لو کہ میں علی پسر حسینؓ بن ابی طالب ہوں اور میں اُس حسینؓ کا بیٹا ہوں جس کو تم نے فرات کے کنارے ذبح کیا بغیر اس وجہ کے کہ اس کا خون بہا طلب کیا جاتا۔ میں اس کا بیٹا ہوں جس کی حرمت کی تم نے ہتک کی، اس کا مال لوٹا، اس کے عیال کو گرفتار کیا۔ میں اس کا بیٹا ہوں جو صبر کرتے ہوئے قتل ہوا، اور یہی میرے لئے کافی ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم وہ سب کچھ بھول گئے ہو جو تم نے خطوط

لکھ کر میرے باپ کو بلایا جب میرے باپ نے تمہارا سوال قبول کیا تم فریب سے الگ ہو گئے، کیا تمھیں یاد نہیں کہ تم نے میرے باپ سے وعدے کئے اور اس کی بیعت کی پھر اسے قتل کر دیا، اسے ذلیل کیا۔ پس تمہارے لئے ہلاکت ہو بوجہ اس کے جو کچھ تم نے آگے بھیجا۔ کس قدر بُرا ہے اور تمہاری رائے کس قدر بُری ہے جو تم نے اپنے لئے پسند کی۔" (منتہی الامال جلد ا ص ۴۱۲)

سیّدہ زینبؓ بنت علیؓ موقع کی دوسری اہم ترین گواہ ہیں۔ ان کا ارشاد الطراز المظفری کی زبان سے سُنئے:

"سیّدہ زینب بنت علیؓ نے فرمایا: اے ظالمو! اے مکارو! اے کوفہ والو! تم نے اپنا عہد توڑ دیا اور جو وعدہ تم نے کیا تھا اس سے منحرف ہو گئے، تم نے میرے بھائی کو لگاتار خطوط لکھے اور اسے اس ملک میں بلایا جب وہ یہاں پہنچا تم نے مدد سے ہاتھ کھینچ لیا تم اپنے وعدوں سے پھِر گئے اور دُشمنوں کے مددگار بن گئے اور جھوٹوں اور زناکاروں کے مددگار ہو گئے۔" (الطراز المظفری طبع جدید تہران جلد ا ص ۳۱۵)

اور اس سے بھی اہم ترین بات:

سانحہ کربلا کے بعد سیّدنا حسینؓ کے بھائی محمد بن الحنیفہؒ بدستور ہر سال دمشق جاتے رہے۔ آپ کے دیگر بھائیوں میں سے کسی ایک نے بھی کسی موقع پر یزیدؒ کو سیّدنا حسینؓ کا قاتل نہ کہا۔ حالانکہ ان لوگوں کو ایک بڑا سنہری موقع ملا تھا یعنی جس وقت مدینہ منورہ کے چند لوگوں نے یزیدؒ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا جسے تاریخ میں واقعہ حرّہ کا

نام دیا گیا ہے۔

اسی کتاب میں سیّدہ زینبؓ کا ایک خطبہ مرقوم ہے۔ اس خطبہ کے چند فقرات:

"اے دھوکہ باز مکار اہل کوفہ! کیا تم روتے ہو، تم نے اپنے لئے بہت بُرا توشہ آخرت بھیجا ہے، لعنت اور پھٹکار ہو تم پر۔" (ایضاً جلد ا ص ۲۸۱)

شیعہ مذہب کی تمام اُمہات الکتب سیّدنا حسینؓ، سیّدہ زینبؓ اور سیّدنا علی (زین العابدین) کے اسی قسم کے کلمات سے بھری پڑی ہیں۔ اس کے علاوہ سیّدہ اُم کلثوم بنت علیؓ، سیّدہ سکینہ بنت حسینؓ نے ہر مقام پر کوفیوں کو قاتل حسینؓ کہا۔ سانحہ کربلا میں اہل بیت میں سے بچنے والوں کی تعداد کم از کم دس (۱۰) تھی۔ جن میں سے عمر، زید، حسن مثنیٰ، سیّدنا حسنؓ کے بیٹے تھے۔ علی بن حسینؒ، زینب بنت علیؓ، اُم کلثوم بنت علیؓ، سکینہ بنت حسینؒ (مقاتل الطالبین ص ۱۱۹ سطر ۴ تا ۷)، عبد اللہ بن عباس، محمد باقر، سیدنا علی کی اولاد اور دیگر افراد میں سے عقبہ بن سمعان، مرقع بن قمامہ املائی (قمقام) ضحاک بن عبد اللہ مشرقی تین آدمیوں کے نام ملتے ہیں۔ گویا یہ تیرہ (۱۳) موقع کے گواہ ہیں۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی اس بات کی طرف اشارہ نہیں کیا کہ شہدائے کربلا کا قاتل یزیدؒ ہے، بلکہ سب کوفیوں کو ہی قاتل کہتے ہیں۔ اب ہم شیعہ کتب سے سیّدنا حسینؓ کی شہادت کے متعلق یزیدؒ کے تاثرات پیش کرتے ہیں:

(۱) یزیدؒ نے قاتل حسینؓ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ (منتہی الامال ۴۲۰)

(۲) یزیدؒ نے اپنی زوجہ کو مخاطب کر کے کہا: حسین را بکشت و مرا در دو جہاں روسیاہ

ساخت۔ (ایضاً ۴۶۸)

(۳) یزیدؒ یہاں تک تیار تھا کہ حکومت چلی جاتی مگر حسینؓ قتل نہ ہوتے۔ (ایضاً ۴۷۹)

(۴) یزیدؒ کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی، یزیدؒ کے گھر والوں نے رونا پیٹنا شروع کر دیئے، کپڑے پھاڑ ڈالے، تین دن تک سوگ منایا۔ (ناسخ التواریخ ۴۷۰)

(۵) ہزار اشرفی خون بہا پیش کیا۔ (طراز المذہب ۴۷۱-۴۷۲)

(۶) جتنا نقصان ہوا، اُس سے ساٹھ گنا دیا۔ (ایضاً ۴۷۵)

(۷) علی زین العابدین جب تک دستر خوان پر نہ پہنچتے، یزیدؒ کھانا نہ کھاتا۔

الغرض اس قسم کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں شواہد سے شیعہ کتب بھری پڑی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی علوی نے سیّدنا حسینؓ کا قاتل کسی دور میں یزیدؒ کو نہیں گردانا۔ آج جو باتیں زبانِ زدِ خواص و عوام ہیں یہ اُن لوگوں کی تالیفات کا چربہ ہیں جو قاتلینِ حسینؓ کی اولاد سے تھے۔ اُن لوگوں نے نہایت منظم طریقہ سے اپنے آباؤ اجداد کو جو قاتلینِ حسینؓ تھے، بدنامی سے بچانے کیلئے تمام الزام یزیدؒ بن معاویہؓ کے سر تھوپ دیا۔

باندازِ دیگر: سیّدنا حسینؓ نواسہ رسول ﷺ ہیں، فرزندِ علیؓ ہیں، لختِ جگر فاطمہؓ ہیں۔ آں جنابؓ کا بچپن اور جوانی جس پاکیزہ ماحول میں گزری اس کا تصور تک بھی ہمارے پروازِ تخیل سے ماوراء ہے۔ آپ جوانی میں قیصر روم کے دارالحکومت قسطنطنیہ کے جہاد میں

شامل ہوئے۔ عبداللہ بن ابی سرحؓ کے لشکر میں فتح افریقہ میں رضاکارانہ شامل ہوئے۔ غرضیکہ نہایت پاکیزہ تر ماحول میں زندگی گزاری اور زندگی کی تمام فراوانیوں سے متمتع ہوئے۔

شہادت کے وقت آپ کی عمر، اگر آپ کا سن ولادت ۴/۵ ہجری تسلیم کیا جائے تو چھپن، ستاون سال تھی اور اگر تحقیقی طور پر تصدیق شدہ سن پیدائش ۸/۹ ہجری تسلیم کیا جائے تو آپ کی عمر باون، ترپن سال تھی۔ بہر حال آپ اس وقت عمر کی چھٹی دہائی میں تھے جو عقل و شعور کی پختگی کا زمانہ ہوتا ہے۔ شیعہ مذہب کی تمام اُمہات الکتب میں تحریر ہے کہ سیّدنا حسینؓ نے قتلِ مسلمؒ کی خبر سُن کر اپنے مؤقف سے رُجوع کر لیا تھا۔ اور اگر آپ یزیدؒ کو واقعہ فاسق و فاجر سمجھتے تھے تو اس رُجوع کی لم سے حواس پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے اور یہ بات غلط ماننے سے وجدان کہتا ہے کہ آپؓ نے اپنے مؤقف سے رُجوع نہیں کیا تھا۔ آپؓ نے یقیناً رجوع فرمایا تھا اور جہاں یہ رُجوع آپ کے فضائل و مناقب اور بلند مراتب کا موجب ہوا وہاں یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ آنجنابؓ یزیدؒ کو کسی قسم کی بد کرداری میں ملوث نہیں سمجھتے تھے۔ اور آنجنابؓ کی پاک طینتی آپ کے اس فعل پر شاہد ہے کہ آپ نے مدینہ سے رخصت ہونے سے لیکر ورود کربلا تک بلکہ شہادت تک کسی ایک مقام پر اشارۃً بھی یزیدؒ کی کسی بد کرداری کا ذکر نہیں کیا۔

سیّدنا حسینؓ کی یہ بلند کرداری جس پر ہزاروں تقدّس اور پاکبازیاں قربان ہوں کہ آپ نے شدید سے شدید تر حالات میں بھی اپنی زبان کو کذب و دروغ سے داغدار نہیں

ہونے دیا۔ تھوڑا نظر اور وسیع کیجئے اور دیکھئے کہ سیّدنا عبد اللہ بن زبیرؓ، امیر یزیدؒ کے بہت بڑے حریف تھے۔ سیّدنا حسینؓ کی شہادت کے چار سال بعد تک امیر یزیدؒ خلیفہ رہے۔ سیّدنا ابن زبیرؓ کیلئے امیر یزیدؒ کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا بڑا سنہری موقع تھا۔ اگر امیر یزیدؒ کے کردار میں کوئی معمولی سی خرابی بھی ہوتی تو سیّدنا ابن زبیرؓ ضرور اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے، مگر آپ کی زبان سے یزیدؒ کے خلاف کوئی لفظ ہمیں تاریخ کی کسی کتاب میں نہیں ملتا۔

سیّدنا ابن زبیرؓ ایک جانباز مجاہد، شب بیدار زاہد اور بے مثل عالم تھے۔ وہ جمادی الثانی ۷۳ھ تک اپنی خلافت کے استقلال کیلئے کوشاں رہے۔ مصعب بن زبیرؓ جیسا عظیم بھائی قتل ہوگیا، بیٹے یا تو قتل ہوگئے یا الگ ہوگئے اور تیرہ سال لگاتار آپ اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے، مگر یزیدؒ، مروانؒ اور عبد الملکؒ میں سے کسی ایک کے خلاف آپ کی زبان سے کوئی ناگوار کلمہ نہ نکل سکا۔

یزیدؒ کے دورِ خلافت میں جس قدر صحابہ کرامؓ زندہ تھے، سب نے آپ کی خلافت کی بیعت کی۔ سیّدنا حسینؓ کی شہادت عالمِ اسلام کا کوئی معمولی واقعہ نہ تھا مگر صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے اس واقعہ کے بعد امیر یزیدؒ کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا، اور سب سے اہم ترین بلکہ سیّدنا عبد اللہ بن زبیرؓ مکہ میں مقیم اپنی خلافت کیلئے اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لانے میں منہمک ہیں۔ آپ ایک جانباز مجاہد، بے نظیر شجاع، بے مثل عالم اور زاہد مرتاض ہیں۔ شہادتِ حسینؓ نے ان کی خلافت کیلئے ایک سنہری موقع

فراہم کر دیا تھا اگر یزیدؒ بد کردار ہوتا تو آپ ضرور اس کی کسی بدکرداری کو عوام کے سامنے پیش کرتے۔ یزیدؒ سانحہ کربلا کے بعد تقریباً تین سال زندہ رہا اور سیّدنا ابن زبیرؓ اس کے خلاف ایک کلمہ زبان سے نہیں نکالتے۔ یزیدؒ کے مرنے کے بعد تقریباً جمادی الثانی ۷۳ھ تک سیّدنا ابن زبیرؓ اُموی خلافت کے خلاف معرکہ آراء رہے مگر اس تمام عرصے میں ان کی زبان سے یزیدؒ کے کردار کے خلاف ایک کلمہ بھی نہیں نکلا۔

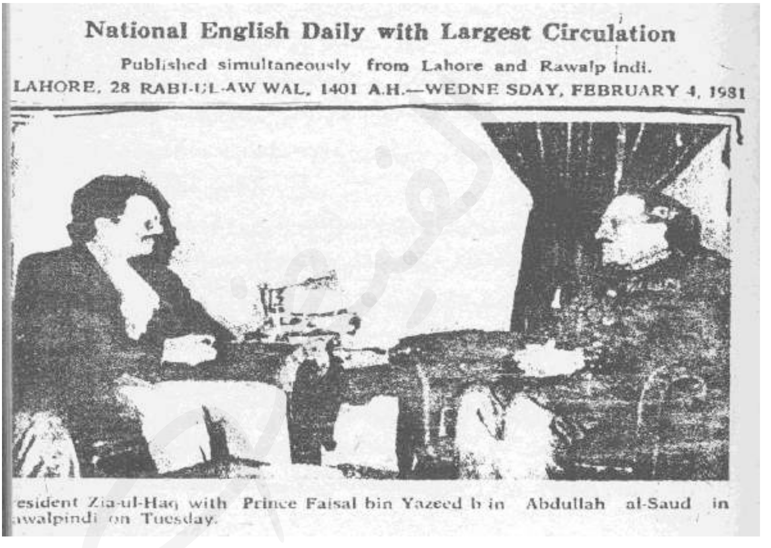
سیّدنا حسینؓ کے چچازاد عبداللہ بن عباسؓ، آپ کے سوتیلے بھائی محمد بن الحنیفہؒ اور آپ کے دوسرے بھائیوں میں سے کسی ایک نے یزیدؒ کی کسی برائی کی طرف اشارہ تک نہیں کیا بلکہ آپ کے بھائی عمر الاطراف کا ایک قول عمدۃ الطالب میں بدیں الفاظ مرقوم ہے کہ حسینؓ نے مجھے خروج کیلئے کہا مگر میں نے دُور اندیشی سے کام لیا اور ساتھ نہ گیا ورنہ میں بھی قتل ہو جاتا۔

عبداللہ بن جعفرؓ یعنی حسینؓ کے چچازاد بھائی اور بہنوئی واقعہ کربلا کے بعد دمشق جاتے رہے اور ہفتوں وہاں قیام کرتے رہے۔ ان لوگوں میں سے کسی نے یزیدؒ میں کوئی برائی نہیں دیکھی بلکہ حقیقت اس سے بھی بڑھ کر ہے وہ یہ کہ قرونِ اولیٰ میں جمہور اُمت نے واقعہ کربلا کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی۔ چنانچہ مؤطا امام مالکؒ کی ایک روایت ہے:

"مالک یحییٰ بن سعید سے اور وہ سعید بن مسیب سے بیان کرتے ہیں کہ فتنۂ عثمان میں کوئی بدری شامل نہ تھا اور فتنہ حرّہ میں اصحاب الحدیبیہ میں سے کوئی شامل نہ تھا اور جب تیسرا فتنہ ہو گا تو کوئی صحابی زندہ نہ ہو گا۔"

یعنی پہلا فتنہ شہادتِ عثمانؓ کا، دوسرا فتنہ واقعہ حرّہ کا یعنی کربلا سے بعد کا اور تیسرا نامعلوم کب ہو گا۔ سعید بن مسیبؒ کی اس روایت میں سانحہ کربلا کا ذکر ہی نہیں۔

عرب ممالک میں اس وقت بھی یزید نام کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں افراد موجود ہیں ۔ ابھی فروری ۱۹۸۱ء کا واقعہ ہے آل سعود کے شاہی خاندان کا ایک شہزادہ فیصل بن یزید السعود



National English Daily with Largest Circulation

Published simultaneously from Lahore and Rawalpindi.

LAHORE, 28 RABI-UL-AWWAL, 1401 A.H.—WEDNESDAY, FEBRUARY 4, 1981

esident Zia-ul-Haq with Prince Faisal bin Yazeed bin Abdullah al-Saud in awalpindi on Tuesday.

پاکستان آیا۔ پاکستان کے تمام اخبارات میں کئی روز تک اس کے دورے کا پروگرام شائع ہوتا رہا اور جب وہ صدرِ مملکت سے ملاقات کیلئے حاضر ہوا تو صدرِ مملکت سے گفتگو کے دوران اس کا فوٹو گراف بھی اخبارات میں شائع ہوا۔ بدھ ۴ فروری ۸۱ء کے پاکستان ٹائمز نے سرِ صفحہ اس کا فوٹو شائع کیا۔

فرانسیسی استعمار کے خلاف الجزائر کی جنگ آزادی میں بین الاقوامی سطح پر الجزائر کے مسئلے کو اُبھارنے میں آیت احمد اور ان کے برادرِ نسبتی خضر اور محمد یزید نے بڑا

مؤثر کردار ادا کیا۔ بنڈونگ کانفرنس میں یزید اور آیت احمد نے عرب مندوب سے ملاقاتیں کرکے مالی امداد حاصل کی۔ اقوام متحدہ میں عبدالقادر شنذری اور محمد یزید نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنا مسئلہ پیش کیا۔ الجزائر کی آزادی کے بعد یہی محمد یزید پاکستان میں الجزائر کی طرف سے پہلے سفیر مقرر ہوئے۔ ان دنوں الجزائر کے وزیرِ نشریات محمد یزید ہیں۔(ملخص اُردو ڈائجسٹ اپریل ۱۹۸۰ء ص ۳۲۷)

مشہور شیعہ مؤرخ اور مفسر جو ابن جریر طبری کے نام سے مشہور ہے اس کے داداکا نام یزید تھا یعنی محمد بن جریر بن یزید طبری۔ ابن جریر کا سن وفات ۳۱۰ھ ہے اس لحاظ سے دوسری صدی ہجری کے شروع کے قریب ایران میں یزید موجود تھے۔ جن اسی کے قریب اصحاب نے امام ابو حنیفہؒ کے عقائد اور مسائل پر اعتراضات کئے ہیں اُن میں یزید بن ہارون، یزید بن زریع ابو معاویہ، یزید الکھیت کے اسماء سر فہرست ہیں۔ مشہور محدث جو ابن ماجہ کے نام سے مشہور ہیں اور اسی نام سے انکی تالیف ابن ماجہ ہے، اُن کا اصل نام ابو عبداللہ محمد تھا اور باپ کا نام یزید تھا۔ اُن کی ولادت ۲۰۹ھ اور وفات ۲۷۳ھ میں ہوئی، اس لحاظ سے ان کے داداکا زمانہ ڈیڑھ صدی ہجری کے قریب تھا۔

یزید نام کی مقبولیت:

قارئین زیرِ نظر سطور میں دیکھیں گے کہ سیّدنا عقیل بن ابو طالب جیسے جلیل القدر صحابی، ابو یزید بسطامی جیسے مشائخ عظام، بایزید یلدرم جیسے عظیم فاتح کے علاوہ کئی ایسے اصحاب موجود ہیں کہ دادا کا نام بھی یزید ہے اور پوتے کا نام بھی یزید ہے۔ مشہور شیعہ مؤرخ اور ادیب محمد بن اسحاق کی تالیف الفہرست میں خصوصاً اور دیگر اسماء الرجال کی کتب میں عموماً یزیدی نسبتوں سے منسوب اصحاب کا تذکرہ ہے۔ یعنی بڑے بڑے ائمہ فن اور اعاظم رجال اپنے آپ کو یزیدی کہلانے میں فخر محسوس کرتے رہے۔ وہ لوگ المیہ کربلا کے صحیح واقعات سے باخبر تھے۔ سیّدنا معاویہؓ کی وفات کے بعد امیر یزیدؒ خلیفہ بنے تو سیّدنا حسینؓ نے مدینہ کے گورنر کے ہاتھ پر نئے خلیفہ کی بیعت نہ کی، مدینہ سے مکہ روانہ ہوگئے۔ قیام مکہ کے دوران کوفیوں کے وفود اور خطوط آنا شروع ہوگئے کہ کوفہ تشریف لایئے۔ آپ نے حقیقت حال دریافت کرنے کیلئے اپنے چچازاد مسلم بن عقیلؓ کو بھیجا، ان کی طرف سے اطلاع آئی کہ کوفہ کے لوگ بے قراری سے آپ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں اور کم و بیش اٹھارہ ہزار میرے ہاتھ پر بیعت کرچکے ہیں۔ آپ فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد عازمِ کوفہ ہوئے۔ جب آپ کے حقیقی چچازاد عبد اللہ بن عباسؓ کو عازمِ کوفہ ہونے کا علم ہوا، آگے ابو الفرج کی زبانی سُنئے:

وجاءه به عبد الله بن عباس وقد أجمع رأيه على الخروج، وحققه، فجعل يناشده في المقام، ويعظم عليه القول في ذم أهل الكوفة، وقال له: إنك تأتي قوما قتلوا

أباك، وطعنوا أخاك، وما أراهم إلّا خاذليك، فقال له: هذه كتبهم معي، وهذا كتاب مسلم باجتماعهم، فقال له ابن عباس: أما إذا كنت لا بد فاعلا فلا تخرج أحدا من ولدك، ولا حرمك ولا نسائك فخليق أن تقتل وهم ينظرون إليك كما قتل ابن عفان، فأبى ذلك ولم يقبله. (مقاتل الطالبين جلد ۱ ص ۱۱۰)

ترجمہ: سیّدنا عبداللہ بن عباسؓ آپ کے پاس پہنچے اور دیکھا کہ آپ خروج کیلئے مصمّم ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے اہل کوفہ کی برائیاں بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ ایک ایسی قوم کے پاس جارہے ہیں جنہوں نے آپ کے باپ کو قتل کیا، آپ کے بھائی کو ذلیل کیا اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ کو بھی ذلیل کریں گے۔ سیّدنا حسینؓ نے یہ باتیں سن کر کوفیوں کے خطوط دکھائے اور سیّدنا مسلم کا خط بھی دکھایا جن میں کوفیوں کے اجتماع کا ذکر تھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے یہ سُن کر فرمایا اگر آپ میری بات ماننے کیلئے تیار نہیں تو اپنے کسی بیٹے اور اپنے حرم اور خواتین کو ساتھ نہ لے جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ قتل ہو رہے ہوں اور وہ آپ کو دیکھ رہے ہوں، جس طرح سیّدنا عثمانؓ قتل ہوئے۔ مگر سیّدنا حسینؓ نے سیّدنا ابن عباسؓ کی نصیحت سُننے اور اس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔

متعدد دیگر روایات میں آتا ہے کہ کئی ذی وقار اصحاب مثل سیّدنا ابن عمرؓ، سیّدنا ابو سعید خدریؓ اور سیّدنا جابر بن عبداللہؓ کے علاوہ گورنر مکہ نے بھی امن نامہ لکھ کر بھیجا مگر آنجنابؓ کوفہ کے سفر کے ارادہ سے نہ رُکے۔ اور جب کوفہ سے تیرہ منزل کی دوری پر پہنچے تو سیّدنا مسلم بن عقیلؓ کے قتل کی خبر ملی۔ آگے مؤلف عمدۃ الطالب کی زبان سے سُنئے:

"آنجنابؑ کو راستے میں مسلم بن عقیل کی خبر ملی تو آپ نے واپسی کا ارادہ فرمالیا مگر عقیل کی اولاد مانع ہوئی۔ اسی مقام پر آپ نے وہ مشہور تاریخی ارشاد فرمایا تھا "ہمارے شیعوں نے ہی ہمیں ذلیل کیا۔"

یاد رہے کہ یہ مقام الخزیمیہ تھا مکہ سے کوفہ جاتے ہوئے اٹھارویں منزل ہے، ابھی کوفہ تیرہ منزل دور تھا اور آنجنابؑ نے اسی جگہ سے واپسی کا ارادہ فرمالیا تھا مگر جو کوفی آپ کے ہمراہ تھے انہوں نے ایک طرف آپ کو کہا کہ مسلم کی بات اور تھی، آپ کی بات اور ہے۔ اور دوسری جانب سیّدنا عقیلؓ کی اولاد کو جوش دلایا کہ تمہارے بھائی مسلم کا خون ضائع جاتا ہے۔ آنجنابؑ اسی کشمکش کی حالت میں آگے بڑھتے چلے گئے، قادسیہ کے قریب حر بن یزید ایک ہزار کا لشکر لئے نمودار ہوا۔ آگے ابو الفرج اصفہانی کی زبانی سُنئے:

إن عبيد الله بن زياد وجه الحر بن يزيد ليأخذ الطريق على الحسين، فلما صار في بعض الطريق لقيه أعرابيان من بني أسد، فسألهما عن الخبر، فقالا له: يا ابن رسول الله، إن قلوب الناس معك، وسيوفهم عليك، فارجع. (مقاتل الطالبين جلد١ ص ١١٠)

ترجمہ: عبداللہ بن زیاد نے حر بن یزید کو کہا کہ حسینؓ کا راستہ روک لو، پس جب آنجنابؑ آگے بڑھے تو راستہ میں قبیلہ بنی اسد کے دو اعرابی ملے۔ حسینؓ نے اُن سے کوفہ کے حالات دریافت کئے تو انہوں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے! لوگوں کے دل آپ کے ساتھ ہیں اور تلواریں آپ کے خلاف ہیں، پس آپ لوٹ جایئے۔

آگے چل کر اصفہانی لکھتا ہے:

وأقبل يسير والحر يسايره ويمنعه من الرجوع من حيث جاء، ويمنع الحسين من دخول الكوفة.

ترجمہ: آپ واپس چل پڑے مگر حُر رجوع سے مانع ہوئے اور آپ کوفہ میں داخل ہونے سے رُک گئے۔ اور کوفہ کو دائیں ہاتھ چھوڑ کر شام کے راستہ پر چل پڑے یہاں تک کہ آپ ساٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے عذیب، قصر بنی مقاتل کے مقامات پر قیام کرتے ہوئے کربلا کے مقام پر پہنچ گئے۔ وہاں عمر بن سعد بھی آ پہنچے۔

قال: فوجه إلى عمر بن سعد- لعنه الله- فقال: ماذا تريدون مني؟ إني مخيّركم ثلاثا: بين أن تتركوني ألحق بيزيد، أو أرجع من حيث جئت، أو أمضي إلى بعض ثغور المسلمين فأقيم فيها.

ترجمہ: آپ عمر بن سعد کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ میں تمہیں تین چیزوں کا اختیار دیتا ہوں۔ پہلی یہ کہ مجھے یزید سے ملنے کیلئے چھوڑ دو، یا میں جہاں سے آیا ہوں وہاں واپس جانے دو، یا مجھے مسلمانوں کی بعض سرحدات کی طرف نکل جانے دو تاکہ وہاں مقیم ہو جاؤں۔

سیّدنا حسینؓ کی ان تین شرائط کا شیعہ مذہب کی تمام اُمہات الکتب میں ذکر موجود ہے۔ ماضی قریب کا مشہور شیعہ مؤرخ سید امیر علی اپنی تالیف A Short History of Caracens – ١٨٩٩ کے صفحہ ٨٥ میں لکھتا ہے:

Hussain proposed the option of three honourable conditions: that he should be allowed to return Medina, or be stationed in a frontier garrison agaist the Turks, or safely conducted to the presence of Yezid.

"دشمنوں کے سردار سے ایک ملاقات میں (سیّدنا) حسینؓ نے تین باعزت شرائط پیش کیں۔ پہلی یہ کہ مجھے مدینہ واپس جانے دیا جائے، دوسری یہ کہ مجھے کسی سرحدی مقام پر ترکوں کے خلاف جنگ لڑنے کیلئے بھیج دیا جائے، تیسری یہ کہ مجھے باحفاظت یزید کے پاس حاضر ہونے دیا جائے۔

ماضی قریب میں ہی کوئی صاحب گزرے ہیں جن کے نام کے ساتھ عالی جناب قدوۃ الابرار زبدۃ الاخیار مولانا حاجی سیّد آلِ محمد مدظلہ الصمد کے القابات و خطابات مرقوم ہیں۔ اپنی تالیف "تصور کربلا الموسوم بہ گلزارِ جنت" میں مرقوم ہیں۔ یہ کتاب ۱۹۱۶ء میں مطبع یوسفی دہلی میں طبع ہوئی تھی۔

"پھر عمر سعد نے قرہ بن قیس حنظلی کو بھیجا، قرہ نے سلام کر کے سبب تشریف آوری دریافت کیا۔ امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ مجھکو کوفیوں نے خط بھیجکر بلایا ہے اگر میرا آنا تمہاری طبع کے خلاف ہے تو میں پلٹ جاؤں گا۔ قرہ نے یہ سنکر واپسی کا قصد کیا۔"

اس قسم کے حوالہ جات سے سینکڑوں شیعی کتب بھری پڑی ہیں۔ سیّدنا حسینؓ کی باطنی فراست، روحانی بصیرت اور واقعات و حالات کی جانچ پڑتال کے بعد یہ امر بعید تھا کہ وہ کوفیوں کی غداری کے بعد اپنے آپ کو معرضِ ہلاکت میں ڈالتے۔ سنگینی کا جائزہ

لینے کے بعد آپ کا اپنے مؤقف سے رُجوع فرمانا تدین تقویٰ کی بلند ترین منازل سے بھی بلند تھا۔ مگر جو سعادت عظمیٰ آپ کے مقدر میں لکھی جاچکی تھی وہ کیسے نہ ملتی۔ کوفیوں نے جب دیکھا کہ آپ کی فرمودہ جو شرط بھی عملی صورت میں سامنے آتی، ان کی تباہی کا موجب ہوگی، پس جو کچھ روزِ ازل میں لکھا گیا تھا وہ ہو کر رہا۔

صاحبانِ بصیرت ہی فیصلہ کرسکتے ہیں کہ ان حالات میں زندہ بچنے والے کس طرح یزید کو موردِ الزام ٹھہراسکتے ہیں۔ وہ اپنی آنکھوں سے کوفیوں کے ہاتھوں سیّدنا حسینؓ کو شہید ہوتے ہوئے دیکھ چکے تھے۔ گذشتہ صفحات میں یہ تصریحات گزرچکی ہیں کہ شیعہ اکابرین نے اپنی اولاد کے معاویہ اور یزید کے ناموں پر نام رکھے جن میں سے سینکڑوں محدث، مفسر، فاطمی خلفاء کے وزراء، شاعر، ادیب، مؤرخ اور فاتح گزرے ہیں۔

شیعہ مذہب میں یزید نام کے اکابرین

ماہنامہ ''الزہرا'' اسلام آباد بابت ماہ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ جو شیعہ مذہب کا ایک مقتدر رسالہ ہے اس کے صفحہ بیس(۲۰) پر السیّد سراج الکاظم الحسنی کا ایک مضمون بعنوان ''اسلامی معاشرہ میں اولاد کے حقوق'' زینتِ قرطاس ہے۔ صاحب مضمون صفحہ ۳۱ پر مرحلہ ثالثہ کے بغلی عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ:

اس مرحلہ میں اولاد کے وہ حقوق ہیں جن کی ادائیگی والدین کیلئے لازمی اور لابدی ہے۔ ان حقوق کی تفصیل محمد و آلِ محمد علیہم السّلام کے فرامین مقدسہ کی روشنی میں پیش کی جاتی ہے:

(۱) ا۔ حضور ختمی مرتبت ﷺ نے اپنی ایک وصیت میں جناب امیر علیہ السّلام سے فرمایا:

یا علیؓ! بیٹے کا باپ پر حق یہ ہے کہ اس کے نام اور ادب کو عمدہ کرے اور اچھی سے اچھی جگہ پر جگہ دے۔

ب۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ولد کا اپنے والد پر یہ حق ہے کہ والد اس کا عمدہ نام تجویز کرے، قرآن پاک کی تعلیم دلوائے اور تیر اکی اور تیر اندازی سکھائے۔

ج۔ آپ ﷺ نے فرمایا اولاد کے والد پر تین حق ہیں اول یہ کہ والد اپنی

اولاد کا بہتر نام تجویز کرے، دوم یہ کتاب کی تعلیم دے، سوم یہ کہ جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے۔

(۲) **اولاد کیلئے عمدہ نام تجویز کرنا:** عمدہ نام بھی بچے کی شخصیت بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ خصوصاً ایام جوانی میں جب کہ انسان ہر جانب اور ہر پہلو سے اپنی شخصیت کو نکھارنے کیلئے متفکر نظر آتا ہے۔ ان اسباب و عوامل میں اسماء و القاب کو قدرے زیادہ ہی دخل ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ بہت سے لوگ اپنے نام کی اور تغیر و تبدل کے باعث اجتماعی معاشرہ میں اپنی شخصیت کو تنقیدی نگاہوں سے محفوظ کر لیتے ہیں۔

اپنی اولاد کے نام تجویز کرنے کے معاملہ میں ان ارشادات سے انحراف کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ بعد میں آنے والے لوگوں نے جن گزشتہ افراد کے ناموں پر اپنی اولاد کے نام رکھے وہ گزرے ہوئے لوگ ان کی نظروں میں دینی اور دُنیوی طور پر نہایت بلند مرتبہ لوگ تھے۔ بُرے لوگوں کے ناموں پر کسی نے اپنی اولاد کے نام نہیں رکھے۔ فرعون، نمرود، ہامان، شداد، ابو جہل یا ابو لہب کے ناموں پر کوئی آدمی خواہ اعمال میں ان کفار کا مثیل ہی کیوں نہ ہو، اپنی اولاد کا نام رکھنے والا آج تک پیدا ہی نہیں ہوا۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی بُرے آدمی کے نام پر اپنی اولاد کا نام رکھا تو اس لحاظ سے اس آدمی کا مسلک اُن لوگوں کے مسلک سے الگ ہے جن کے نزدیک ایک شقی اور بدبخت ترین انسان کے نام پر اس نے نام رکھا۔ پھر ایسے انسان سے تعلق رکھنا ایک بہت بڑی شقاوت اور گمراہی ہو گی۔ آئندہ سطور میں قارئین دیکھیں گے

طالبیوں بلکہ علویوں میں یزید نام کے افراد موجود ہیں اور شیعہ مذہب کے علمی، دینی، مذہبی اور حکومتی دُنیا میں غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں یزید نام کے سینکڑوں افراد موجود ہیں۔ اس مقام پر قارئین کو ٹھنڈے دل سے اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ "یزید" کے نام پر شیعہ اکابرین نے اپنی اولاد کے نام کیوں رکھے؟ کیا یہ امر قارئین کو اس بات پر غور کرنے کی طرف متوجہ نہیں کرے گا کہ یزیدؒ بن معاویہؓ وہ کچھ نہیں تھے جیسا کہ ان کے متعلق متاخرین کے ایک گروہ نے مشہور کر رکھا ہے۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے بیسیوں افراد کے نام تبدیل فرمائے۔ بعض اچھے نام والے اصحاب کیلئے اچھی کنیتیں تجویز فرمائیں۔ سیّدنا عقیل بن ابی طالب کیلئے ابویزید کی کنیت تجویز فرمائی۔ شیعہ مذہب کی مشہور تالیف عمدۃ الطالب میں ہے: ویکنی ابا یزید (عمدۃ الطالب ص ۱۵)

عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر نے خلافت موقتہ کے خلاف خروج کیا۔ ابوالفرج اصفہانی اس کے متعلق لکھتا ہے: كان عبد الله بن معاوية بن عبد الله بن جعفر بن أبي طالب، من أشد الناس عقوبة (ص ۱۶۰) عبداللہ لوگوں کیلئے نہایت تشدد پسند تھا۔ آگے چل کر ابوالفرج اصفہانی لکھتا ہے کہ أن عبد الله بن معاوية كتب إلى الأمصار يدعو إلى نفسه لا إلى الرضا من آل محمد. قال: واستعمل أخاه الحسن على اصطخر، وأخاه يزيد على شيراز، وأخاه عليا على كرمان، وأخاه صالحا على قم ونواحيها (ص ۱۶۷) عبداللہ بن معاویہ نے اپنے بھائی حسن کو اصطخر

کا یزید کو شیر از کا علی کو کرمان کا اور صالح کو قم اور اسکے مضافات کی گورنریوں پر فائز کیا۔

عبداللہ اور اس کے باپ معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کے متعلق شیعہ نساب السیّد احمد بن علی بن الحسین بن علی بن مہنا متوفی ۸۲۸ھ اپنی شہرہ آفاق تالیف عمدۃ الطالب میں لکھتا ہے:

"منهم معاوية بن عبدالله كان وصي أبيه و إنما سمي معاوية لأن معاوية بن أبي سفيان طلب منه ذلك فبذل له مائة ألف درهم، وقيل ألف ألف۔"

(عمدۃ الطالب ص ۳۷) اور سیّدنا جعفر کی اولاد میں سے معاویہ بن عبداللہ تھے اور معاویہ اپنے باپ کے وصی تھے، عبداللہ (بن جعفر) نے اپنے بیٹے کا نام (سیّدنا) معاویہؓ کی خواہش پر معاویہ رکھا تھا۔ (سیّدنا) معاویہؓ نے عبداللہ بن جعفرؓ کو ایک لاکھ درہم عطا کئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دس لاکھ عطا کئے۔

آگے چل کر مؤلف مذکور لکھتا ہے:

"وكان لمعاوية محمد و يزيد و علي و صالح ۔" اور معاویہ کے چار بیٹے تھے محمد، یزید، علی اور صالح۔

مؤلف نے یہاں پانچویں بیٹے عبداللہ کا نام نہیں لکھا جس نے ۱۲۷ ہجری میں خلافتِ مؤقتہ کے خلاف خروج کرکے اپنے بھائیوں کو مختلف صوبہ جات کا گورنر بنایا تھا۔ حاشیہ میں لکھا ہے کہ عبداللہ کی قبر ہرات میں ہے۔ سیّدنا جعفرؓ کے بیٹے عبداللہ کے نکاح میں سیّدہ

زینبؓ بنت علیؓ بھی تھیں۔ جن کے بطن سے علی الزینبی پیدا ہوئے۔ جب سیّدہ زینبؓ اپنے بھائی سیّدنا حسینؓ کے ہمراہ کوفہ روانہ ہوئیں اور سیّدنا عبداللہؓ کے روکنے سے نہ رُکیں تو انہوں نے طلاق دیکر اپنا لڑکا علی (الزینبی) ماں سے لے لیا۔(جمہرۃ الانساب ابن حزم) سیّدہ زینبؓ کوفہ سے دمشق پہنچیں اور باقی زندگی وہیں گزاردی۔ اُن کا مزار آج تک دمشق میں موجود ہے۔علامہ ابن حزمؒ سیّدہ زینبؓ بنت علیؓ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: ثم خلف عليها بعده عبد الله بن جعفر ابن أبي طالب، بعد طلاقه لأختها زينب. سیّدہ زینبؓ کو طلاق دینے کے بعد اُن کی بیوہ بہن اُم کلثومؓ سے عبداللہ بن جعفرؓ نے نکاح کیا۔ علی الزینبیؒ عبداللہ بن عباسؓ کے داماد تھے۔ ان سطور سے حسب ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں:

(۱) عبداللہ بن جعفرؓ کے تعلقات امیر معاویہؓ سے نہایت خوشگوار تھے،اسی وجہ سے امیر معاویہؓ کی خواہش پر انہوں نے اپنے بیٹے کا نام معاویہ رکھا۔

(۲) امیر معاویہؓ کی داد ودہش بے انتہا تھی کہ وہ ایک ایک نشست میں دس دس لاکھ درہم عطا کرنے سے گریز نہ کرتے تھے۔

(۳) ۱۲۷ ہجری کے بعد ساتویں صدی ہجری اور اس کے بعد تیرھویں صدی ہجری کے شروع تک یزید نام علوی تواریخ میں نظر آتے ہیں۔

ساتویں صدی ہجری تک علویوں میں یزید: یزید بن عبد اللہ العلوی متوفی ٦١٩ھ

(الاعلام الزرکلی ص ۱۲۷)

تیرھویں صدی ہجری تک علویوں میں یزید: یزید بن عبداللہ بن اسماعیل العلوی ولادت ۱۱۸۰ھ، وفات ۱۲۰۶ھ (الاعلام الزرکلی ص ۱۲۷)

چوتھی صدی ہجری میں: یزید بن ابراہیم ۳۵۰ھ معزالدین فاطمی کا خادم خاص تھا۔
یزید بن بیان العقیلی (تہذیب التہذیب ص ۳۸۱)

شیعہ مذہب کی اصول اربعہ اور دیگر اُمہات الکتب میں یزید نام کے سینکڑوں مفسر، محدث، عامل اور سپہ سالار موجود ہیں۔ اگر قرونِ اولیٰ کے شیعہ یزید بن معاویہ کو فاسق وفاجر، زانی یاشرابی سمجھتے اور سیّدنا حسینؓ کا قاتل سمجھتے تو وہ کسی صورت میں بھی اپنی اولاد کا نام یزید کے نام پر نہ رکھتے۔

آپ کی خدمت میں اسماء الرجال اور انساب کی چند مشہور کتب میں سے یزید نام کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔ان کتب میں:

(١) الاستيعاب في معرفة الأصحاب أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: ٤٦٣هـ)

(٢) لسان الميزان أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: ٨٥٢هـ)

(٣) ميزان الاعتدال في نقد الرجال شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: ٧٤٨هـ)

(٤) الإصابة في تمييز الصحابة أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: ٨٥٢هـ)

(٥) تقريب التهذيب أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: ٨٥٢هـ)

(٦) الأعلام خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى: ١٣٩٦هـ)

(نوٹ: مصنف حکیم فیض عالم صدیقی شہیدؒ نے جن نسخہ جات سے استفادہ کیا تھا، وہ دستیاب نہیں تھے۔اسلئے درج بالا نسخہ جات طبع جدید سے استفادہ کیا گیا ہے۔اصل نسخہ میں دیگر ایسی کتب جن کے مستند نسخہ جات دستیاب نہ ہو سکے، انہیں اس نسخہ میں شامل نہیں کیا گیا۔ان شاء اللہ اگلی اشاعت میں انہیں بھی شامل کیا جائے گا۔ناشر)

الاستيعاب في معرفة الأصحاب

أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: ٤٦٣هـ)

ناشر: دارالجیل . بیروت ١٤١٢هـ - ١٩٩٢م

(الاستیعاب فی معرفۃالاًصحاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احوال پر ابن عبد البر٣٦٨ھ-٤٦٣ھ کی مشہور کتاب ہے۔ یہ صحابہ کے حالات، روایات اور سیرت پر لکھی گئی ابتدائی اور مستند ترین کتب میں شمار ہوتی ہے۔ مصنف نے ہر صحابی کا نام، نسب، روایت، وفات اور دیگر ضروری معلومات نہایت محققانہ انداز میں جمع کیں۔)

(١) يَزِيد بْن الأخنس السلمي

شامي، له صحبة، يقال: إنه شهد بدرًا هُوَ وأبوه وابنه معن، ولا أعرفهم فِي البدريين، وإنما هم فيمن بايع رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: معن، ويزيد، والأخنس- روى عنه كثير بْن مرة، وسليم بْن عامر.

(٢) يَزِيد بْن أسد بن كرز بن عامر القسري

جد خالد بْن عَبْد اللَّهِ القسري، يقال: إنه وفد على رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ ، وإن رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلم قال له: يا يزيد بن أسد، أحب للناس مَا تحب لنفسك. وهذا الحديث يرويه خالد بْن عَبْد اللَّهِ القسري عن أبيه عن جده. وحكى يحيى ابن معين عَنْ أهل خالد القسري أنهم كانوا ينكرون أن يكون لجد خالد صحبة. قَالَ يَحْيَى بْن معين: ولو كَانَ جدهم لقي النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعرفوا ذلك ولم ينكروه. هَذَا قول يَحْيَى بْن معين. وخالفه الناس وعدوه فِي

الصحابة لحديث هشيم وغيره عَنْ سيار أبي الحكم، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْقَسْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلم قال له: يا يزيد بن أَسَدٍ، أَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ.

(۳) يَزِيد بْن الأسود الجرشي، أَبُو الأسود

أدرك الجاهلية، عداده فِي الشاميين. وروى أَبُو مسهر، عَنْ سعيد بن عبد العزيز، عن يونس بن ميسرة ابْن حلبس، قَالَ: قلت ليزيد بْن الأسود: كم أتى عليك؟ قَالَ: أدركت الأصنام تعبد فِي قرية قومي.

(۴) يَزِيد بْن الأسود الخزاعي

[ويقال السوائي]، ويقال العامري. روى عنه ابنه جابر بْن يَزِيد، وَهُوَ معدود فِي الكوفيين. روى شريك، عَنْ يعلى ابْن عطاء، عن جابر بن يزيد بن الأسود السوائي، عَنْ أبيه، قَالَ: صليت خلف النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صلاة] الفجر، فجاء رجلان، فجلسا فِي أخريات الناس، فلما انصرف النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقبل عليهما بوجهه، فَقَالَ: إيتوني بهما، فجيء بهما ترعد فرائصهما، فَقَالَ: مَا منعكما من الصلاة؟ قَالا: صلينا فِي الرحال. فَقَالَ: إذا دخلتم والقوم فِي الصلاة فصلوا معهم، فإن صلاتكم معهم نافلة. فَقَالَ أحدهما: استغفر لي يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: غفر اللَّه لك. قَالَ:

ثم أخذت بيده فوضعتها عَلَى صدري، فما وجدت كفًا أبرد ولا أطيب من كف رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لهي أبرد من الثلج، وأطيب من ريح المسك.

(۵) يَزِيد بْن أسيد بْن ساعدة

شهد أحدًا مَعَ أبيه أسيد بْن ساعدة وعمه أبي حثمة الأَنْصَارِيّ.

(۶) يَزِيد بْن أسير الضبعي

ويقال ابْن بشير. وَقَالَ بعضهم فيه: أسير بْن يَزِيد. له خبر واحد أن رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يوم ذي قار: هَذَا أول يوم انتصفت فيه العرب من العجم.

(۷) يَزِيد بْن أمية، أبو سنان الديلي

ولد عام أحد فِي حين الوقة. روى عنه نافع مولى ابْن عمر.

(۸) يَزِيد بْن أوس

حليف لبني عبد الدار بْن قصي. أسلم يوم فتح مكة، وقتل يوم اليمامة شهيدا.

(۹) يَزِيد بْن برذع بْن يَزِيد بْن عامر بن سواد بن ظفر الأنصاري الظفري

شهد أحدًا رضي اللَّه عنه. [قَالَ العدوي فِي نسبه: سواد بْن كعب بْن الخزرج شهد أحدًا وما بعدها ولا عقب له. قَالَ: وَقَالَ ابْن القداح: قتل يوم الحرة.

(۱۰) يَزِيد بْن ثابت بْن الضحاك

أخو زيد بْن ثابت شقيقه، وقد نسبنا زيدًا فِي موضعه، فأغنى ذلك عَنْ نسب أخيه يَزِيد هاهنا، يقال: إن يَزِيد بْن ثابت شهد بدرًا. وقيل: بل شهد أحدًا، وقتل يوم اليمامة شهيدًا. وذكر مُوسَى ابْن عقبة، عَنِ ابْن شهاب أنه رمى يوم اليمامة بسهم فمات بالطريق راجعا، وروى عنه أخوه زيد بْن ثابت، وروى عنه خارجة بْن زيد، ولا أحسبه سمع منه.

[قَالَ البخاري: قَالَ عُثْمَان بْن حكيم: أخذ بيدي خارجة بْن زيد فأجلسني عَلَى قبر، وأخبرني عَنْ عمه يَزِيد بْن ثابت إنما كره ذلك لمن أحدث عَلَيْهِ، وخرج النسائي وابن السكن حديث خارجة بْن زيد عَنْ عمه عَنِ النبي صلى الله عليه وسلم في الصلاة عَلَى القبر. قَالَ ابْن السكن: وهذا رواه هشيم، عَنْ عُثْمَان بْن حكيم، عَنْ خارجة. وَقَالَ ابْن السكن أَيْضًا: لم يرو يَزِيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وَسَلَّمَ غير هَذَا الحديث وَكَانَ أكبر من أخيه زيد. شهد بدرًا، ورواه قَاسِم بْن مالك، عَنْ عُثْمَان بْن خارجة، عَنْ أبيه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، ولم يقل عن عمه.

(۱۱) يَزِيد بْن ثعلبة بْن خزمة بْن أصرم بن عمرو بن عمارة البلوي

حليف لبني سالم بْن عوف بْن الخزرج، شهد بيعة العقبة الثانية، يكنى أبا عَبْد الرَّحْمَنِ، ذكره ابْن إِسْحَاق. وَقَالَ الطبري: يَزِيد بْن ثعلبة بن خزمة بن أصرم بن عمرو ابن عمارة بْن مالك، من بني فزارة من بلي بن عمرو بن الحاف بن قضاعة، شهد العقبتين جميعًا، كذا قَالَ الطبري: خزمة- بفتح الزاى- فيما ذكر الدار قطني.

وَقَالَ ابْن إِسْحَاق وابن الكلبي: خزمة- بسكون الزاي، وَهُوَ الصواب. قَالَ أَبُو عمر: ليس فِي الأنصار خزمة بالتحريك، ترى ذلك فِي موضعه إن شاء اللَّه تعالى. وعمارة بفتح العين وتشديد الميم فِي بلي.

(۱۲) يَزِيد بْن جارية

والد عَبْد الرَّحْمَنِ بْن يَزِيد بْن جارية، شهد خطبة الوداع، وروى منها ألفاظًا منها:

أرقاؤكم، أرقاؤكم، أطعموهم مما تأكلون واكسوهم مما تلبسون ... الحديث. يختلف فِي هَذَا الحديث، فقد جعله ابن أبي خيثمة ليزيد ابن ركانة، وجعله الأزرق ليزيد بْن جارية، وكذلك ذكره الأزدي الموصلي ليزيد بْن جارية.

(١٣) يَزِيد بْن الحارث بْن قيس بْن مالك بْن أحمر بْن حارثة بْن ثعلبة بْن كعب ابن الحارث بْن الخزرج الأَنْصَارِيّ

شهد بدرًا، وقتل يومئذ شهيدًا، وَهُوَ الَّذِي يقال له ابْن قسحم. وقد قيل: إن يَزِيد هَذَا هُوَ الّذي قيل له قسحم، قتله طعيمة ابن عدي. وَقَالَ مُوسَى بْن عُقْبَةَ: يَزِيد بْن الحارث هُوَ يَزِيد بْن قسحم، ذكره فِي البدريين، آخى رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بين يَزِيد بْن الحارث هَذَا وبين ذي الشمالين.

(١٤) يَزِيد بْن حاطب بْن عَمْرو بْن أمية بْن رافع الأَنْصَارِيّ الأشهلي

وقد قيل: إنه من بني ظفر، ومن نسبه فِي بني ظفر يقول: يَزِيد بْن حاطب ابن أمية بن رافع بن سويد بن حرام بْن الهيثم بْن ظفر، واسم ظفر كعب ابن الخزرج. قتل يوم أحد شهيدا.

(١٥) يَزِيد بْن حرام بْن سبيع بْن خنساء بن سنان بن عبيد بن عدي بن غنم ابن كعب بْن سلمة الأَنْصَارِيّ السلمي

شهد بيعة العقبة.

(١٦) يَزِيد بْن حمزة بْن عوف

قدم به أبوه حمزة بْن عوف إِلَى النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فبايعاه ومسح برأس يَزِيد ودعا له.

(۱۷) يَزِيد بْن حوثرة الأَنْصَارِيّ

قَالَ ابْن الكلبي: شهد أحدًا وشهد صفين مَعَ علي.

(۱۸) يَزِيد بْن رقيش بْن رياب بْن يعمر الأسدي

من بني أسد بْن خزيمة، شهد بدرًا، ذكره مُوسَى بْن عُقْبَةَ وابن إِسْحَاق وغيرهما. ومن قال فيه: أربد ابن رقيش فليس بشيء.

(۱۹) يَزِيد بْن ركانة بْن عبد يَزِيد بْن المطلب بْن عبد مناف القرشي المطلبي

له صحبة ورواية، ولأبيه ركانة صحبة ورواية. روى عَنْ يَزِيد بْن ركانة ابناه: علي، وعَبْد الرَّحْمَنِ. وفي ابنه عَبْد الرَّحْمَنِ بْن يَزِيد بْن ركانة نظر. وروى عَنْ يَزِيد بْن ركانة أَيْضًا أَبُو جعفر مُحَمَّد بْن علي.

(۲۰) يَزِيد بْن زمعة بْن الأسود بْن المطلب بن أسد بن عبد العزى بن قصي القرشي الأسدي

أمه قريبة بنت أبي أمية أخت أم سلمة، صحب النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وروى عنه هُوَ وأخوه عَبْد اللَّهِ بْن زمعة. وقتل يَزِيد بْن زمعة يوم حنين، جمح به فرسه فقتل، وَكَانَ من أشراف قريش ووجوههم، وإليه كانت فِي الجاهلية المشورة، وذلك أنّ قريشا لم يجتمعوا عَلَى أمر إلا عرضوه عَلَيْهِ، فإن وافق رأيهم رأيه سكت وإلّا شغّب فيه، وكانوا له أعوانا حتى يرجع عنه، ذكر ذلك الزُّبَيْر، وَقَالَ: قتل مَعَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوم الطائف، [كذا قَالَ الزُّبَيْر يوم الطائف] . وَقَالَ ابْن إِسْحَاق: استشهد يوم حنين من قريش من بني أسد بْن عبد العزى يَزِيد بْن زمعة بْن الأسود بن المطلب ابن أسد.

(٢١) يَزِيد بْن أبي سُفْيَان بْن حرب بْن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف

كَانَ أفضل بني أبي سُفْيَان. كَانَ يقال له يَزِيد الخير، أسلم يوم فتح مكة، وشهد حنينا، وأعطاه رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غنائم حنين مائة بعير وأربعين أوقية وزنها له بلال، واستعمله أَبُو بَكْر الصديق وأوصاه وخرج يشيعه راجلًا.

قَالَ ابْن إِسْحَاق: لما قفل أَبُو بَكْر من الحج- يعني سنة اثنتي عشرة- بعث عَمْرو بْن العاص، ويزيد بْن أبي سُفْيَان، وأبا عبيدة بن الجراح، وشرحبيل ابن حسنة إلى فلسطين، وأمر هم أن يسلكوا عَلَى البلقاء، وكتب إِلَى خالد ابن الوليد، فسار إِلَى الشام، فأغار عَلَى غسان بمرج راهط، ثم سار فنزل عَلَى قناة بصرى، وقدم عَلَيْهِ يَزِيد بْن أبي سُفْيَان، وأبو عبيدة بن الجراح، وشرحبيل ابن حسنة، فصالحت بصرى، فكانت أول مدائن الشام فتحت، ثم ساروا قبل فلسطين، فالتقوا بالروم بأجنادين بين الرملة وبيت جبرين، والأمراء كل عَلَى حدة. ومن الناس من يزعم أن عَمْرو بْن العاص كَانَ عليهم جميعًا، فهزم اللَّه المشركين، وَكَانَ الفتح بأجنادين فِي جمادى الأولى سنة ثلاث عشرة، فلما استخلف عمر ولّى أبا عبيدة، وفتح اللَّه علية الشامات، وولى يَزِيد بْن أبي سُفْيَان عَلَى فلسطين وناحيتها، ثم لما مات أَبُو عبيدة استخلف معاذ بْن جبل، ومات معاذ فاستخلف يَزِيد بْن أبي سُفْيَان، ومات يَزِيد، فاستخلف أخاه معاوية، وَكَانَ موت هؤلاء كلهم فِي طاعون عمواس سنة ثمان عشرة.

حَدَّثَنَا خلف بن قاسم، حدثنا الحسن بن رشيق، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الدُّولابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَبِي حَسَّانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: مَاتَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَنَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ قِيسَارِيَّةَ.

(٢٢) يَزِيد بْن سَعِيد بْن ثمامة الكندي

هُوَ أَبُو السائب بْن يَزِيد ابْن أخت النمر، حليف بني عبد شمس. ويقال حليف أبي سُفْيَان بْن حرب، أسلم يوم فتح مكة، وسكن المدينة، وَهُوَ حجازي. روى عنه ابنه السائب بْن يَزِيد، وقد تقدم ذكر السائب بْن يَزِيد فِي كتابنا هَذَا، وذكر الاختلاف فِي نسبه وحلفه.

(٢٣) يَزِيد بْن السكن بْن رافع بْن امرئ القيس بن زيد بن عبد الأشهل

هو أَبُو أسماء بنت يَزِيد بْن السكن التي تحدث عَنْ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قتل يوم أحد شهيدًا، وقتل معه ابنه عامر بْن يَزِيد رضي اللَّه عنهما.

(٢٤) يَزِيد بْن السكن الأَنْصَارِيّ، مدني

روى عنه محمود بن عمرو بن يزيد ابن السكن أن رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ ظاهر يوم أحد بين درعين. هُوَ أخو زياد بْن السكن فِيمَا أحسب.

(٢٥) يَزِيد بْن سلمة الضَّمْرِيّ

سكن البصرة. روى عنه ابنه عبد الحميد ابن يَزِيد، ذكروه فِي الصحابة، وفيه نظر.

(٢٦) يَزِيد بْن سلمة بْن يَزِيد بْن مشجعة بْن مجمع بْن مالك الْجُعْفِيّ، كوفي

روى عنه علقمة بن وائل.

(٢٧) يَزِيد بْن سنان

سمع النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: لا تحلفوا بالكعبة.

(۲۸) يَزِيد بْن سيف

ويقال ابْن يوسف- اليربوعي التميمي. روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أما إن العريف يدفع فِي النار دفعًا. حديثه عند ولده.

(۲۹) يَزِيد بْن شجرة الرهاوي

له حديث واحد فِي فضل الجهاد مضطرب الإسناد، ذكره خليفة بْن خياط قَالَ: بعث معاوية يَزِيد بْن شجرة الرهاوي سنة تسع وثلاثين ليقيم الحج للناس، فنازعه قثم بْن العباس، فسفر بينهما أَبُو سَعِيد الخدري وغيره، فاصطلحوا عَلَى أن يقيم الحج شيبة بْن عُثْمَانَ ويصلي بالناس، وقتل يَزِيد بْن شجرة فِي غزاة غزاها سنة خمس وخمسين شهيدًا، وقيل: بل قتل فِي غزاة غزاها سنة ثمان وخمسين شهيدًا.

(۳۰) يَزِيد بْن شريح له صحبة، روى فِي الميسر.

(۳۱) يَزِيد بْن شيبان له صحبة. روى قصة ابْن مربع فِي المناسك والمشاعر:

إنكم عَلَى إرث من إرث إبراهيم.

(۳۲) يَزِيد بْن طعمة الأَنْصَارِيّ

ذكره ابْن الكلبي فيمن شهد صفين من الصحابة.

(۳۳) يَزِيد بْن عامر بْن الأسود بْن حبيب بْن سواءة بْن عامر بْن صعصعة السوائي

حجازي، يكنى أبا حاجر، شهد حنينًا. روى عنه السائب بْن يَزِيد، وسعيد بْن يسار.

(٣٤) يَزِيد بْن عباية الباهلي

قَالَ: أتيت رَسُول اللَّهِ صَلَّى الله عليه وسلم [بصدقنى] فصدقني ومسح رأسي. حديثه عند ولده.

(٣٥) يَزِيد بْن عَبْد اللَّهِ الْبَجَلِيّ

روى عنه ابنه حميد بْن يَزِيد فِي فضل جرير بن عبد الله البجلي. مخرج حديثه عَنْ ولده.

(٣٦) يَزِيد بْن عبد المدان

ويزيد بْن محجل الحارثيان. من بلحارث بْن كعب. قدما عَلَى رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وفد بلحارث مَعَ خالد ابن الوليد رضى الله عنه فأسلموا، وذلك فِي سنة عشر.

(٣٧) يَزِيد بْن عَمْرو التميمي

ويقال النميري. وفد عَلَى النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قيس بْن عَاصِم وأصحابه. روى عنه عائذ بْن ربيعة. أَخْبَرَنَا خَلَفُ بن قاسم، وعلي بن إبراهيم، قالا: حدثنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الدُّولابِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ دُهَيْمٍ الْعَجَلِيُّ، عَنْ عَائِذِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ دُعْمُوصٍ، وَقَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ وَأَبُو زُهَيْرِ بْنُ أُسَيْدِ بْنِ جَعْوَنَةَ، وَيَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو، وَالْحَارِثُ بْنُ شُرَيْحٍ، قالوا: وفدنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فَقُلْنَا: مَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ: تُقِيمُونَ الصَّلاةَ، وَتُؤْتُونَ الزَّكَاةَ، وَتَحُجُّونَ الْبَيْتَ، وَتَصُومُونَ رَمَضَانَ، فَإِنَّ فِيهِ لَيْلَةً

خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ... وذكر الحديث.

(٣٨) يَزِيد بْن قتادة روى عنه حسان بْن بلال، فِي صحبته نظر.

(٣٩) يَزِيد بْن قنافة ويقال يَزِيد بْن عدي بْن قنافة، وَهُوَ هلب والد قبيصة ابن هلب. وقد تقدم ذكره فِي باب الهاء.

(٤٠) يَزِيد بْن قيس بْن الخطيم بْن عدي بْن عَمْرو بْن سواد بْن ظفر الأَنْصَارِيّ الظفري

به كَانَ يكنى أبوه قيس بْن الخطيم الشاعر، شهد أحدا مع رسول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والمشاهد بعدها، وقتل يوم جسر أبي عبيد شهيدًا [قَالَ: قَالَ العدوي: وجرح يومئذ اثنتي عشرة جراحة، وسماه النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يعني يوم أحد- جاسرًا، فكان يقول: يَا جاسر، أقبل، يَا جاسر، أدبر. قاله الطبري] .

(٤١) يَزِيد بْن كعب البهزي

ويقال: إنه البهزي الَّذِي روى عنه عمير بْن سلمة الضَّمْرِيّ. حَدِيثُهُ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ الْعَقِيرِ بِالرَّوْحَاءِ الَّذِي يَرْوِيهِ يحيى بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ، كَذَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ الْعَقِيلِيُّ وَغَيْرُهُ إِنَّ الْبَهْزِيَّ الْمَذْكُورَ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ اسْمُهُ يزيد ابن كَعْبٍ. قَالَ العقيلي: وأخبرنا إِبْرَاهِيم بْن مُحَمَّد بن الهيثم، قال: سمعت داود ابن رشيد يقول: اسم البهزي يَزِيد بْن كعب.

(٤٢) يَزِيد بْن مالك بْن عَبْد اللَّهِ بْن سلمة

أَبُو سبرة الْجُعْفِيّ هُوَ مشهور بكنيته، وفد على النبي صلى الله عليه وسلم ومعه

ابناه عزيز وسبرة، وَهُوَ جد خيثمة ابْن عَبْد الرَّحْمَنِ بْن أبي سبرة الْجُعْفِيّ، وقد ذكرناه فِي الكنى، [سمى رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عزيزًا هَذَا عَبْد الرَّحْمَنِ هُوَ والد خيثمة] .

(٤٣) يَزِيد بْن المزين بْن قيس بْن عدي بْن أمية بْن خدارة

هكذا قَالَ الْوَاقِدِيُّ يَزِيد بْن المزين. وَقَالَ ابْن إِسْحَاق، وموسى بْن عُقْبَةَ، وعَبْد اللَّهِ بْن مُحَمَّد بْن عمارة: هُوَ زيد بْن المزين، وَهُوَ الصواب، وقد ذكرناه فِي باب زيد.

(٤٤) يَزِيد بْن معبد القيسي الربعي، يمامي

روى عنه ابنه معبد ابن يزيد.

(٤٥) يَزِيد بْن المنذر بْن سرح بْن خناس بن سنان بن عبيد بن عدي بن غنم بن كعب بن سلمة الأنصاري

شهد العقبة ثم بدرًا وأحدًا، وآخى رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بينه وبين عامر بن ربيعة حليف بن عدي بْن كعب.

(٤٦) يَزِيد بْن نعامة الضبي

ويقال السوائي، له أحاديث منها أن رَسُول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا آخى الرجل أخًا فليسأله عَنِ اسمه واسم أبيه فإنه أوصل وأثبت فِي المودة. روى عنه سَعِيد بْن سُلَيْمَانَ الربعي، وَكَانَ يَزِيد بْن نعامة قد شهد حنينًا مشركًا ثم أسلم بعد.

(٤٧) يَزِيد بْن نويرة بْن الحارث بْن عدي بن جشم بن مجدعة بن حارثة ابن الحارث الأَنْصَارِيّ الحارثي

شهد أحدًا. وقتل يوم النهروان شهيدًا مَعَ علي.

(٤٨) يَزِيد، والد حجاج

روى عنه ابنه حجاج عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنه قَالَ: أتربوا الكتاب فإنه أنجح للحاجة، وإذا طلبتم الخير فاطلبوه عند حسان الوجوه يدور حديثه هَذَا عَلَى هشام بْن زياد أبي المقدام.

(٤٩) يَزِيد

والد حكيم بْن يَزِيد الكرخي. روى عنه ابنه حكيم بْن يَزِيد عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دعوا عباد اللَّه يصب بعضهم من بعض، فإذا استنصح أحدكم أخوه فلينصح له. حديثه عند عطاء بْن السائب، عَنْ حكيم بْن يَزِيد، عَنْ أبيه، هكذا رواه حَمَّاد بْن سَلَمَةَ، عَنْ عطاء، وخالفه جرير، فقال: عن عطاء ابن السائب، عَنْ حكيم بْن أبي يَزِيد. وصوب ابن أبي خيثمة قول جرير. والله أعلم.

(٥٠) يَزِيد، والد عَبْد اللَّهِ بْن يَزِيد الخَطْمِيّ

روى: إنما الرقوب التي لا يعيش لَهَا ولد ... الحديث. وفيه نظر، لأني أخشى أن يكون هَذَا الحديث من حديث بريدة الأسلمي. ولعَبْد اللَّهِ بْن يَزِيد الخَطْمِيّ صحبة، وقد ذكرناه. وقال الدار قطنى.

عبد الله بن يزيد له صحبة وأبو صحابي أَيْضًا.

(٥١) أَبُو يَزِيد النميري

له صحبة. روى عنه أيوب السختياني، قَالَ: سمعت أبا يَزِيد يقول: أممت [قومي] عَلَى عهد رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأنا ابْن ست سنين أَوْ سبع سنين.

(٥٢) أَبُو يَزِيد آخر

فيه وفي الَّذِي قبله نظر، يقال له: الكرخي، ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَغَيْرُهُ فِي الصَّحَابَةِ لِمَا رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: دَعُوا عِبَادَ اللَّهِ يُصِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ. وَهَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: دَعُوا النَّاسَ فَلْيُصِبْ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ... الْحَدِيثُ مِثْلُهُ. والذي أقول: إن الثلاثة قد حفظوا، ووهم أَبُو عَوَانَةَ، والله أعلم، وقد وهم فيه أَيْضًا حَمَّاد بْن سَلَمَةَ، فرواه عَنْ عطاء بْن السائب، عَنْ حكيم بْن يَزِيد، عَنْ أبيه وإنما هَذَا ابْن أبي يزيد عن أبيه.

وآخره: ابن يزيد

(٥٣) أسعد بن يزيد بن الفاكه [بن يزيد] بن خلدة [بن عامر] بن زريق ابن عَبْد حارثة الأنصاري الزرقي

من بني زريق. ذكره موسى بن عقبة فيمن شهد بدرا، وليس في كتاب بن إسحاق.

(٥٤) بشير بن يزيد الضبعي

أدرك الجاهلية [له صحبة]. وروى عنه أشهب الضبعي. وقال خليفة بن خياط فيه مرة: يزيد بن بشير، والصحيح عنه وعن غيره بشير بن يزيد.

أخبرنا أحمد بن عبد الله بن محمد بن عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي. قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الله ابن يُونُسَ، قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ حَدَّثنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ حَدَّثنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَ حَدَّثَنَا الأَشْهَبُ الضُّبَعِيُّ عَنْ بشير بن زيد الضُّبَعِيّ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ: قَالَ رسول الله صلى الله عليه وسلم: يوم ذِي قَارٍ الْيَوْمَ أَوَّلُ يَوْمٍ انْتَصَفَتْ فِيهِ العرب من العجم.

(٥٥) ثابت بن قيس بن الخطيم بن عمرو بن يزيد بن سواد بن ظفر الأنصاري الظفري

مات فيما أحسب في خلافة معاوية، وأبوه قيس بن الخطيم أحد الشعراء، مات على كفره قبل قدوم النبي صَلَّى الله عليه وَسَلَّمَ المدينة، وشهد ثابت بن قيس بن الخطيم «مع علي رضي الله عنه صفين والجمل والنهروان، ولثابت بن قيس بن الخطيم ثلاثة بنين: عمر، ومحمد، ويزيد، قتلوا يوم الحرة، ولا أعلم لثابت هذا رواية، وابنه عدي بن ثابت من الرواة الثقات.

(٥٦) حاجب بن يزيد الأنصاري الأشهلي

من بني عَبْد الأشهل. وقيل:

إنه من بني زعوراء بن جشم، إخوة عَبْد الأشهل بن جشم، من الأوس.

قتل يوم اليمامة شهيدًا رضي الله عنه، وهو حليف لهم من أزد شنوءة.

(٥٧) الحارث بن يزيد القرشي العامري

وَما كانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِناً إِلَّا خَطَأً ٤: ٩٢. وذلك لأنه خرج مهاجرًا إلى النبي صَلَّى الله عليه وَسَلَّمَ، فلقيه عياش بن أبي ربيعة بالحرة، وكان ممن يعذبه بمكة مع أبي جهل، فعلاه بالسيف وهو يحسبه كافرًا، ثم جاء إلى النبي صلى الله عليه وَسَلَّمَ فأخبره، فنزلت: وَما كانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِناً إِلَّا خَطَأً ٤: ٩٢، فقرأها النبي صلى الله عليه وسلم، ثم قال لعيّاش: قم فحرّر.

(٥٨) الحارث بن يزيد بن أنسة

ويقال ابن أنيسة، وهو الذي لقيه عياش بن أبي ربيعة بالبقيع عند قدومه المدينة، وذلك قبل أحد، هكذا ذكره أبو حاتم.

(٥٩) حصين بن يزيد بن شداد بن قنان بن سلمة بن وهب بن عبد الله بن الحارث بن كعب الحارثي

ويقال له ذو الغصّة، وقد على النبي صلى الله عليه وَسَلَّمَ فأسلم، وسنذكره في الأذواء إن شاء الله تعالى.

(٦٠) الحتات بن يزيد بن علقمة بن حوى بن سفيان بن مجاشع بن دارم المجاشعي التميمي

هكذا هو الحتات بتاءين منقوطتين باثنتين، قدم على النبي صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ في وفد تميم، منهم عطارد بن حاجب، والأقرع بن حابس، والزبرقان بن بدر، وقيس بن عاصم، وعمرو بن الأهتم، والحتات بن يزيد، ونعيم بن زيد، فأسلم وأسلموا، ذكره ابن إسحاق وابن هشام وابن الكلبي، وقالوا: آخى رسول الله صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بين الحتات وبين معاوية بن أبي سفيان، فمات الحتات عند معاوية في خلافته، فورثه بتلك الأخوة.

(٦١) خزيمة بن أوس بن يزيد بن أصرم

أخو مسعود بن [أوس بن] يزيد بن أصرم، هكذا ذكرهما موسى بن عقبة جميعا فيمن شهد بدرا.

(٦٢) رافع بن يزيد الثقفي

مذكور في الصحابة. روى عنه الحسن بن أبي الحسن.

(٦٣) ربيعة بن يزيد السلمي

ذكره بعضهم في الصحابة ونفاه أكثرهم، وكان من النواصب يشتم عليا، قَالَ أبو حاتم الرازي: لا يروى عنه ولا كرامة ولا يذكر بخير، قَالَ: ومن ذكره في الصحابة لم يصنع شيئا.

(٦٤) ركانة بن يزيد بن هاشم بن المطلب بن عبد مناف بن قصي القرشي المطلبي

كان من مسلمة الفتح، وكان من أشد الناس، وهو الذي سأل رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ أن يصارعه، وذلك قبل إسلامه ففعل وصرعه رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرتين أو ثلاثا، وطلق امرأته سهيمة بنت عويمر بالمدينة البتة، فسأله رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما أردت بها؟ يستخبره عن نيته في ذَلِكَ.

فَقَالَ: أردت واحدة. فردها عليه النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على تطليقتين. من حديثه أنه سمع النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: إن لكل دين خلقا، وخلق هذا

الدين الحياء. وتوفي ركانة في أول خلافة معاوية سنة اثنتين وأربعين.

(٦٥) السائب بن عبيد بن عبد يزيد بن هاشم بن عبد المطلب بن مناف

جد الإمام محمد بن إدريس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب الشافعي.

كان السائب هذا صاحب راية بني هاشم يوم بدر مع المشركين فأسر ففدى نفسه ثم أسلم.

(٦٦) السائب بن يزيد بن سعيد بن ثمامة بن الأسود بن أخت النّمر

تلف في نسبته، فقيل كناني، [وقيل: كندي، وقيل: ليثى، وقيل: سلمى] ، ل: هذلي، وقيل: أزدي. وَقَالَ ابن شهاب: هو من الأزد، وعداده بني كنانة. وقيل: هو حليف لبني أمية أو لبني عبد شمس.

ولد في السنة الثانية من الهجرة، فهو ترب ابن الزبير، والنعمان بن بشير فول من قَالَ ذَلِكَ. كان عاملا لعمر على سوق المدينة مع عبد الله بن عتبة مسعود.

(٦٧) سعيد بن يزيد بن الأزور الأزدي

مصري. روى عنه أبو الخير اليزني، وزعم أن له صحبة. وأما الذي روينا من روايته فعن ابن عمر.

(٦٨) سعيد بن يزيد التميمي

حليف لبني سهم وإخوته، وقد قيل: كان أخاهم لأمه- قاله ابن إسحاق وموسى بن عقبة. وَقَالَ الواقدي وأبو معشر: وهو معبد بن عمرو، وذكراه فيمن هاجر إلى الحبشة الهجرة الثانية.

(٦٩) سفيان بن يزيد الأزدي

من أزد شنوءة، روى عن النبي صلى الله عليه وسلم، وروى عنه محمد بن سيرين.

(٧٠) سلمة بن يزيد بن مشجعة كوفي

اختلف أصحاب الشعبي وأصحاب سماك في اسمه، فَقَالَ بعضهم: سلمة بن يزيد، وبعضهم قَالَ: يزيد بن سلمة، وَرَوَى عَنْهُ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ، وَيَزِيدُ بْنُ مُرَّةَ. حَدِيثُ عَلْقَمَةَ عَنْهُ مَرْفُوعًا: الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُودَةُ فِي النَّارِ إِلا أَنْ تُدْرِكَ الْوَائِدَةُ الإِسْلامَ فَتُسْلِمَ. وَحِديثَ يَزِيدَ بْنِ مُرَّةَ مَرْفُوعًا عَنْهُ فِي تَأْوِيلِ قَوْلِ الله عز وجل : إِنَّا أَنْشَأْناهُنَّ إِنْشاءً. ٥٦: ٣٥ يَعْنِي مِنَ الثَّيِّبِ وَالأَبْكَارِ. جَعَلَهُنَّ كُلَّهُنَّ أَبْكَارًا عربا أترابا.

(٧١) سواد بن يزيد

ويقَالَ ابن رزق. ويقَالَ ابن رزين. ويقَالَ ابن رزيق بن ثعلبة بن عبيد بن عدي بن غنم بن كعب بن سلمة الأنصاري السلمي، شهد بدرا وأحدا رضي الله عنه.

(٧٢) شريح بن هانئ بن يزيد بن الحارث الحارثي بن كعب

جاهلي إسلامي، يكنى أبا المقدام، وأبوه هانئ بن يزيد، له صحبة، قد ذكرناه في بابه، وشريح هذا من أجلة أصحاب علي رضي الله عنه.

(٧٣) شمعون بن يزيد بن خنافة القرظي

من بني قريظة، أبو ريحانة الأنصاري الخزرجي حليف لهم.

(٧٤) عبد، المزني، والد يزيد بن عبد

روى عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعق عن الغلام ولا يمس رأسه بدم. قيل إنه مرسل.

(٧٥) عبد الرحمن بن يزيد بن جارية بن مجمع بن العطاف بن ضبيعة بن زيد بن مالك الأنصاري المدني

من بني عمرو بن عوف أخو مجمع، أمه جميلة بنت ثابت بن أبي الأقلح. ولد على عهد رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وله عنه رواية، ويروي عن عمه مجمع بن جارية. وَقَالَ إبراهيم بن المنذر: ولد عبد الرحمن ابن يزيد بن جارية في عهد النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. توفي سنة ثلاث وتسعين، يكنى أبا محمد.

قَالَ أبو عمر: إنما يحفظ له رواية عن عمه، عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَعْلَبَةَ الأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ، مِنْ بَنِي عَمْرِو بن عوف يقول: سمعت عمى مُجَمِّعُ بْنُ جَارِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ.

(٧٦) عبد الله بْن السائب بْن عُبَيْد بْن عبد يزيد بن هاشم بن عبد المطلب بْن عبد مناف

ذكره الكلبي فيمن صحب النبي صلى الله عليه وسلم.

(٧٧) عبد الله بْن يَزِيد الخطمي الأَنْصَارِيّ

من الأوس، كوفي. يروي عَنْهُ عدي بْن ثَابِت عَنِ البراء بْن عازب، عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وهو جد عدي بْن ثَابِت، وَهُوَ عَبْد اللَّهِ بْن يَزِيد بْن حصن بن عمرو بن الحارث ابن خطمة بْن جشم بْن مَالِك بْن الأوس الخطمي الأَنْصَارِيّ الأوسي. شهد الحديبية، وَهُوَ ابْن سبع عشرة سنة، وَكَانَ أميرا على

الكوفة، وشهد مع علي صفين والجمل والنهروان.

قال ابْن إِسْحَاق: خطمة من ولد مَالِك بْن الأوس، ويروي عَنْهُ أَبُو بردة ابْن أَبِي موسى.

(٧٨) عبد خير بْن يَزِيد بْن مُحَمَّد الهمداني

أبو عُمَارَة، أدرك زمن النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ولم يسمع منه، وَهُوَ معدود فِي أصحاب علي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ من كبارهم، ثقة مأمون.

قال عَبْد الْمَلِكِ بْن سلع: قلت لعبد خير: يَا أَبَا عَمَّار، لقد كبرت، فكم أتى عليك؟ قَالَ: عشرون ومائة سنة، قلت: فهل تذكر من أمر الجاهلية شيئا؟ قَالَ: نعم، أذكر أن أمي طبخت قدرا لَهَا، فقلت: أطعمينا، فقالت: حتى يجيء أبوكم، فجاء أَبِي، فَقَالَ: أتانا كتاب رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينهانا عَنْ لحوم الميتة، فذكر لَهُ أَنَّهَا كانت لحم ميتة فأكفاناها.

وروى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أذكر أنا كنا باليمن، فأتانا كتاب النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فجمع الناس إِلَى خير واسع ... فِي حديث ذكره.

(٧٩) عمر بْن يَزِيد الكعبي الخزاعي

قَالَ: كنت جالسا مع النبي صلى الله عليه وسلم، فكان مما حفظت من كلامه قَالَ: أسلم سالمها الله من كل آفةٍ إلا الموت، فإنه لا يسلم منه معترف بِهِ ولا غيره. وغفار غفر الله لهم ولا حي أفضل من الأنصار.

(٨٠) عجير بْن عبد يَزِيد بْن هاشم بْن المطلب بْن عبد مناف القرشي المطلبي

أخو ركانة بْن عبد يَزِيد. كَانَ ممن بعثه عُمَر فيمن أقام أعلام الحرم، وَكَانَ من مشايخ قريش وجلتهم.

(٨١) مجمع بْن يَزِيد بْن جارية ابْن أخي الأول

وأخو عَبْد الرَّحْمَنِ بْن يَزِيد بْن جارية، أدرك النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَوَى: لا يمنع أحدكم أخاه أن يغرز خشبته فِي جداره. مثل حديث أَبِي هُرَيْرَةَ فِي قصة ذكرها.

حديثه بذلك عِنْدَ ابْن جريج. قيل: إن حديثه هَذَا مرسل، وإنما يروي عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وربما رواه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

(٨٢) مسعود بن يزيد بْن سبيع بْن خنساء بْن سنان بْن عبيد بن عدي ابن كعب بن غنم بن [كعب] بن سلمة الأَنْصَارِيّ

شهد العقبة، ولم يشهد بدرا.

(٨٣) المسور بْن يَزِيد المالكي الأسدي

له صحبة ورواية، نزل الكوفة. من حديث المسور بْن يَزِيد هَذَا قَالَ: سمعت رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقرأ فِي الصبح، فترك شيئا لم يقرأه، وَقَالَ رجل: يَا رَسُول اللَّهِ، تركت آية كذا وكذا. قال: أفلا ذكرتنيها إذن قَالَ: كنت أراها نسخت. حديثه عِنْدَ مَرْوَان بْن مُعَاوِيَة، عَنْ يَحْيَى بْن كَثِير الأسدي الكاهلي، عَنْهُ.

(٨٤) معاذ بْن يَزِيد بْن السَّكَن

ذكره العدوي، وقال فيه: إنه قتل يوم أحد شهيد قَالَ: وَهُوَ أخو حواء بِنْت يَزِيد أم ثَابِت بْن قَيْس بْن الخطيم. وذكر أَبُو عمر فِي باب زِيَاد: المستشهد يَوْم أحد إنما هُوَ زِيَاد بْن السَّكَن، لا يَزِيد، فانظر.

(٨٥) معاذ بْن يَزِيد

كَانَ خطيبا فِي بني عَامِر يحضهم بالتمسك على الإسلام أيام الردة. ذكره أثيمة عَنِ ابْن إِسْحَاق، وَكَانَ لَهُ شأن فِي الشام.

(٨٦) معن بْن يَزِيد بْن الأخنس بْن خباب السلمي

صحب النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وأبوه وجده. يكنى أبا زيد، ويقال: إنه شهد مَعَ أبيه وجده بدرًا، ولا يعرف رجل شهد بدرًا مَعَ أبيه وجده غيره، ولا يعرف فِي البدريين، ولا يصح. وإنما الصحيح حديث أبي الجويرية عنه، قَالَ: بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا وأبي وجدي.

(٨٧) المنذر بْن يَزِيد بن عامر بن حديدة

وأخوه عَبْد الرَّحْمَنِ، أدركا الصحابة ولهما شيء- قاله العدوي.

(٨٨) مخول بْن يَزِيد بْن أبي يَزِيد البهزي

من بهز بْن الحارث بْن سليم. روى عنه ابنه القاسم بْن مخول. أحاديثه تدور عَلَى مُحَمَّد بْن سُلَيْمَانَ بْن مسمول المكي. [قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَقَالَ عِيسَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ أَخُو بَنِي يَزِيدَ بْنِ مُخَوَّلٍ الْبَهْزِيُّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْصِنِي. قَالَ: أَقِمِ الصَّلاةَ ... الْحَدِيثُ، كَذَا وَقَعَ يَزِيدُ بْنُ مُخَوَّلٍ، وَلَمْ

يُذْكَرْ فِي بَابِ يزيد، وذكره القاسم في بابه] .

(٨٩) هانئ بْن يَزِيد بْن نهيك

ويقال هانئ بْن كعب المذحجي. ويقال الحارثي، ويقال الضبي . وهو هانئ بن يزيد بن نهيك بْن دريد بْن سُفْيَانَ بْن الضباب، وَهُوَ سلمة بْن الحارث بْن ربيعة بْن الحارث بن كعب الضبابي المذحجي الحارثي. وَهُوَ والد شريح بْن هانئ، كَانَ يكنى فِي الجاهلية أبا الحكم، لأنه كَانَ يحكم بينهم فكناه رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بأبي شريح، إذ وفد عَلَيْهِ. وَهُوَ مشهور بكنيته. شهد المشاهد كلها. روى عنه ابنه شريح بْن هانئ، حديثه عَنِ ابْن ابنه المقدام بْن شريح بْن هانئ عَنْ أبيه عَنْ جده. وَكَانَ ابنه شريح من جلة التابعين، ومن كبار أصحاب علي رضي اللَّه عنه وممن شهد معه مشاهده كلّها.

(٩٠) أَبُو شريح هانئ بْن يَزِيد الحارثي

كَانَ يكنى أبا الحكم، فلما وفد عَلَى رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ طائفة من قومه فسمعهم يكنونه أبا الحكم، فدعاه رَسُول اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وقال: إن الله هُوَ الحكم، وإليه الحكم، فلم تكنى بأبي الحكم؟ فَقَالَ: إن قومي إذا اختلفوا فِي شيء حكمت بينهم فرضي كلا الفريقين. فَقَالَ رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما أحسن هَذَا، فما لك من الولد؟ قَالَ: ثلاثة: شريح، وعَبْد اللَّهِ، ومسلم. قَالَ: من أكبرهم؟

قَالَ: شريح قَالَ: فأنت أَبُو شريح، ودعا له ولولده. وَهُوَ والد شريح بْن هانئ صاحب عَلِيّ بْن أَبِي طَالِبٍ. يعد فِي الكوفيين.

(٩١) أَبُو يَزِيد النميري

له صحبة. روى عنه أيوب السختياني، قَالَ: سمعت أبا يَزِيد يقول: أممت [قومي] عَلَى عهد رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأنا ابْن ست سنين أَوْ سبع سنين.

(٩٢) أَبُو يَزِيد آخر

فيه وفِي الَّذِي قبله نظر، يقال له: الكرخي، ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَغَيْرُهُ فِي الصَّحَابَةِ لِمَا رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: دَعُوا عِبَادَ اللَّهِ يُصِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ. وَهَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: دَعُوا النَّاسَ فَلْيُصِبْ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ... الْحَدِيثُ مِثْلُهُ. والذي أقول: إن الثلاثة قد حفظوا، ووهم أَبُو عَوَانَةَ، والله أعلم، وقد وهم فيه أَيْضًا حَمَّاد بْن سَلَمَةَ، فرواه عَنْ عطاء بْن السائب، عَنْ حكيم بْن يَزِيد، عَنْ أبيه وإنما هَذَا ابْن أبي يزيد عن أبيه.

لسان الميزان

أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: ٨٥٢هـ)

الناشر: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات بيروت – لبنان الطبعة: الثانية، ١٣٩٠هـ /١٩٧١م

[٩٩٩] "**يزيد**" بن الأعرس في عبد الله بن يزيد.

[١٠٠٠] "**يزيد**" بن بزيع عن عطاء ضعفه الدارقطني ويحيى بن معين وهو من الدجاجلة انتهى وذكره ابن عدي وأورد من روايته عن عطاء عن عبد الرحمن تميم عن معاذ قلت يا رسول الله أي الأعمال أفضل قال فوضع يده على لسانه وقال هذا قال وعطاء هو الخراساني وقال العقيلي لا يتابع على حديثه ولا يعرف إلا به وذكره ابن شاهين وابن الجارود في الضعفاء.

[١٠٠١] " **يزيد**" بن بشر عن ابن عمر مجهول انتهى وذكره ابن حبان في الثقات فقال السكسكي كان عبد الملك بن مروان يبعث معه بكسوة الكعبة يروي عن ابن عمرو عن سالم بن أبي الجعد.

[١٠٠٢] "**يزيد**" بن جابر عن أبي هريرة وعنه مكحول حديثه في الكامل في ترجمة محمد بن القاسم الأسدي وقال ابن القطان لا يعرف ويشبه أن يكون والد يزيد بن جابر أحد الثقات قال شيخنا في الذيل هو معروف الحال وهو والد يزيد كما يفطن له فقد ذكره ابن حبان في الثقات وقال رجل من أهل الشام وهو والد

عبد الرحمن ويزيد ويزيد روى عن أبي هريرة رضى الله عنه روى عنه مكحول.

[١٠٠٣] "**يزيد**" بن أبي جرير شيخ لعبد الصمد بن عبد الوارث مجهول.

[١٠٠٤] "**يزيد**" بن حصين بن نمير عن أبيه قال البخاري لم يصح حديثه سمع منه محمد بن الزبير انتهى قال ابن عدي ليس بمعروف ولا أعرف له من السند شيئا ومحمد بن الزبير معروف أيضا ولعله أراد أن يقول محمد بن المثنى وذكر ابن حبان في الثقات.

[١٠٠٥] "**يزيد**" بن خالد شيخ لبقية لا يدري من هو.

[١٠٠٦] "**يزيد**" بن دينار بن عبيد الأبرص من أهل الكوفية يروى عن علي روى عنه سماك بن حرب قال ابن حبان في الثقات ربما أخطأ.

[١٠٠٧] "**يزيد**" بن درهم أبو العلاء عن أنس رضى الله عنه وثقه الفلاس وقال يحيى بن معين ليس بشيء عبد الصمد بن عبد الوارث حدثنا يزيد بن درهم سمعت أنسا رضى الله عنه وجعلنا بينهم موبقا قال نهر في جهنم من قيح ودم انتهى وذكره ابن حبان في الثقات فقال يخطىء كثيرا روى عنه وكيع وقد قيل أنه يزيد بن درهم حدثنا عمر بن محمد الهمداني ثنا محمد بن إشكاب ثنا عبد الصمد قلت قد دخل الأثر المذكور وذكره الساجي والعقيلي وابن الجارود في الضعفاء.

[١٠٠٨] "**يزيد**" بن ربيعة الرحبي الدمشقي عن أبي الأشعث الصنعاني يكنى أبا كامل وعنه أبو النضر الفراديسي وأبو توبة الحلبي قال البخاري أحاديثه مناكير وقال أبو حاتم وغيره ضعيف وقال النسائي متروك أبو توبة حدثنا يزيد عن أبي

الأشعث الصنعاني عن أبي عثمان عن ثوبان رضى الله عنه مرفوعا خالقوا الناس بأخلاقهم وخالفوهم بأعمالهم أبو النضر حدثنا يزيد بن ربيعة حدثنا أبوالأشعث الصنعاني سمعت ثوبان رضى الله عنه يحدث عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم أنه قال يقبل الجبار فيثني رجله على الجسر فيقول وعزتي وجلالي لا يجاوزني اليوم ظلم ظالم قال أبو مسهر كان يزيد بن ربيعة فقيها غير متهم ما ينكر عليه أنه أدرك أبا الأشعث ولكن أخشى عليه سوء الحفظ والوهم قال الجوزجاني أخاف أن تكون أحاديث موضوعة وأما بن عدي فقال أرجو أنه لا بأس به وبه عن أبي الأشعث عن ثوبان رضى الله عنه ويل لأمتي من بني العباس الحديث انتهى وقال أبو زرعة رأيت دحيما وهشاما يبطلان حديثه وقال ابن أبي حاتم عن أبيه كان في بدء أمره يأثم اختلط قبل موته قيل له فما تقول فيه فقال ليس بشيء وأنكر أحاديثه عن أبي الأشعث وقال النسائي في التمييز ليس بثقة وقال العقيلي متروك الحديث شامي وقال الدارقطني دمشقي متروك وقال أبو أحمد الحاكم ليس بالمتين عندهم وذكره ابن الجارود في الضعفاء.

[١٠٠٩] "**يزيد**" بن روح اللخمي.

[١٠١٠] و" **يزيد**" بن زياد الحميري مجهولان انتهى والأول ذكره ابن حبان في الثقات وقال يروي المراسيل.

[١٠١١] "**يزيد**" بن زريع شيخ رملي لا يكاد يعرف يروي عن عطاء الخراساني ضعفه يحيي بن معين صوابه يزيد بن بزيع وقد مر.

[١٠١٢] **يزيد** بن أبي زياد بن السكن عن الشعبي قال أبو حاتم لا تقوم به

الحجة.

[١٠١٣] "**يزيد**" بن أبي زياد شيخ يروي عن شعبة قال الدارقطني في العلل شيخ ليس بثقة قلت فينظر هل هو شعبة الشعبي فتحرف بشعبة فيكون هو الذي ذكره ابن أبي حاتم.

[١٠١٤] "**يزيد**" بن أبي زياد يروي عن محمد بن هلال عن أبيه عن أبي هريرة رضى الله عنه قالت كان يمين رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا واستغفر الله قال أبو حاتم ضعيف وكأن هذا موضوع.

[١٠١٥] " **يزيد**" بن زمعة ضعفه أبو زرعة الرازي.

[١٠١٦] "**يزيد**" بن زيد عن خولة بنت الصامت في الظهار قال البخاري في صحته نظر انتهى قلت هو ابن يزيد وسيأتي.

[١٠١٧] "**يزيد**" بن زيد شيخ حدث عنه أبو إسحاق السبيعي كلمة في التفسير لا نعرفه انتهى وقد قال علي بن المديني في العلل يزيد بن يزيد في قوله تعالى ونخل طلعها هضيم مجهول لم يرو وعنه غير أبي إسحاق.

[١٠١٨] '**يزيد**" بن زيد المدني مولى أبي أسيد عن أبي أحمد بن أبي أسيد الشاعر وعنه محمد بن صالح التمار قال البرقاني سألت الدارقطني فقال مجهول وذكره ابن حبان في الثقات.

[١٠١٩] "**يزيد**" بن سعيد من ذي عصوان من أهل الشام يروي عن نافع روى عنه الوليد بن مسلم والشاميون ربما أخطأ قاله بن حبان في الثقات قلت وروى

عنه أيضا يحيى بن صالح الوحاظي عن عبد الملك بن عمير عن أبي بردة عن أبيه حديث أمتي أمة مرحومة الحديث وروى عنه إسماعيل بن عياش والوليد بن مسلم ومروان بن محمد ذكر ذلك بن أبي حاتم عن أبيه ولم يذكر فيه جرحا.

[١٠٢٠] "**يزيد**" بن سفيان أبو خالد عن سليمان التيمي له نسخة منكرة تكلم فيه بن حبان حدث عن عبيد الله بن محمد الحارثي فمن مناكيره عن التيمي عن أبي عثمان النهدي عن سلمان رضى الله عنه مرفوعا ذنب لا يغفر وذنب لا يترك وذنب يغفر فأما الذي يغفر فذنب العبد بينه وبين الله وأما الذي لا يغفر فالشرك بالله وأما الذي لا يترك فظلم العباد بعضهم بعضا انتهى وسمى بن حبان جده عبيد الله بن رواحة وكنية يزيد أبو خالد وقال روى عن سليمان التيمي نسخة مقلوبة لا يجوز الاحتجاج به إذا انفرد لكثرة أخطائه ومخالفة الثقات في الروايات ثم قال حدثنا أحمد بن يحيى بن زهرة عن الحارثي عنه بنسخة ثم ساق منها هذا الحديث وحديث لا تكن أول من يدخل السوق وحديث من كان بفلاة من الأرض ثم أذن وأقام الحديث وقد ذكر الدارقطني في الإفراد بهذه الأحاديث وذكر معها حديث لان يمتلي صدر أحدكم قيحا خير من أن يمتلي شعرا وقال لم يرو هذه الأحاديث الأربعة عن سليمان التيمي إلا يزيد تفرد بها الحارثي والله أعلم وقال العقيلي في الضعفاء يزيد بن سفيان أبو خالد بصري عن التيمي لا يعرف بالنقل ولا يتابع على حديثه.

[١٠٢١] "**يزيد**" بن أبي سلمة الأيلي ضعفه يحيى بن معين.

[١٠٢٢] "**يزيد**" بن سمرة أبو هران الدهان يروي عن عطاء الخراساني روى عنه

هشام بن عمار قال ابن حبان في الثقات ربما أخطأ.

[١٠٢٣] "**يزيد**" بن سهيل تابعي أرسل حديثا رواه عنه عمرو بن الحارث مجهول انتهى وقال وذكره ابن حبان في الثقات.

[١٠٢٤] "**يزيد**" بن شداد عن معاوية بن قرة مجهول.

[١٠٢٥] " **يزيد**" بن شراحيل يروي المراسيل وعنه عمرو بن موسى بن عبد الله بن يزيد ذكره ابن حبان في الثقات.

[١٠٢٦] "**يزيد**" بن صالح المدني روى عنه غلام خليل حرزابي دجانة وهو حرز مكذوب كأنه من صنعة غلام خليل يرويه عن شعبة بقلة حياء بسند الصحيح انتهى وهذا أن كان غلام خليل اختلق المتن ولعله ذكر الإسناد فأوهم أن شيخه فيه يزيد بن صالح الفراء المذكور بعده.

[١٠٢٧] "**يزيد**" بن صالح البكري الفراء النيسابوري أبو حاتم عن إبراهيم بن طهمان ومالك وعنه محمد بن عبد الوهاب الفراء والحسن بن سفيان وجماعة وكان ورعا مجتهدا كبير القدر قال الحسن بن سفيان فاتني لأجل أمي يحيي بن يحيي فعوضني الله بأبي خالد الفراء وقال أبو حاتم الرازي مجهول قلت وثقه غيره ومات سنة تسع وعشرين ومائتين انتهى وذكره ابن حبان في الثقات وذكر في شيوخه حماد بن سلمة والليث وذكر الحاكم في شيوخه قيس بن الربيع وسلمة بن خالد وإبراهيم بن أبي يحيي وأبا بكر النهشلي وغيرهم وقال إبراهيم بن قتيبة وكان من أشد مشائخنا ورعا وقال الحسن بن سفيان كان أسند من يحيي بن يحيي.

[١٠٢٨] "**يزيد**" بن عبد الله شيخ بغدادي بيض له ابن أبي حاتم مجهول.

[١٠٢٩] "**يزيد**" بن عبد الله بن عوف عن ابن عمر مجهول انتهى وذكره ابن حبان في الثقات.

[١٠٣٠] "**يزيد**" بن عبد الله بن غريب في عبد الله بن غريب.

[١٠٣١] "**يزيد**" بن عبد الله الجهني عن هاشم الأوقص وعنه بقية لا يصح خبره وهو من طريق علي بن عياش ثنا بقية عن يزيد بن عبد الله الجهني عن هاشم الأوقص عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من اشترى ثوبا بعشرة دراهم من ثمنه درهم حرام لم تقبل له صلاة ما كان عليه ثم أدخل أصبعيه في أذنيه وقال صمتا ان لم أكن سمعته من نبي صلى الله عليه وآله وسلم ردها مرتين.

[١٠٣٢] "**يزيد**" بن عبد الله البيسري أبو خالد القرشي البصري ١ عن ابن جريج وغيره وعنه القواريري وأبو داود الطيالسي وجماعة القواريري حدثنا يزيد بن عبد الله البيسري أبو خالد القرشي حدثنا بن جريج أنا حبيب بن أبي ثابت عن عاصم بن ضمرة السلولي الكوفي عن علي رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تبرز فخذك ولا تنظر إلى فخذ حي ولا ميت هذا الرجل أورده بن عدي ومشاه فقال ليس هو بمنكر الحديث أنا سنقر الريني أنا علي بن الصابوني أنا أبو طاهر السلفي أنا أحمد بن اشتة أنا أبو سعيد النقاش أنا غس أن ابن أحمد بن غسان العسكري بها ثنا عبدان ثنا قطن بن يسير ثنا يزيد أبو خالد البيسري ثنا أبو مالك أخبرني سلمة بن كهيل عن أبي جحيفة رضى الله عنه قال: قال

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جالسوا العلماء وسائلوا الكبراء وخالطوا الحكماء انتهى وذكره ابن حبان في الثقات فقال أصله من السند يروي عن الثوري روى عنه محمد بن أبي بكر المقدمي مستقيم الحديث قلت وأبو مالك لا يدري من هو.

[١٠٣٣] "**يزيد**" بن عبد الملك النميري عن عائذ وعنه سليمان الشاذكوني بسند مظلم وخبره منكر.

[١٠٣٤] "**يزيد**" بن عبيد الله عن عمرو عن أبي هريرة رضى الله عنهما مجهول انتهى وفي الثقات لابن حبان.

[١٠٣٥] "**يزيد**" بن عبيد الله عن عمرو بن حرب وأبي هريرة وعنه عمرو بن الحارث قلت فيحتمل أن يكون هو.

[١٠٣٦] "**يزيد**" بن عدي بن حاتم الطائي عن أبيه في الصوم ولم يصح انتهى وذكره العقيلي في الضعفاء وقال كوفي لا يصح إسناده ثم ساق من طريق عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة عن عبد الله بن مالك القيسي عن يزيد بن عدي بن أبي خالد سمعت أبي يقول رفعه في صوم ثلاثة أيام من كل شهر يذهب وحر الصدر ثم أشار إلى أن المتهم به عبد الرحمن بن عمرو.

[١٠٣٧] "**يزيد**" بن عطاء شيخ للغلام عبد الجبار المكي ضعفه يحيى بن معين لعله اليشكري انتهى والبكري في التهذيب وقد نقل تضعيفه عن الدوري عن يحيى بن معين.

[١٠٣٨] "**يزيد**" بن عقبة أبو محمد العتكي المروزي قال السليماني فيه نظر عن ابن بريدة والضحاك وعنه يحيي بن واضح ونعيم بن حماد قال البغوي حدثنا محمود بن غيلان املاء ثنا الفضل بن موسى أنا يزيد بن عقبة المروزي عن عكرمة قال قيل لابن عباس رضى الله عنهما هنا يهودي يتكهن فبعث إليه بن عباس فجاء فقال بلغني أنك تخبر بالغيب فقال أما الغيب فلا ولكن إن شئت أخبرتك قال هات قال لك بن بن عشر قال نعم قال إنه يأتي من الكتاب محموما ويموت يوم عاشوراء وأنت فلا تموت حتى يذهب قال فأخبرني عن نفسك قال أموت رأس السنة فاتفق ذلك كله انتهى وذكره ابن حبان في الثقات.

[١٠٣٩] "**يزيد**" بن عمر شيخ محدث عن مجالد بن سعيد١ الهمداني أبو عمر الكوفي مجهول وقال البخاري لم يتابع على حديثه وهو عن مجالد عن الشعبي قال كنا عند صفو أن ابن أمية بن خلف رواه يحيي بن واضح عنه انتهى وذكره العقيلي في الضعفاء وقال ابن عدي ليس هو بالمعروف وفي الثقات لابن حبان يزيد بن عمر يروي عن سهل بن عمرو مولى عبد الله بن عامر روى عنه أبو عاصم النبيل ويحيي بن واضح قلت فيحتمل أن يكون هو وذكره ابن الجارود في الضعفاء.

[١٠٤٠] "**يزيد**" بن عمرو الأسلمي تابعي ذكره البخاري في الضعفاء روى عنه حاتم بن إسماعيل انتهى وذكره ابن حبان في الثقات وفي الطبقة الثانية وقال روى عن عبد العزيز بن عقبة عن سلمة.

[١٠٤١] "**يزيد**" بن عمير المديني عن الأعرج غيره وعنه خارجة بن مصعب قال الخطيب في ثاني التلخيص مجهول.

[١٠٤٢] "**يزيد**" بن عوانة الكلبي عن محمد بن ذكوان قال العقيلي لا يتابع عليه ثم ساق له حديثه عن ابن ذكوان عن ابن عمرو بن دينار عن ابن عمر رضى الله عنهما خطب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال ما بال أقوال تبلغني عن أقوام إن الله خلق سبع سماوات فاختار العليا فسكنها وذكر الحديث.

[١٠٤٣] "**يزيد**" بن عيسى بصري عن حماد بن سلمة وقال ابن حبان لا يجوز الاحتجاج به.

[١٠٤٤] " **يزيد**" بن فروة مجهول جاء من طريقه الحديث الذي رواه نصر بن خزيمة بن علقمة بن محفوظ بن علقمة الحضرمي عن أبيه عن عمه نصر بن علقمة عن أخيه محفوظ عن عامر عن ميسرة بن يزيد عن يزيد بن فروة بن معاوية حدث عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال إذا حلف لك الرجل فلا يحل لك أن لا تصدقه وإن كذب هذا حديث منكر جدا.

[١٠٤٥] **يزيد** بن الفيض في ترجمة حماد بن أبي ليلى المعروف بحماد الراوية.

[١٠٤٦] "**يزيد**" بن الكميت الكوفي روى عنه ا الحسين القتات قال الدارقطني متروك.

[١٠٤٧] **يزيد** بن محمد حدث عن عمر بن عبد العزيز لا يدري من هو قال الدارقطني مجهول.

[١٠٤٨] "**يزيد**" بن مروان الخلال عن مالك وابن أبي الزناد وقال يحيى بن معين كذاب قال عثمان الدارمي قد أدركته وهو ضعيف قريب مما قال يحيى انتهى وقال

أبو داود ضعيف وقال الدارقطني ضعيف جدا قال ابن عدي ليس بذاك المعروف.

[١٠٤٩] "**يزيد**" بن مسهر مجهول.

[١٠٥٠] "**يزيد**" بن معاوية بن أبي سفيان الأموي روى عن أبيه وعنه ابنه خالد وعبد الملك بن مروان مقدوح في عدالته وليس بأهل ان يروي عنه وقال أحمد بن حنبل لا ينبغي أن يروي عنه انتهى وقد وجدت له رواية في مراسيل أبي داود ونبهت عليها في النكت على الأطراف وأخباره مستوفاة في تاريخ بن عساكر وملخصها أنه ولد في خلافة عثمان وقد أبطل من زعم أنه ولد في العهد النبوي وكنيته أبو خالد ولما مات أبوه بويع له بالخلافة سنة ستين وامتنع من بيعة الحسين بن علي وعبد الله بن عمر وعبد الله بن الزبير رضى الله عنهم وعاذ بحرم مكة فسمي عائذ البيت وأما ابن عمر رضى الله عنهما فقال إذا اجتمع الناس بايعت ثم بايع وأما الحسين رضى الله عنه فسار إلى مكة فوافق بيعة أهل الكوفة فسار إليهم بعد أن أرسل بن عمه مسلم بن عقيل لأخذ البيعة فظفر به عبيد الله بن زياد أميرها فقتله وجهز الجيش إلى الحسين فقتل في يوم عاشوراء سنة إحدى وستين ثم إن أهل المدينة خلعوا يزيد في سنة ثلاث وستين فجهز إليهم مسلم بن عقبة المري في جيش حافل فقاتلهم فهزمهم وقتل منهم خلق كثير من الصحابة وابناؤهم وسبق أكابر التابعين وفضلاءهم واستباحها ثلاثة أيام نهبا وقتلا ثم بايع من بقى على أنهم عبيد ليزيد ومن امتنع قتل ثم توجه إلى مكة لحرب بن الزبير فمات في الطريق وعهد إلى الحصين بن نمير فسار بالجيش إلى مكة فحاصر بن الزبير ونصبوا المنجنيق على الكعبة فوهت أركانها ثم احترقت وفي أثناء ذلك ورد الخبر بموت يزيد ثم مات ابنه معاوية بن يزيد بعد قليل وصفا الجو لابن الزبير فدعا

إلى نفسه فبايعه أهل الآفاق وأكثر أهل الشام خرج عليه مروان بن الحكم فكان ما كان قال أبو يعلى في مسنده حدثنا الحكيم بن موسى قال ثنا الوليد عن الأوزاعي عن مكحول عن أبي عبيدة بن الجراح رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يزال أمر أمتي قائما بالسوي حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية يقال له يزيد وقال أبو زرعة الدمشقي حدثنا أبو نعيم ثنا شيبان عن ابن المنكدر قال لما جاءت بيعة يزيد قال ابن عمر رضى الله عنهما إن كان خيرا رضينا وإن كان بلاء صبرنا وقال ابن شوذب سمعت إبراهيم بن أبي عبد يقول سمعت عمر بن عبد العزيز يترحم على يزيد بن معاوية وقال يحيي بن عبد الملك بن أبي عتبة حدثنا نوفل بن أبي عقرب كنت عند عمر بن عبد العزيز فذكر رجل يزيد بن معاوية فقال أمير المؤمنين يزيد فقال له عمر تقول أمير المؤمنين وأمر به فضربه عشرين سوطا قال أبو بكر بن عياش بايع الناس له في رجب ستين ومات في ربيع الأول سنة ثلاث وستين كذا قال والصواب في نصف ربيع الأول سنة أربع وكان سنه يوم مات ثمانيا وثلاثين سنة.

[١٠٥١] "**يزيد**" بن معروف في معروف بن بديل بن معروف.

[١٠٥٢] " **يزيد**" بن مهران الكوفي الجيار ضعفه أبو داود انتهى وذكره ابن حبان في الثقات فقال كنيته أبو خالد يروي عن أبي بكر بن عياش روى عنه محمد بن إسحاق الصفار في أهل العراق يغرب.

[١٠٥٣] "**يزيد**" بن ميمون عن ابن سيرين وعنه أبو سلمة التبوذكي مجهول.

[١٠٥٤] "**يزيد**" بن نبيع فيه جهالة ما روى عنه سوى بن أبي إسحاق انتهى

والصواب "زيد" وهو مترجم في التهذيب.

[١٠٥٥] "**يزيد**" بن يزيد البلوي الموصلي عن أبي إسحاق الفزاري بحديث باطل أخرجه الحاكم في مستدركه فقال حدثنا أحمد بن سعيد المعداني ببخارى ثنا عبد الله بن محمود ثنا عبد أن ابن سيار ثنا أحمد بن عبد الله الرقي ثنا يزيد بن يزيد البلوي ثنا أبو إسحاق الفزاري عن الأوزاعي عن مكحول عن أنس رضى الله عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في سفر فنزل منزلا فإذا رجل في الوادي يقول اللهم اجعلني من أمة محمد المرحومة فأشرفت فإذا رجل طوله ثلاث مائة ذراع فقال من أنت قلت أنا أنس خادم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال وأين هو قلت هو ذا يسمع كلامك قال فأته وأقرأه مني السلام وقل له أخوك إلياس يقرئك السلام فأتيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم فأخبرته فجاء حتى عانقه وقعدا يتحدثان فقال لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إني إنما آكل في السنة يوما وهذا يوم فطري فآكل أنا وأنت فنزلت عليهما مائدة من السماء عليها خبز وحوت وكرفس فأكلا وأطعماني وصليا العصر ثم ودعه ثم رأيته مر على السحاب نحو السماء فما استحيي الحاكم من الله يصحح مثل هذا انتهى وقال في تلخيص المستدرك هذا موضوع قبح الله من وضعه وما كنت احسب أن الجهل يبلغ بالحاكم إلى أن يصحح هذا وهذا مما افتراه يزيد البلوي.

[١٠٥٦] " **يزيد**" بن يزيد عن خولة بحديث الظهار قال ابن النجار في صحته نظر.

[١٠٥٧] "**يزيد**" بن يعقوب عن الحسن البصري ليس بحجة وقال الدارقطني يعتبر

به انتهى وذكره ابن حبان في الثقات وقال روى عنه محمد بن راشد.

[١٠٥٨] " **يزيد**" بن يعلى بن عياش في شرحبيل بن يزيد.

[١٠٥٩] "**يزيد**" بن يونس بن يزيد الأيلي روى عن أبيه عن الزهري نسخة طويلة روى عنه عبد الله بن وهب ومحمد بن مهدي الأخميمي قال في ترجمة القاسم بن عبد الله بن مهدي يزيد هذا ليس بشيء.

[١٠٦٠] "**يزيد**" أبو خالد السراج عن مكحول قال أبو حاتم منكر الحديث.

[١٠٦١] "**يزيد**" أبو خالد شيخ للطيالسي روى عن طلحة بن عمرو مجهول.

[١٠٦٢] "**يزيد**" أبو سليمان أو بن سليمان حدث عن مسعر مجهول انتهى وذكره ابن حبان في الثقات فقال يروي المقاطيع.

[١٠٦٣] "**يزيد**" أبو طلحة عن عبد الرحمن بن الخيار لا يدري من هو انتهى ذكره ابن أبي حاتم عن أبيه فقال مجهول فعزوه إليه أولى.

[١٠٦٤] "**يزيد**" أبو الحسن المؤذن عن حازم بن صلة والأوزاعي يحدث بحديث طويل في كراس وهو موضوع أوله في طلوع الشمس من مغربها وفيه طامات من اختلاق الطرقية رواه عنه الحسن بن عرفة رواه الطبراني ثنا محمد بن العباس المؤدب ثنا بن عرفة بطوله ذكره أبو موسى في المطولات.

[١٠٦٥] "**يزيد**" بن معروف بن بديل في ترجمة معروف.

ميزان الاعتدال في نقد الرجال

شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: ٧٤٨هـ)

الناشر: دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت – لبنان الطبعة: الأولى، ١٣٨٢ هـ – ١٩٦٣ م

٩٦٦٩ – يزيد بن أبان [ت، ق] الرقاشي البصري، أبو عمرو الزاهد العابد.

عن أنس، وغنيم بن قيس، والحسن. وعنه حماد بن سلمة، ومعتمر بن سليمان، وجماعة.

قال ابن معين: هو خير من أبان بن أبي عياش.

وقال النسائي وغيره: متروك.

وقال الدارقطني وغيره: ضعيف.

وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به.

وقال يزيد ابن هارون: سمعت شعبة يقول: لان أزنى أحب إلى من أن أحدث عن يزيد الرقاشي، ثم قال: يزيد ما كان أهون عليه الزنا.

فقال أحمد بن حنبل: إنما بلغنا هذا في أبان.

قال أحمد: كان يزيد منكر الحديث، وكان سعيد يحمل عليه. وكان قاصا.

وقال ابن الدورقي، عن ابن معين: في حديثه ضعف.

وقال الفلاس: حدثنا عبد الرحمن عن الربيع بن صبيح عنه. وليس بالقوى.

حماد بن سلمة، عن يزيد الرقاشي، عن أنس - أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أراد أن يصلى على عبد الله بن أبي فأخذ جبرائيل بثوبه، وقال: لا تصل على أحد منهم مات أبدا ولا تقم على قبره.

وعلق البخاري في الضعفاء فقال: محمد بن نصر، حدثنا إسماعيل بن بهرام، حدثنا حسن بن محمد بن عثمان، عن الأعمش، عن يزيد الرقاشي، عن أنس - مرفوعاً: أعظم الناس هما المؤمن الذي يهتم بأمر دنياه وآخرته.

موسى بن إسماعيل، حدثنا نوح بن قيس، عن يزيد الرقاشي، عن أنس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يشفع الله آدم في مائة ألف ألف وعشرة آلاف ألف. لا يعرف هذا إلا عند التبوذكى.

٩٦٧٠ - يزيد بن إبراهيم [ع] التسترى.

عن ابن سيرين، وجماعة. وعنه ابن مهدي، وعفان، وهدبة، وخلق. وثقه أحمد.

وقال ابن المديني: ثبت في الحسن وابن سيرين. وكان عفان يرفع أمره.

وقال ابن معين: ليس هو في قتادة بذاك.

وقال ابن عدي: إنما أنكر عليه أحاديث رواها عن قتادة، وهو ممن يكتب حديثه، ولا بأس به، وأرجو أن يكون صدوقا.

وقال يزيد بن زريع: ما رأيت أحدا من أصحاب الحسن أثبت من يزيد ابن إبراهيم.

محمد بن وزير الواسطي، حدثنا معتمر بن سليمان، عن يزيد بن إبراهيم، عن

قتادة، عن عبد الله بن شقيق، قال: قلت لأبي ذر: لو رأيت النبي صلى الله عليه وسلم لسألته: هل رأى ربه؟ فقال: قد سألته فقال لي: نور إني أراه مرتين أو ثلاثا.

تفرد به عن قتادة. وما رواه عنه سوى معتمر.

عاصم بن علي، حدثنا يزيد بن إبراهيم، حدثنا أبو الزبير، عن جابر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يأيها الناس احفظوا عليكم أموالكم لا تعمروا أحدا شيئا، فمن أعمر أحدا شيئا حياته فهو له حياته وبعد موته.

وبه: عن جابر: إن صلاة الخوف نزلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو ببطن مكة، فقام النبي صلى الله عليه وسلم والمشركون أمامه، واصطف أصحابه صفين، فذكره. مات يزيد بن إبراهيم سنة إحدى وستين ومائة.

٩٦٧١ - يزيد بن أمية.

عن رجل، عن البراء. مجهول. قلت: تفرد عنه عمر بن ذر.

٩٦٧٢ - يزيد بن أنيس الهذلي.

عن عمر. ما روى عنه سوى مسلم بن جندب.

٩٦٧٣ - يزيد بن أوس [د، س] ، كوفي.

ما روى عنه سوى إبراهيم النخعي. قال ابن المديني: مجهول.

٩٦٧٤ - يزيد بن بابنوس [د، س] .

عن عائشة بحديث: كان خلقه القرآن. وبحديث: لما مرض قال: إنى لا أستطيع أن أدور بينكن.

ما حدث عنه سوى أبي عمران الجونى.

وقد ذكره الدولابي فقال: هو من الشيعة الذين قاتلوا عليا.

ونقل ابن القطان هذا القول عن البخاري فيه.

قال أبو داود: كان شيعيا.

وقال ابن عدي: أحاديثه مشاهير.

وقال الدارقطني: لا بأس به.

٩٦٧٥ - يزيد بن بزيع.

عن عطاء. ضعفه الدارقطني، وابن معين، وهو من الرملة.

٩٦٧٦ - يزيد بن بشر.

عن ابن عمر. مجهول.

٩٦٧٧ - يزيد بن بلال.

عن علي. لم يصح حديثه.

قال البخاري: يزيد بن بلال بن الحارث الفزاري، عن علي، فيه نظر.

وعنه كيسان أبو عمر الهجرى. قلت: لا يعرف.

٩٦٧٨ - يزيد بن بيان العقيلي البصري المعلم المؤذن الضرير، أبو خالد.

عن أبي الرحال. وعنه الفلاس، وأثنى عليه، ويعقوب الفسوي، وجماعة.

قال الدارقطني: ضعيف. وقال البخاري: فيه نظر. بندار، والفلاس، وأبو محمد

الدارمي، عنه، حدثنا أبو الرحال، عن أنس – مرفوعاً: ما أكرم شاب شيخا عند سنه إلا قيض الله له من يكرمه عند سنة. قال ابن عدي: هذا منكر.

٩٦٧٩ – يزيد بن حجر. شيخ لاسماعيل بن عياش.

٩٦٨٠ – ويزيد بن أبي حريز.

شيخ لعبد الصمد بن عبد الوارث – مجهولان.

٩٦٨١ – يزيد بن حصين بن نمير.

عن أبيه. قال البخاري: لم يصح حديثه. سمع منه محمد بن الزبير.

٩٦٨٢ – يزيد ابن الحوتكية [س].

لا يعرف. تفرد عنه موسى بن طلحة.

٩٦٨٣ – يزيد بن حيان [ت، ق] ، أخو مقاتل.

عن أبي مجلز، وابن بريدة. وعنه يحيى بن السليحينى، وشبابة.

قال ابن معين: ليس به بأس.

وقال البخاري: عنده غلط كثير.

قال الخطيب: يزيد بن حيان الخراساني أخو مقاتل نزل المدائن.

عنه أحمد بن [عبد الله بن] يونس وشبابة.

قلت: هو راوي حديث: لا يجتمع هؤلاء الاربعة في مؤمن. وهو صويلح.

٩٦٨٤ – يزيد بن خالد، شيخ لبقية.

لا يدري من هو.

٩٦٨٥ - يزيد بن خمير (٤) [م، عو] الرحبى.

وثقوه. ذكره العقيلي في كتابه.

قال الفلاس: سمعت يحيي يقول: هشام بن عروة، عن أبيه.

قال الخطيب أبو بكر: هو أحب إلى من حديث يزيد بن خمير.

قال العقيلي: حدثنا محمد بن إسماعيل، حدثنا أبو النضر، وروح، قالا: حدثنا شعبة، حدثني يزيد بن خمير، سمعت سليم بن عامر يحدث عن واسط البجلي، عن أبي بكر، قال: سمعته يخطب ... فذكر حديث: اسألوا الله العافية.

أما: ٩٦٨٦ - يزيد بن خمير [د] الحمصي اليزنى، عن أبي الدرداء - فتابعي قديم صويلح.

٩٦٨٧ - يزيد بن درهم، أبو العلاء.

عن أنس. وثقه الفلاس. وقال ابن معين: ليس بشئ. عبد الصمد بن عبد الوارث، حدثنا يزيد بن درهم، سمعت أنسا: وجعلنا بينهم موبقا - قال: نهر في جهنم من قيح ودم.

٩٦٨٨ - يزيد بن ربيعة الرحبى الدمشقي.

عن أبي الأشعث الصنعاني. يكنى أبا كامل. وعنه أبو النضر الفراديسى، وأبو توبة الحلبي.

قال البخاري: أحاديثه مناكير.

وقال أبو حاتم وغيره: ضعيف. وقال النسائي: متروك.

أبو توبة، حدثنا يزيد، عن أبي الأشعث الصنعاني، عن أبي عثمان، عن ثوبان - مرفوعاً: خالقوا الناس بأخلاقهم، وخالفوهم بأعمالهم.

أبو النضر، حدثنا يزيد بن ربيعة، حدثنا أبو الأشعث الصنعاني، سمعت ثوبان يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: يقبل الجبار فيثنى رجله على الجسر فيقول: وعزتي وجلالى لا يجاوزني اليوم ظلم ظالم.

قال أبو مسهر: كان يزيد بن ربيعة فقيها غير متهم، ما ننكر عليه أنه أدرك أبا الأشعث، ولكن أخشى عليه سوء الحفظ والوهم.

وقال الجوزجاني: أخاف أن تكون أحاديثه موضوعة.

وأما ابن عدي فقال: أرجو أنه لا بأس به.

وله: عن أبي الأشعث، عن ثوبان: ويل لامتي من بنى العباس ... الحديث.

٩٦٨٩ - يزيد بن روح اللخمى.

٩٦٩٠ - ويزيد بن زياد الحميرى - مجهولان.

٩٦٩١ - يزيد بن زريع .

شيخ رملي. لا يكاد يعرف. يروي عن عطاء الخراساني. ضعفه ابن معين [والدارقطني] .

٩٦٩٢ - يزيد بن زمعة. ضعفه أبو زرعة الرازي.

٩٦٩٣ - يزيد بن زياد [ت] . عن محمد بن كعب، عن معاوية. وعنه مالك

وابن إسحاق. وثقه النسائي. قال البخاري: لا يتابع على حديثه.

٩٦٩٤ - يزيد بن زياد [س، ق] بن أبي الجعد - فوثقه أحمد، ويحيى.

يروي عن جامع بن شداد. وعنه الخريبي، ومحمد بن بشر العبدي.

٩٦٩٥ - يزيد بن أبي زياد [م مقرونا، عو] الكوفي.

أحد علماء الكوفة المشاهير على سوء حفظه.

قال يحيي: ليس بالقوى. وقال أيضا: لا يحتج به.

وقال ابن المبارك: ارم به.

وقال شعبة: كان يزيد بن أبي زياد رفاعا.

وقال علي بن عاصم: قال لي شعبة: ما أبالى إذا كتبت عن يزيد بن أبي زياد ألا أكتب عن أحد.

وقال وكيع: يزيد ابن أبي زياد عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبد الله - يعنى حديث الرايات - ليس بشئ.

وقال أحمد: حديثه ليس بذلك، وحديثه عن إبراهيم - يعنى في الرايات - ليس بشئ.

قال العقيلي: حدثناه محمد بن إسماعيل، حدثنا عمرو بن عون، أخبرنا خالد ابن عبد الله، عن يزيد بن أبي زياد، عن إبراهيم، عن علقمة، [عن عبد الله] ، قال: كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ جاءه فتية من قريش، فتغير لونه، فقلنا: يا رسول الله، أنا لا نزال نرى في وجهك الشئ تكرهه.

فقال: إنا أهل بيت اختار الله لنا الآخرة على الدنيا، وإن أهل بيتى سيلقون بعدى تطريدا وتشريدا حتى يجئ قوم من ههنا - وأومأ بيده نحو المشرق أصحاب رايات

سود – يسألون الحق ولا يعطونه مرتين أو ثلاثا، فيقاتلون فيعطون ما سألوا فلا يقتلون حتى يدفعوها إلى رجل من أهل بيتى يملؤها عدلا كما ملئت ظلما وجورا، فمن أدرك ذلك منكم فليأته ولو حبوا على الثلج.

قلت: هذا ليس بصحيح، وما أحسن ما روى أبو قدامة: سمعت أبا أسامة يقول في حديث يزيد عن إبراهيم في الرايات: لو حلف عندي خمسين يمينا قسامة ما صدقته، أهذا مذهب إبراهيم! أذها مذهب علقمة! أهذا مذهب عبد الله.

أحمد بن حنبل وأحمد بن منيع، قالا: حدثنا هشيم، أخبرنا يزيد بن أبي زياد، حدثنا عبد الرحمن بن أبي نعم، عن أبي سعيد الخدري – أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عما يقتل المحرم.

قال: الحية والعقرب والفويسقة ، ويرمى الغراب ولا يقتله، والكلب العقور، والحدأة، والسبع العادى.

لفظ أبي داود، وقد حسنه الترمذي.

ابن فضيل، حدثنا يزيد عن سليمان بن عمرو بن الاحوص، عن أبي برزة، قال: تغنى معاوية وعمرو بن العاص، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اللهم اركسهما في الفتنة ركسا، ودعهما في النار دعا.

غريب منكر.

محمد بن آدم المصيصى، حدثنا عبد الرحمن بن سليمان الرازي، عن يزيد بن أبي زياد، عن مجاهد، عن عبد الله بن عمرو – مرفوعاً: من شرب الخمر لم تقبل له صلاة سبعا، فإن مات فيهن مات كافرا، وإن هي أذهبت عقله عن شئ من

القرآن لم تقبل له صلاة أربعين يوما.

وأن مات فيهن مات كافرا.

قال ابن عدي: يزيد بن أبي زياد مولى بنى هاشم يكنى أبا عبد الله.

على بن المنذر، حدثنا ابن فضيل، قال: كان يزيد بن أبي زياد من أئمة الشيعة الكبار.

قلت: روى عنه ابن فضيل حديث الرايات السود.

صالح بن عمر - ثقة - عن يزيد بن أبي زياد، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن البراء - مرفوعاً: من قال للمدينة يثرب فليستغفر الله، هي طابة.

توفى يزيد سنة ست وثلاثين ومائة على الصحيح، وله تسعون سنة، أو دونها بقليل. خرج له مسلم مقرونا بآخر.

٩٦٩٦ - يزيد بن أبي زياد [ت، ق] .

ويقال يزيد بن زياد الشامي. عن الزهري، وسليمان بن حبيب المحاربي. وعنه وكيع، وأبو نعيم، وأبو اليمان، وعدة.

قال البخاري: منكر الحديث.

وقال الترمذي وغيره: ضعيف.

وقال النسائي: متروك الحديث.

مروان بن معاوية، أخبرنا يزيد بن أبي زياد الشامي، عن الزهري، عن سعيد، عن أبي هريرة - مرفوعاً: من أعان على قتل مسلم بشطر كلمة لقى الله يوم القيامة مكتوب على جبهته: آيس من رحمة الله.

سئل أبو حاتم عن هذا الحديث، فقال: باطل موضوع.

مروان بن معاوية، حدثنا يزيد بن زياد الدمشقي، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة - مرفوعاً: لا تجوز شهادة خائن، ولا خائنة، ولا مجلود في حد، ولا ظنين، ولا ذي غمر على أخيه.

٩٦٩٧ - يزيد بن أبي زياد بن السكن.

عن الشعبي. قال أبو حاتم: لا تقوم به الحجة.

٩٦٩٨ - يزيد بن أبي زياد.

يروي عن محمد بن هلال، [عن أبيه]، عن أبي هريرة قال: كانت يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم لا، وأستغفر الله. قال أبو حاتم: ضعيف. وكأن هذا موضوع.

٩٦٩٩ - يزيد بن زيد.

شيخ. حدث عنه أبو إسحاق السبيعى كلمة في التفسير. لا نعرفه.

٩٧٠٠ - يزيد بن زيد.

عن خولة بنت الصامت في الظهار. قال البخاري: في صحته نظر. وهو: يزيد بن يزيد. يأتي .

٩٧٠١ - يزيد بن سفيان [د، ت،] أبو المهزم.

صاحب أبي هريرة. ضعفوه.

عداده في أهل البصرة وهو بكنيته أشهر، ويقال: اسمه عبد الرحمن ابن سفيان.

روى عنه شعبة، ثم تركه. وروى عنه حسين المعلم، وعبد الوارث، وجماعة.

ضعفه ابن معين.

وقال النسائي: متروك.

مسلم بن إبراهيم، سمعت شعبة يقول: كان أبو المهزم مطروحا في مسجد ثابت لو أعطاه إنسان فلسا لحدثه سبعين حديثاً.

وقال مسلم: سمعت شعبة يقول: رأيت أبا المهزم ولو يعطى درهما لوضع حديثاً.

حماد بن سلمة، عن أبي المهزم، عن أبي هريرة - أن رسول الله صلى الله عليه وسلم. أمر أم سلمة أو فاطمة أن تجر ذيلها ذراعا.

الوليد بن مسلم، حدثنا حماد بن سلمة، سمعت أبا المهزم يزيد بن سفيان، سمعت أبا هريرة يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المؤمن أكرم على الله من الملائكة الذين عنده.

وبه: أول من يدخل النار من هذه الأمة السواطون عامة. ما يرويه غير محفوظ، قاله ابن عدي.

٩٧٠٢ - يزيد بن سفيان، عن سليمان التيمي.

له نسخة منكرة. تكلم فيه ابن حبان. حدث عنه عبيد الله بن محمد الحارثى.

فمن مناكيره: عن التيمي، عن أبي عثمان النهدي.

عن سلمان - مرفوعاً: ذنب لا يغفر، وذنب لا يترك، وذنب يغفر.

فأما الذي يغفر فذنب العبد بينه وبين الله.

وأما الذي لا يغفر فالشرك بالله.

وأما الذي لا يترك فظلم العباد بعضهم بعضا.

٩٧٠٣ - يزيد بن أبي سلمة الايلى. ضعفه ابن معين.

٩٧٠٤ - يزيد بن السمط الدمشقي الفقيه [ق] .

عن النعمان بن المنذر، والوضين ابن عطاء.

وعنه أبو مسهر، ومروان بن محمد، وجماعة.

وثقه أبو داود، وغيره. وضعفه أبو عبد الله الحاكم.

قال الوليد بن مسلم: حدثنا يزيد بن السمط، عن رجل، عن القاسم، عن عائشة، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خلق الله جمجمة جبرائيل على قدر الغوطة. هذا حديث منكر.

٩٧٠٥ – يزيد بن سنان [ت، ق] ، أبو فروة الرهاوي مولى بنى تميم.

عن ميمون بن مهران، وزيد بن أبي أنيسة. وعنه ابنه محمد، ووكيع، وأبو أسامة.

ضعفه ابن معين، وأحمد، وابن المديني.

وقال البخاري: مقارب الحديث.

قلت: حدث بالكوفة.

ومات سنة خمس وخمسين ومائة.

تركه النسائي.

أبو خالد الاحمر، عن يزيد بن سنان، عن ابن المبارك، عن عطاء، عن أبي سعيد – مرفوعاً – اللهم أحيني مسكينا ... الحديث. وبهذا الإسناد إلى أبي سعيد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ما آمن بالقرآن من استحل محارمه.

ورواه محمد بن يزيد بن سنان، عن أبيه، فقال: عن عطاء بن أبي رباح نفسه، قال: سمعت مجاهد بن جبر، سمعت سعيد بن المسيب، سمعت صهيبا يقول: ما آمن ... فذكره.

والروايتان غير محفوظتين.

إبراهيم بن سعيد الجوهري، حدثنا يحيي بن سعيد، حدثني أبو فروة يزيد بن سنان الجزري، عن زيد بن أبي أنيسة، عن يحيي بن يعمر، عن عبد الرحمن بن غنم، عن معاذ، قال: خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى تبوك ونحن زيادة على ثلاثين ألفا.

يزيد بن محمد بن يزيد بن سنان، حدثنا أبي، عن أبيه، عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر - مرفوعاً: من ضحك منكم في الصلاة فليعد الوضوء والصلاة.

محمد بن يزيد بن سنان، حدثني أبي، عن عطاء، عن ابن عمر - مرفوعاً: التميمة والشتيمة والحمية في النار، ولا يجتمعن في صدر مؤمن.

محمد بن يزيد بن سنان عن أبيه، [قال] : حدثني يحيي بن سعيد، عن سعيد ابن المسيب، عن أبي هريرة - مرفوعاً: ولد نوح ثلاثة: حام، وسام، ويافث، فولد سام العرب وفارس والروم والخير فيهم.

وولد يافث يأجوج ومأجوج والترك والصقالبة ولا خير فيهم، وولد حام القبط وبربر والسودان.

يحيي بن سعيد الأموي، عن يزيد بن سنان، عن قيس، عن أبي مرثد، عن عن عطاء، عن ابن عمر - أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعبد الرحمن ابن عوف - وكان قد بعثه على جيش فرأى عليه عمامة قد لفها فنقضها ثم عممه بيده بعمامة سوداء.

وقال ابن حبان: وهو الذي روى عن أبي المنيب، عن يحيي بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي الدرداء - مرفوعاً: خلق الله الجن على ثلاثة أصناف: صنف

حيات وعقارب وخشاش الأرض، وصنف كالريح في الهواء، وصنف كابن آدم عليهم الحساب والعقاب، وخلق الله بنى آدم على ثلاثة أصناف: صنف كالبهائم، قال الله تعالى: إن هم إلا كالانعام، بل هم أضل سبيلا.

وصنف أجسادهم أجساد بنى آدم وأرواحهم أرواح الشياطين.

وصنف في ظل الله يوم [القيامة يوم]لا ظل إلا ظله.

٩٧٠٦ - يزيد بن سنان [س] القرشي البضرى القزاز

نزيل مصر - فروى عنه النسائي، وابن أبي حاتم الرازي، وقالا: ثقة. سمع يحي القطان.

٩٧٠٧ - يزيد بن سهيل.

تابعي. أرسل حديثاً رواه عن عمرو بن الحارث. مجهول.

٩٧٠٨ - يزيد بن شداد. عن معاوية بن قرة. مجهول.

٩٧٠٩ - يزيد بن شيبان. عن ابن مربع . لا يعرف

٩٧١٠ - يزيد بن شريح [د، ت، ق] الحمصي.

تابعي صالح الحديث. قال الدارقطني: يعتبر به.

٩٧١١ - يزيد بن صالح.

أو يزيد بن صليح . تابعي حمصي. لا يكاد يعرف. وثق. روى عنه حريز بن عثمان.

٩٧١٢ - يزيد بن صالح الذي روى عنه غلام خليل حرز أبي دجانة.

وهو حرز مكذوب. كأنه من صنعة غلام خليل. يرويه عنه شعبة بقلة حياء بسند

الصحيح.

٩٧١٣ – يزيد بن صالح اليشكرى الفراء النيسابوري، أبو خالد.

عن إبراهيم ابن طهمان، ومالك.

وعنه محمد بن عبد الوهاب الفراء، والحسن بن سفيان، وجماعة.

وكان ورعا مجتهدا كبير القدر.

قال الحسن بن سفيان: فاتني لاجل أمي يحي بن يحي فعوضني الله بأبي خالد الفراء.

قال أبو حاتم الرازي: مجهول.

قلت: وثقه غيره.

ومات سنة تسع وعشرين ومائتين.

٩٧١٤ – يزيد بن طلق [س، ق] .

عن ابن البيلمانى لا يعرف. عنه يعلى ابن عطاء. قال الدارقطني: يعتبر به.

٩٧١٥ – يزيد بن عبد الله [ع] بن خصيفة

وقد ينسب إلى جده فيقال: يزيد بن خصيفة.

عن السائب بن يزيد، وعروة، ويزيد بن عبد الله بن قسيط.

وعنه مالك، وطائفة.

وثقه أحمد من رواية الاثرم عنه، وأبو حاتم، وابن معين، والنسائي.

وروى أبو داود أن أحمد قال: منكر الحديث.

٩٧١٦ – يزيد بن عبد الله.

شيخ بغدادي. بيض له ابن أبي حاتم. مجهول.

٩٧١٧ – يزيد بن عبد الله [ع] بن الهادى.

من ثقات التابعين وعلمائهم.

لم أذكره إلا لان أبا عبد الله بن الحذاء أورده في باب من ذكر بجرح من رجال الموطأ فلم يأت بشيء أكثر من قول ابن معين: يروي عن كل أحد، وما هذا بجرح فإن الثوري كذلك يفعل، وهو حجة.

٩٧١٨ – يزيد بن عبد الله [ق] من شيوخ مكحول.

مجهول. له عن صفوان ابن أمية.

٩٧١٩ – يزيد بن عبد الله بن قسيط المدني [ع] ، أبو عبد الله الليثي الأعرج.

عن أبي هريرة، وابن عمر، وسعيد بن المسيب.

وعنه مالك، وابن أبي ذئب، وجماعة.

قال ابن إسحاق: حدثني يزيد بن قسيط – وكان فقيها ثقة.

وقال عثمان بن سعيد، عن ابن معين: صالح.

وقال أبو حاتم: ليس بقوى.

وقال النسائي: ثقة.

أخبرنا أبو المعالي الهمذانى، أخبرنا محمد بن أبي القاسم الخطيب بحران، وأخبرنا على بن عبد الغنى التميمي، أخبرنا عبد اللطيف بن يوسف بحران، قالا: أخبرنا محمد بن عبد الباقي، أخبرنا على بن محمد بن محمد الانباري، أخبرنا عبد الواحد

[محمد بن] الفارس، أخبرنا محمد بن مخلد العطار، حدثنا أحمد بن منصور الرمادي، حدثنا عبد الرزاق، أخبرنا ابن جريج، عن سفيان الثوري، عن مالك بن أنس، عن يزيد بن عبد الله ابن قسيط، عن ابن المسيب - أن عمر وعثمان رضي الله عنهما قضيا في الملطاة - وهى السمحاق - بنصف ما في الموضحة.

قال عبد الرزاق: ثم قدم علينا سفيان فحدثنا به عن مالك، ثم لقيت مالكا فقلت له: إن سفيان حدثنا عنك هكذا، فقال: صدق، حدثته به.

قلت: حدثني، قال: ما أحدث به اليوم.

قال له مسلم بن خالد: عزمت عليك يا أبا عبد الله إلا حدثته به.

قال: تعزم على لو كنت محدثا به أحدا اليوم لحدثته به.

قلت: فلم لا تحدثني وقد حدثت به غيرى؟ إن العمل عندنا على غيره ورجله ليس عندنا هناك - يعنى ابن قسيط.

قلت: ابن قسيط محتج به في الصحاح.

وقد رواه محمد بن بكر البرسانى عن ابن جريج أيضا.

وقد ذكر ابن عدي ابن قسيط فلم يسق في ترجمته سوى هذا الحديث، رواه عن اثنين عن الرمادي.

فوقع لنا بدلا عاليا.

٩٧٢٠ - يزيد بن عبد الله الجهني.

عن هاشم الاوقص. وعنه بقية.

لا يصح خبره، وهو من طريق علي بن عياش.

حدثنا بقية، حدثنا يزيد بن عبد الله الجهني، عن هاشم الاوقص، عن ابن عمر،

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من اشترى ثوبا بعشرة دراهم في ثمنه درهم من حرام لم تقبل له صلاة ما كان عليه، ثم أدخل إصبعيه في أذنيه وقال: صمتا إن لم أكن سمعته من نبي الله صلى الله عليه وسلم مرتين ردها.

٩٧٢١ – يزيد بن عبد الله بن عوف. عن ابن عمر. مجهول.

٩٧٢٢ – يزيد بن عبد الله البيسرى، أبو خالد القرشي البصري.

عن ابن جريج، وغيره. وعنه القواريرى، وأبو داود الطيالسي، وجماعة.

القواريرى، حدثنا يزيد أبو خالد القرشي، حدثنا ابن جريج، أخبرني حبيب ابن أبي ثابت، عن عاصم بن ضمرة، عن علي، قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تبرز فخذك ولا تنظر إلى فخذ حى ولا ميت.

هذا الرجل أورده ابن عدي /، ومشاه، فقال: ليس هو بمنكر الحديث.

أخبرنا سنقر الزينبي، أخبرنا على بن الصابونى، أخبرنا أبو طاهر السلفي، أخبرنا أحمد بن أشتة، أخبرنا أبو سعيد النقاش، أخبرنا غسان بن أحمد بن غسان العسكري بها، حدثنا عبدان، حدثنا قطن بن يسير، حدثنا يزيد أبو خالد البيسرى، حدثنا أبو مالك، أخبرني سلمة بن كهيل، عن أبي جحيفة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: جالسوا العلماء، وسائلوا الكبراء، وخالطوا الحكماء.

٩٧٢٣ – يزيد بن عبد الرحمن [عو] ، أبو خالد الدالانى.

محدث مشهور.

عن الحكم، وقتادة.

وعنه شعبة، وشجاع بن الوليد، والمحاربي، وطائفة.

قال أبو حاتم: صدوق.

وقال أحمد: لا بأس به.

وقال ابن حبان: فاحش الوهم، لا يجوز الاحتجاج به.

وقال ابن عدي: أبو خالد له أحاديث.

وأروى الناس عنه عبد السلام بن حرب، وفى حديثه لين إلا أنه يكتب حديثه.

وقال شريك: حدثنا أبو خالد الدالانى - وكان مرجئا قصيرا.

عبد السلام بن حرب، عن أبي خالد الدالانى، عن قتادة، عن أبي العالية، عن ابن عباس - أن النبي صلى الله عليه وسلم نام حتى غط ونفخ، ثم قام يصلى ولم يتوضأ، قيل: يا رسول الله إنك نمت! قال: إنما الوضوء على من نام واضطجع، فإذا اضطجع استرخت مفاصله.

رواه ابن أبي عروبة، عن قتادة، عن ابن عباس نفسه، ولم يلقه.

معلى بن منصور، حدثنا ابن أبي زائدة، حدثني أبو خالد الدالانى، سمعت أبا سفيان، سمعت جابرا يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما من مسلم يمرض مرضا إلا حط الله به خطاياه.

٩٧٢٤ - يزيد بن عبد الرحمن [د] بن علي بن شيبان.

عن آبائه. لا يعرف. روى عنه محمد بن يزيد اليمامي.

٩٧٢٥ - يزيد بن عبد العزيز الرعيني.

لا يكاد يعرف. وخبره منكر.

روى عنه ابن لهيعة، وغيره، ففى اليوم والليلة للنسائي عن سعيد بن أبي أيوب، عن هذا مقرونا بعبد الرحيم بن ميمون، عن يزيد بن محمد القرشي، عن علي بن رباح، عن عقبة: أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أقرأ المعوذات دبر كل صلاة.

قلت: هذا حديث حسن غريب.

٩٧٢٦ - يزيد بن عبد الملك [ق] النوفلي المدني.

عن المقبري، ويزيد بن رومان.

وعنه ابنه يحيي، وعبد العزيز الاويسى، وخالد بن مخلد.

ضعفه أحمد وغيره.

وقال عثمان بن سعيد: سألت يحيي عنه فقال: ما كان به بأس.

وروى معاوية بن صالح، عن يحيي: ليس بذاك.

وقال أحمد بن صالح: ليس حديثه بشئ.

وقال أبو زرعة: ضعيف.

وقال ابن عدي: عامة ما يرويه غير محفوظ.

وقال البخاري: يزيد بن عبد الملك بن المغيرة بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم مدني.

قال أحمد: عنده مناكير.

وقال النسائي: متروك الحديث.

معن بن عيسى، عن يزيد بن عبد الملك، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة - مرفوعاً: من أفضى بيده إلى ذكره وليس بينهما ستر فليتوضأ.

معن، حدثنا يزيد النوفلي، عن سهيل، [عن أبيه]، عن أبي هريرة - مرفوعاً: لسقط أقدمه أحب إلى من فارس أخلفه ورائي.

عبد العزيز الاويسى، حدثنا يزيد بن عبد الملك، عن سعيد بن أبي سعيد، عن أبي هريرة - أن سبيعة بنت أبي لهب جاءت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله، إن الناس يصيحون بى ويقولون: أنت ابنة حمالة الحطب.

فقام النبي صلى الله عليه وسلم مغضبا، فقال: ما بال أقوام يؤذون نسبي وذى رحمى، ألا ومن آذى نسبي وذوى رحمى فقد آذانى، ومن آذانى فقد آذى الله.

ابن جوصا، حدثنا إبراهيم بن سعيد الجوهرى، حدثنا يحيي بن يزيد النوفلي، عن أبيه، حدثنا داود بن فراهيج، وعمارة بن فيروز، عن أبي هريرة - أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنزل عليه فأسنده [على] إلى صدره، فلم يسر عنه حتى غابت الشمس، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اللهم اردد الشمس على على، فرجعت حتى صلى.

يحيي أيضا واه.

مات سنة خمس وستين ومائة.

٩٧٢٧ - يزيد بن عبد الملك النميري.

عن عائذ. وعنه سليمان الشاذكونى بسند مظلم، وخبر منكر.

٩٧٢٨ - يزيد بن عبيد الله.

عن عمرو، عن أبي هريرة. مجهول.

٩٧٢٩ - يزيد بن عبيد [د، س] ، أبو وجزة السعدي.

مقل. سكتوا عن توثيقه وتضعيفه.

روى عن عمر بن أبي سلمة.

والظاهر أنه لم يسمع منه، فقد أخرج النسائي له عن رجل عن عمر.

وعنه هشام بن عروة، وسليمان بن بلال.

٩٧٣٠ - يزيد بن عدى بن حاتم الطائي.

عن أبيه في الصوم. لم يصح.

٩٧٣١ - يزيد بن عطاء [د] اليشكرى، الذي أعتق أبا عوانة الوضاح ابن عبد الله.

يكنى أبا خالد الواسطي البزاز.

عن منصور، وعلقمة بن مرثد، ونافع مولى ابن عمر.

وعنه عبد الرحمن بن مهدي، ويحيى الوحاظى، وطائفة.

قال أحمد: مقارب الحديث.

وقال ابن سعد: ضعيف.

وقال أبو حاتم: لا يحتج به.

وقال ابن عدي: حسن الحديث.

وقال أحمد أيضا: ليس به بأس.

وقال النسائي وغيره: ليس بالقوى.

سعدويه، حدثنا يزيد بن عطاء، [مولى أبي عوانة] ، عن إسماعيل بن أبي خالد،

عن ابن أبي أوفى، قال: إنما جمع النبي صلى الله عليه وسلم بين الحج والعمرة، لانه علم أنه لا يحج بعدها.

٩٧٣٢ – يزيد بن عطاء.

شيخ للعلاء بن عبد الجبار المكي. ضعفه يحيي بن معين، لعله اليشكرى.

٩٧٣٣ – يزيد بن عطارد.

عن ابن عمر. قال أبو حاتم: لا يحتج به. قلت: هو أبوالبزرى.

٩٧٣٤ – يزيد بن عقبة، أبو محمد العتكي المروزي.

قال السليماني: فيه نظر. عن ابن بريدة، والضحاك. وعنه يحيي بن واضح، ونعيم بن حماد.

قال البغوي: حدثنا محمود بن غيلان إملاء، حدثنا الفضل بن موسى، أخبرنا يزيد بن عقبة مروزى، عن عكرمة، قال: قيل لابن عباس: هنا يهودى يتكهن.

فبعث إليه ابن عباس فجاء فقال: بلغني أنك تخبر بالغيب.

فقال: أما الغيب فلا. ولكن إن شئت أخبرتك.

فقال: هات.

قال: لك ابن ابن عشر؟ قال: نعم.

قال: فإنه يأتي من الكتاب محموما ويموت يوم عاشوراء، وأنت لا تموت حتى يذهب بصرك.

قال: فأخبرني عن نفسك.

قال: أموت رأس السنة، فاتفق ذلك كله.

٩٧٣٥ - يزيد بن عمر التميمي، حدث عنه جميع بن عمر بحديث في الصفات النبوية.

قال العقيلي: لا يتابعه عليه إلا من هو دونه.

وقال البخاري: في حديثه نظر.

عمرو بن محمد العنقزى، حدثنا جميع بن عمر، حدثنا يزيد بن عمر التميمي، عن أبيه، عن الحسن بن علي، قال: سألت خالي هند بن أبي هالة عن صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم - وكان وصافا. فقال: كان فخما مفخما يتلالا وجهه تلالو القمر ... وذكر الحديث.

٩٧٣٦ - يزيد بن عمر.

شيخ. حدث عن مجالد بن سعيد. مجهول.

وقال البخاري: لم يتابع على حديثه، وهو عن مجالد عن الشعبي.

قال: كنا عند صفوان بن أمية بن خلف.

رواه عنه يحيى بن واضح عنه.

٩٧٣٧ - يزيد بن عمرو الأسلمي.

تابعي. ذكره البخاري في الضعفاء. روى عنه حاتم بن إسماعيل.

٩٧٣٨ - يزيد بن عوانة الكلبي.

عن محمد بن ذكوان. قال العقيلي: لا يتابع عليه.

ثم ساق له حديثه عن ابن ذكوان عن عمرو ابن دينار، عن ابن عمر: خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ما بال أقوال تبلغني عن أقوام إن الله خلق

سبع سموات فاختار العليا فسكنها ... وذكر الحديث.

٩٧٣٩ – يزيد بن عوف [ق] .

من أشياخ بقية الذين لا يدرى من هم. له عن أبي الزبير.

٩٧٤٠ – يزيد بن عياض [ت، ق] بن يزيد بن جعدبة الليثي، حجازى.

حدث بالبصرة عن نافع، وابن شهاب، والمقبري. وعنه علي بن الجعد، وشيبان، وعدة.

قال البخاري وغيره: منكر الحديث.

وقال يحيى: ليس بثقة.

وقال على: ضعيف – ورماه مالك بالكذب.

وقال النسائي وغيره: متروك.

وقال الدارقطني: ضعيف.

وروى عباس عن يحيى: ليس بشيء، ضعيف.

وروى يزيد بن الهيثم عن ابن معين: كان يكذب.

وروى أحمد بن أبي مريم، عن ابن معين: ليس بشيء، لا يكتب حديثه.

وقال أبو أحمد – في الكنى: يكنى أبا الحكم، وهو أخو أبي ضمرة أنس.

ابن مصفى، وحامد بن يحيى، قالا: حدثنا سفيان، عن عمرو بن دينار، عن يزيد بن جعدبة، عن عبد الرحمن بن مخراق، عن أبي ذر – مرفوعاً: إن الله خلق في الجنة ريحا يعد الريح بسبع سنين ... الحديث.

قال ابن عدي: يزيد بن جعدبة هو يزيد بن عياض، وعمرو أكبر منه.

قلت: ما أظن إلا إن هذا آخر قديم لعله جد صاحب الترجمة، وكذلك ابن مخراق تابعي كبير، وصاحب الترجمة يصبو عن ذلك، والحديث فوقع لنا عاليا في المحامليات.

ابن أبي فديك، أخبرني يزيد بن عياض، عن الأعرج، عن أبي هريرة، قال: قال أبو موسى الأشعري: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن من أعظم خطيئة عند الله أن يموت الرجل وعليه أموال الناسي دينا في عنقه لا يوجد لها قضاء.

أبو ضمرة، عن يزيد بن عياض، عن الأعرج، عن أبي هريرة - مرفوعا: أن المؤمن لين حتى تخاله من اللين أحمق.

أخبرنا أحمد بن هبة الله سنة اثنتين وتسعين وستمائة، أنبأنا عبد المعز بن محمد، أخبرنا تميم بن أبي سعيد، أخبرنا أبو سعد الكنجروذى، أخبرنا محمد بن أحمد الحيرى، أخبرنا أبو يعلى الموصلي، حدثنا شيبان، حدثنا يزيد بن عياض، حدثنا الأعرج عن أبي هريرة - أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا أحب أن يبيت المسلم جنبا، أخشى أن يموت فلا تحضر الملائكة جنازته.

ابن وهب، أخبرني يزيد بن عياض، عن الأعرج، عن أبي هريرة - مرفوعاً: كان إذا دخل بيته يقول السلام علينا من ربنا التحيات الطيبات المباركات لله. السلام عليكم. توفي في زمن المهدي.

٩٧٤١ - يزيد بن عيسى.

بصري. عن حماد بن سلمة. قال ابن حبان: لا يجوز الاحتجاج به.

٩٧٤٢ - يزيد بن فراس.

عن أبان بن عثمان. مجهول. قلت: انفرد عنه ابن أبي فديك.

٩٧٤٣ – يزيد بن كعب العوذى، راوي حديث: إن السجل كتب الوحى للنبي صلى الله عليه وسلم، أخرجه النسائي، وأبو داود.

لا يدري من ذا أصلا. رواه عن عمرو بن مالك النكرى. انفرد عنه نوح بن قيس الحدانى. قال أبو داود والنسائي: حدثنا قتيبة، حدثنا نوح، عن يزيد بن كعب، عن عمرو بن مالك، عن أبي الجوزاء، عن ابن عباس، قال: السجل كتاب للنبي صلى الله عليه وسلم. ورواه ابن جرير في تفسيره عن نصر بن علي، عن نوح، ونوح صدوق من رجال مسلم.

٩٧٤٤ – يزيد بن الكميت الكوفي.

روى عنه الحسين القتات. قال الدارقطني: متروك.

٩٧٤٥ – يزيد بن كيسان [م، عو] اليشكرى الكوفي.

عن أبي حازم الأشجعي، وغيره. وعنه يحي القطان، ويعلى بن عبيد، وجماعة.

وثقه النسائي.

وقال أبو حاتم: لا يحتج به.

وقال يحيي بن سعيد القطان: هو صالح وسط، ليس ممن يعتمد عليه.

وقال البخاري: يزيد بن كيسان أبو منين، ويقال أبو إسماعيل.

٩٧٤٦ – يزيد بن كيسان الخلقاني.

عن طاوس. تفرد عنه أبو نعيم. لا يعرف.

٩٧٤٧ – يزيد بن أبي مالك [د، س، ق] .

واسم أبيه عبد الرحمن الدمشقي القاضي. من أئمة التابعين.

روى عن أنس، وسعيد بن المسيب، وأبي إدريس الخولاني.

وعنه ابنه خالد، وسعيد بن عبد العزيز، وجماعة.

وهو صاحب تدليس وإرسال عمن لم يدرك. قال سعيد بن عبد العزيز: لم يكن عندنا أعلم بالقضاء من يزيد بن أبي مالك لا مكحول ولا غيره. قال يعقوب الفسوي: يزيد بن أبي مالك فيه لين. وقال أبو حاتم وغيره: ثقة.

٩٧٤٨ – يزيد بن محمد.

حدث عن عمر بن عبد العزيز. لا يدري من هو. قال الدارقطني: مجهول.

٩٧٤٩ – يزيد بن محمد بن خثيم المحاربي.

عن محمد بن كعب. تفرد عنه ابن إسحاق.

٩٧٥٠ – يزيد بن مروان الخلال.

عن مالك، وابن أبي الزناد. قال يحيى بن معين: كذاب.

وقال عثمان الدارمي: قد أدركته، وهو ضعيف قريب مما قال يحيى.

٩٧٥١ – يزيد بن أبي مريم الدمشقي.

عن مجاهد وعدة. وعنه الوليد، وابن شابور. وثقه ابن معين، ودحيم، وأبو حاتم.

قال الدارقطني: ليس بذاك.

٩٧٥٢ – يزيد بن مسهر. مجهول.

٩٧٥٣ – يزيد بن معاوية، أبو شيبة.

عن عطاء. قال أبو حاتم: ليس بالقوي. وقال أبو زرعة: صالح. [حدث عنه

سعيد بن منصور] .

٩٧٥٤ – يزيد بن معاوية بن أبي سفيان الأموي.

روى عن أبيه. وعنه ابنه خالد، وعبد الملك بن مروان.

مقدوح في عدالته. ليس بأهل أن يروى عنه.

وقال أحمد بن حنبل: لا ينبغي أن يروي عنه.

٩٧٥٥ – يزيد بن مغلس الباهلي.

عن مالك بن أنس، وهشام بن سعد.

قال ابن حبان: لا تجوز الرواية عنه إلا اعتبارا.

حدث عنه الفلاس.

٩٧٥٦ – يزيد بن المقدام [د، س، ق] بن شريح.

عن أبيه. قال النسائي: ليس به بأس.

وقال أبو حاتم: يكتب حديثه.

وضعفه عبد الحق بلا حجة.

٩٧٥٧ – يزيد بن مهران الكوفي الخباز. ضعفه أبو داود.

٩٧٥٨ – يزيد بن ميمون. عن ابن سيرين. وعنه أبو سلمة التبوذكى. مجهول.

٩٧٥٩ – يزيد بن أبي نشبة [د] .

تفرد عنه جعفر بن برقان، حديثه: ثلاث من أصل الايمان.

٩٧٦٠ – يزيد بن هرمز المدني الفقيه.

كذا سماه أبو حاتم. وقال: ليس بقوي. قلت: هذا والد الفقيه عبد الله بن يزيد.

يروي عن أبي هريرة، وابن عباس. وعنه الزهري، وجماعة.

وثقه ابن معين، وأبو زرعة.

٩٧٦١ – يزيد بن يشيع.

فيه جهالة. ما روى عنه سوى أبي إسحاق السبيعى.

٩٧٦٢ – يزيد بن يحيى بن الصباح.

لا يعرف. وقال أبو حاتم: ليس بالقوى.

٩٧٦٣ – يزيد بن يزيد البلوى الموصلي.

عن أبي إسحاق الفزاري بحديث باطل، خرجه الحاكم في مستدركه، فقال: حدثنا أحمد بن سعيد المعدانى ببخارى، حدثنا عبد الله بن محمود، حدثنا عبدان بن سيار، حدثنا أحمد بن عبد الله البرقى ، حدثنا يزيد بن يزيد البلوى، حدثنا أبو إسحاق الفزاري، عن الأوزاعي، عن مكحول، عن أنس، قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فنزل منزلا، فإذا رجل في الوادي يقول: اللهم اجعلني من أمة محمد المرحومة، فأشرفت فإذا رجل طوله ثلاثمائة ذراع، فقال: من أنت؟ قلت: أنا أنس خادم رسول الله.

فقال: وأين هو؟ قلت: هو ذا يسمع كلامك.

قال: فأته وأقرئه منى السلام، وقل له: أخوك الياس يقرئك السلام.

فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته، فجاء حتى عانقه وقعدا يتحدثان، فقال: يا رسول الله، إنى إنما آكل في السنة يوما وهذا يوم فطرى فآكل أنا وأنت، فنزلت عليهما مائدة من السماء عليها خبز وحوت وكرفس، فأكلا وأطعماني

وصليا العصر، ثم ودعه.

ثم رأيته مر على السحاب نحو السماء فما استحيي الحاكم من الله يصحح مثل هذا.

٩٧٦٤ – يزيد بن يزيد [د] الرقى.

عن يزيد بن الأصم. لا يعرف. تفرد عنه أبو المليح الرقى.

٩٧٦٥ – يزيد بن يزيد.

قال ابن المديني: مجهول. لم يرو عنه غير أبي إسحاق.

٩٧٦٦ – يزيد بن يزيد.

عن خولة بحديث الظهار. قال البخاري: في صحته نظر.

٩٧٦٧ – يزيد بن يزيد [م، د، ت، ق] بن جابر

عالم أهل دمشق، وتلميذ مكحول – فوثقه غير واحد. [ولينه ابن قانع].

٩٧٦٨ – يزيد بن يعفر.

عن الحسن البصري. ليس بحجة. وقال الدارقطني: يعتبر به.

٩٧٦٩ – يزيد بن يوسف.

مصري. عن التابعين. مجهول. روى عنه عبد الله ابن المسيب البلوى.

٩٧٧٠ – يزيد بن يوسف الصنعانى الشامي [ت] .

عن الأوزاعي، لا بل عن شيوخ الأوزاعي.

روى عن القاسم بن مخيمرة، وحسان بن عطية، والكبار.

وعنه بقية، وأبو مسهر، ومنصور بن أبي مزاحم.

قال أبو زرعة النصري: رجلان عالما أهل دمشق بعد الأوزاعي: يزيد بن السمط ويزيد بن يوسف.

وقال ابن معين: ليس بثقة، قد رأيته.

وروى [عباس] عن ابن معين، قال: يزيد بن يوسف صاحب الأوزاعي كان ببغداد، وكان أبو مسهر يثني عليه، وكان لا يساوى شيئا.

وقال أبو حاتم: لم يكن بالقوي.

وقال النسائي: متروك.

وقال صالح جزرة: تركوا حديثه.

وقال ابن عدي: مع ضعفه يكتب حديثه.

وقال الدارقطني: لا يستحق عندي الترك، وقد ساق له ابن عدي عن البغوي الحديث الذي أخبرناه عبد الحافظ وابن غالية، قالا: حدثنا موسى بن عبد القادر، حدثنا سعيد بن البناء، حدثنا على ابن أحمد، حدثنا أبو طاهر المخلص، حدثنا أبو قاسم البغوي، حدثنا منصور ابن أبي مزاحم، حدثنا يزيد بن يوسف، عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، عن أبي عبد ربه: سمعت معاوية يقول على المنبر: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يبق من الدنيا إلا بلاء وفتنة، فأعدوا للبلاء صبرا.

أخرجه ابن ماجة من حديث الوليد بن مسلم عن ابن جابر، وهو حديث صالح الإسناد، وما انفرد به يزيد ابن يوسف.

الوليد بن عتبة، [حدثنا الوليد بن مسلم] ، حدثني يزيد بن يوسف، عن يزيد ابن

جابر، عن مكحول، عن أم الدرداء، عن أبي الدرداء، عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله: وكان تحته كنز لهما – قال: ذهب وفضة.

أما عبد الوهاب بن الضحاك ذاك التالف فرواه عن الوليد بن مسلم، ولفظه: وكان تحته كنز لهما – قال: صحف علم خبأها لهما أبوهما.

قال ابن عدي: وهم جميعا غير محفوظين.

٩٧٧١ – يزيد، أبو الحسن المؤذن.

عن حازم بن جبلة والأوزاعي بحديث لحذيفة طويل في كراس، وهو موضوع، أوله في طلوع الشمس من مغربها، وفيه طامات من اختلاق الطرقية، رواه عنه الحسن بن عرفة، رواه الطبراني، حدثنا محمد بن العباس المؤدب، حدثنا ابن عرفة بطوله، ذكره أبو موسى في الطوالات .

٩٧٧٢ – يزيد، أبو خالد السراج.

عن مكحول. قال أبو حاتم: منكر الحديث.

٩٧٧٣ – يزيد، أبو خالد.

شيخ للطيالسي. روى عن طلحة بن عمرو. مجهول.

٩٧٧٤ – يزيد، أبو سليمان أو أبو سلمان

حدث عنه مسعر. مجهول.

٩٧٧٥ – يزيد، أبو طلحة.

عن عبد الرحمن بن الخيار. لا يدري من هو.

٩٧٧٦ -[صح] يزيد الرشك [ع] الضبعي، مولاهم البصري.

عن مطرف ابن الشخير، وسعيد بن المسيب. وعنه شعبة، وابن علية، وجماعة.

ثقة عابد. وثقه أبو زرعة، وأبو حاتم.

وقال ابن معين والنسائي: ليس به بأس.

قلت: وانفرد أبو أحمد الحاكم بقوله: ليس بالقوى عندهم.

فأخطأ أبو أحمد.

الإصابة في تمييز الصحابة

أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: ٨٥٢هـ)

الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت الطبعة: الأولى – ١٤١٥ هـ

٩٢٤٨- يزيد بن الأخنس السّلميّ

تقدم ذكره في ترجمة والده، وله ذكر في ترجمة أبي الأعور السّلمي في الكنى.

وأخرج الطّبرانيّ من طريق بقية، عن صفوان بن عمرو، عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير، عن يزيد بن الأخنس أنه لما أسلّم أسلّم معه جميع أهله إلا امرأة واحدة، فأنزل اللَّه تعالى على رسوله: وَلا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوافِرِ [الممتحنة: ١٠] .

وله ذكر في حديث أبي أمامة أنّ رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم قال: «إنّ اللَّه وعدني أن يدخل الجنّة من أمّتي سبعين ألفا بغير حساب» .

فقال يزيد بن الأخنس: واللَّه ما أولئك يا رسول اللَّه في أمتك إلا كالذباب الأصهب في الذباب وفي لفظ: كالذباب الأزرق، وأخرجه أحمد، وسنده صحيح.

٩٢٤٩- يزيد بن أسد

بن كرز، بضم الكاف وسكون الراء بعدها زاي، البجليّ.

جدّ خالد بن عبد اللَّه القسريّ الأمير.

ذكره ابن سعد في الطّبقة الرابعة من الصّحابة، وقال: كان ممن وفد على النّبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم.

وقال البخاريّ: سمع النّبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم. وقال أبو حاتم الرّازيّ، وأبو عبد اللَّه المقدميّ، وابن حبّان: له صحبة. وقد تقدم ذكر أبيه أسد في حرف الألف، وروينا في مسند عبد بن حميد، من طريق سيار بن أبي الحكم، عن خالد بن عبد اللَّه القسريّ، عن أبيه، عن جدّه- أنّ النبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم قال له: «يا يزيد بن أسد، أحبّ للنّاس ما تحبّ لنفسك» . صحّحه الحاكم.

وقال يحيى بن معين: أهل خالد ينكرون أن يكون لجد خالد صحبة. وقد كتب هشام بن عبد الملك إلى خالد يمتنّ عليه بما أسدى إليه من الولاية كتابا طويلا، وفيه: وهذا جدك يزيد بن أسد كان مع معاوية بصفين، وعرض دونه دمه وديته، فما اصطنع عنده، ولا أولاه ما اصطنع إليك أمير المؤمنين.

وقال أبو الفرج الأصبهانيّ: خرج يزيد بن أسد في أيام عمر في بعوث المسلمين إلى الشام، فكان بها، وكان مطاعا في أهل اليمن، عظيم الشأن، وجهه معاوية لنصرة عثمان في أربعة آلاف، فجاء إلى المدينة، فوجد عثمان قد قتل، فلم يحدث شيئا، وشهد صفين مع معاوية، ولم يكن لعبد اللَّه بن يزيد نباهة كأبيه.

وقال المبرّد: كان عبد اللَّه بن يزيد في الثقات من عقلاء الرجال، قال له عبد الملك ابن مروان: ما مالك؟ قال: شيئان لا عيلة علي معهما: الرضا عن اللَّه تعالى، والغنى عن الناس.

وذكر ابن حبّان عبد اللَّه بن يزيد في الثقات.

وقال ابن سعد: لم ينزل يزيد بن الأسود الكوفة، ولا اختطّ بها، وإنما اختطّ بها خالد.

وقال ابن المبارك في «الزّهد» : أنبأنا أبو بكر بن عياش، قال: دخل عبد اللَّه بن يزيد بن أسد على معاوية وهو في مرضه الّذي مات فيه، فرأى منه جزعا، فقال: يا أمير المؤمنين، ما يجزعك؟ إن مت فإلى الجنة، وإن عشت فقد علمت حاجة الناس إليك. فقال: رحم اللَّه أباك، إنه كان لنا لناصحا، نهاني عن قتل ابن الأدبر يعني حجر بن عديّ.

٩٢٥٠- يزيد بن الأسود

ويقال ابن أبي الأسود العامريّ، ويقال الخزاعيّ، حليف قريش.

قال ابن سعد: مدنيّ. وقال خليفة: سكن الطائف.

روى عن النبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم أنه صلّى خلفه، فكان إذا انصرف انحرف. روى عنه جابر بن يزيد ولده، وحديثه في السنن الثلاثة بهذا وغيره. وصححه الترمذيّ.

٩٢٥١- يزيد بن الأسود:

بن سلمة بن حجر بن وهب الكنديّ.

قال ابن الكلبيّ: وفد به أبوه على النبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم وهو غلام فدعا له. استدركه ابن فتحون.

٩٢٥٢- يزيد بن أسيد:

بكسر المهملة بعدها تحتانية ، ابن ساعدة الأنصاريّ.

قال ابن سعد: شهد مع أبيه وعمه أبي خيثمة أحدا، وكذا ذكره أبو عمر.

٩٢٥٣- يزيد بن أنيس

بن عبد اللّٰہ بن عمرو بن حبيب بن عمرو بن شيبان بن محارب بن فهر القرشي المحاربيّ، أبو عبد الرحمن، مشهور بكنيته.

قال ابن يونس: صحابي شهد فتح مصر، واختط بها، وله بها عقب، ولا رواية له بمصر.

وروى عنه من أهل الكوفة أبو همام، وأخرج أحمد من طريق أبي همام عبد اللّٰہ بن سيار، عن أبي عبد الرحمن الفهري، قال: كنت مع النبي صلّى اللّٰہ عليه وآله وسلّم في غزوة حنين، فسرنا في يوم قائظ شديد الحر، فنزلنا تحت ظلال الشجر.. فذكر حديثا طويلا.

وقيل: اسمه عبد. وقيل كردوس. وقيل الحارث.

٩٢٥٤- يزيد بن أوس:

أخو شداد بن أوس. مات في خلافة معاوية، كذا ذكره صاحب التاريخ المظفريّ.

٩٢٥٥- يزيد بن بردع

بن زيد بن عامر بن سواد بن ظفر الأنصاريّ الظفري. شهد أحدا، قاله أبو عمر.

٩٢٥٦- يزيد بن بهرام

ذكره ابن حبّان في الصحابة، وقال: يقال: إنه اسم المقعد الّذي مرّ على النبي صلّى اللّٰہ عليه وآله وسلّم وهو يصلي بتبوك.

٩٢٥٧- يزيد بن تميم

مولى أبي ربيعة.

كذا ذكره يحيى بن يونس في الصحابة، وأورد له من طريق زهير بن معاوية، عن

عثمان بن حكيم، أخبرني يزيد بن تميم، مولى أبي ربيعة- أن رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم قام خطيبا، فحمد اللَّه وأثنى عليه، ثم قال: «أيّها النّاس، ثنتان من وقاه اللَّه شرهما دخل الجنّة» . فقام رجل من أصحابه، فقال: يا رسول اللَّه، ألا تخبرنا بهما؟ فعاد في القول، وفيه: «من وقاه اللَّه شرّ ما بين رجليه، وشرّ ما بين لحييه» . وجوز أن يكون مرسلا. وقد أخرج نحوه الموطأ عن زيد بن أسلّم، عن عطاء بن يسار- مرسلا. وأصله موصول في البخاري من حديث سهل بن سعد.

٩٢٥٨- يزيد بن ثابت:

بن الضحاك الأنصاري، أخو زيد بن ثابت الفرضيّ.

قال خليفة: شهد بدرا، وأنكره غيره، وقالوا: إنه استشهد باليمامة.

وذكره البخاريّ في صحيحه في رواية معلقة عن خارجة بن زيد بن ثابت في الجنائز، وأخرج النسائي من طريق خارجة بن زيد بن ثابت، عن عمه، في القيام للجنازة. وعند النسائي وابن ماجة من هذا الوجه حديث آخر. وإذا مات باليمامة فرواية خارجة عنه مرسلة. واللَّه أعلم.

٩٢٥٩- يزيد بن ثابت الأنصاريّ

من بني دينار بن النجار، أخو خزيمة بن ثابت. ذكره ابن حبّان في الصحابة.

٩٢٦٠- يزيد بن ثعلبة الأنصاريّ

قال ابن حبّان: له صحبة.

٩٢٦١- يزيد بن ثعلبة بن خزمة

بن أصرم بن عمرو بن عمارة بن مالك البلويّ، أبو عبد الرحمن، حليف بني سالم بن عوف بن الخزرج. ذكره ابن إسحاق فيمن شهد العقبة الثانية.

وقال الطّبريّ: شهد العقبتين. وجدّه الأعلى عمارة- بفتح أوله والتشديد- وجده خزمة، بفتح المعجمتين، ضبطه الدار الدّارقطنيّ، وقاله ابن إسحاق وابن الكلبي: بسكون الزاي.

٩٢٦١ م- يزيد بن جارية

بن مجمع بن العطاف بن ضبيعة بن زيد بن مالك بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالك بن الأوس الأنصاريّ، أبو عبد الرحمن.

ذكره ابن سعد وغيره في الصحابة. وقال ابن مندة: يزيد بن جارية، وقيل زيد، جعلهما واحدا، والصواب أنهما أخوان. وفرق الدار الدّارقطنيّ بين يزيد بن جارية بن مجمع وبين يزيد الّذي اختلف في اسمه، فقيل يزيد، وقيل زيد بن جارية، فقال في كل منهما: له صحبة. والثاني روى عن معاوية. روى عنه الحكم بن مينا.

وتعقبه الخطيب وصوب ابن ماكولا كلام الدار الدّارقطنيّ، وقال: لا أدري من أين حصل للخطيب القطع بذلك.

قلت: ورواية يزيد عن الحكم في كتاب فضائل الأنصار لأبي داود، وفي سنن النسائي. ومن حديث يزيد بن جارية بن مجمع ما أخرجه البغويّ، وابن شاهين، وابن السّكن، وابن مندة، والأزرق، والأزديّ وغيرهم، من طريق الثوري، عن عاصم بن عبد اللَّه، عن عبد الرحمن بن يزيد بن جارية، عن أبيه، قال: خطبنا النبيّ صلّى

اللّٰه عليه وآله وسلّم في حجة الوداع، فقال: «أرقّاءكم أرقّاءكم، أطعموهم مما تأكلون..» الحديث. وفي آخره: «فإن لم تغفروا فبيعوا عباد اللّٰه ولا تعذّبوهم» .

ووقع عند ابن أبي خيثمة من روايته، عن أبيه، عن عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان ... فذكره بلفظ: عن عبد الرحمن بن يزيد، عن أبيه.

ووقع عنده غير مذكور الجد، فظنه يزيد بن ركانة، فترجم له به، فوهم، أشار إلى ذلك ابن عبد البرّ.

وقال ابن السّكن: حدثنا هارون بن عيسى، حدثنا أبو داود، قلت لأحمد: يزيد له صحبة؟ قال: لا أدري، وهو أخو مجمع.

قلت: إنما توقّف فيه، لأنه وقع في روايته: قال رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم. وأما الرواية التي فيها: خطبنا رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم، أو سمعت رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم- فمقتضاها إثبات صحبته. ومن حديثه أيضا ما أخرج ابن مندة، من طريق يزيد بن هارون، عن مجمع بن يحيي، حدثنا عمي خالد بن يزيد بن جارية، عن أبيه، قال: قال رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم: «بريء من الشّحّ من أدّى الزّكاة ... » الحديث. ومن هذا الوجه إلى مجمع بن يحيي: حدثنا سويد بن عامر، عن يزيد بن جارية، قال: قال رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم: «بلوا أرحامكم، ولو بالسّلام» . وأخرج يونس بن بكير في زيادات المغازي عن إبراهيم بن إسماعيل، عن مجمع، عن جده يزيد بن جارية، قال: بعنا سهامنا بخيبر بحلة حلة. ورواه عبيد بن يعيش، عن يونس، فقال زيد، قال أبو عمر: الأول أصحّ.

٩٢٦٢- يزيد بن جارية: ويقال زيد. تقدم في الّذي قبله.

٩٢٦٣- يزيد بن الجراح. هو ابن عبد اللَّه الجراح. يأتي.

٩٢٦٤- يزيد بن جمرة بن عوف. تقدم ذكره مع والده في حرف الجيم.

٩٢٦٥- يزيد بن الحارث

بن قيس بن مالك بن أحمر بن حارثة بن ثعلبة بن كعب بن الحارث بن الخزرج. ويعرف بابن فسحم الأنصاريّ الخزرجي.

ذكره موسى بن عقبة، عن ابن شهاب فيمن شهد بدرا، وكذا ابن إسحاق. وقال ابن حبّان: استشهد ببدر، ألقى تمرات في يده، وقاتل حتى قتل.

وذكر ابن هشام وابن الكلبيّ أن فسحم اسم أمه، وهي من بني القين.

وحكى ابن عبد البرّ أنه لقبه هو، وقيل: إن النبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم أخى بينه وبين ذي الشمالين.

٩٢٦٦- يزيد بن حاطب .

ذكره أبو موسى في الذيل، وقال: ذكره جعفر المستغفريّ، وأنه استشهد بأحد. قلت: ولعله زيد بن حاطب الّذي تقدم في الزاي.

٩٢٦٧- يزيد بن حجر. تقدم في عمرو بن سعد.

٩٢٦٨- يزيد بن حرام يأتي في ابن خدام.

٩٢٦٩- يزيد بن حصين بن نمير

مصري. روى عن النبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم في سبإ. روى عنه علي بن رباح، كذا ذكره ابن أبي حاتم، وقوله: مصري وهم، وإنما كان يقال دخل مصر مع ابن

مروان بن الحكم، فسمع منه علي بن رباح بها.

وأخرج البغويّ، وابن السّكن، والطّبرانيّ، وغيرهم من طريق ابن وهب، عن موسى بن علي بن رباح، عن أبيه، عن يزيد بن حصين بن نمير- أن رجلا قال: يا رسول اللَّه، أرأيت سبأ رجلا كان أو امرأة؟ قال: «رجل ولد عشرة ... » الحديث.

وقد قيل: إن يزيدا هذا هو ولد الأمير الّذي كان من قبل يزيد بن معاوية في وقعة الحرة وحصار مكة، وسيأتي في القسم الأخير، فيكون حديثه هذا مرسلا.

والّذي يظهر لي أنه غيره، فإن علي بن رباح من أقران حصين بن نمير والد يزيد الأمير المذكور. واللَّه سبحانه وتعالى أعلم.

٩٢٧٠- يزيد بن حكيم

ويقال يزيد أبو حكيم.

روى حديثه أبو داود الطّيالسي، عن همام، عن عطاء بن السائب، عن حكيم بن يزيد، عن أبيه، قال: قال رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم. «دعوا النّاس يرزق اللَّه بعضهم من بعض، وإذا استشار أحدكم أخاه فلينصحه». وكذا قال علي بن الجعد، وأبو سلمة التبوذكي، عن حماد بن سلمة، عن عطاء.

قلت: وقد ذكرت بيان الاختلاف فيه في الكنى.

٩٢٧١- يزيد بن حويرث الأنصاريّ:

قال أبو عمر: ذكره ابن الكلبيّ فيمن شهد صفين مع عليّ من الصحابة.

٩٢٧٢- يزيد بن خارجة الأنصاريّ قال ابن حبان: له صحبة.

٩٢٧٣- يزيد بن خالد الجرمي ذكره الطّبرانيّ في الصحابة، ولم يرو له شيئا.

٩٢٧٤- يزيد بن خالد العصري

ذكره أبو موسى في الذّيل، وعزاه لابن مردويه، وابن مردويه أورده في طريق حديث: «من كذب عليّ» - من طريق عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة، عن سعيد بن عبد الرحمن بن يزيد بن خالد، حدثني أبي عن جده، قال: قال رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم: «من كذب عليّ متعمدا فليتبوّأ مقعده من النّار» .

وعبد الرحمن متروك الحديث.

٩٢٧٥- يزيد بن خدارة في الّذي بعده.

٩٢٧٦- يزيد بن خدام

بن سبيع، بموحدة مصغرا، ابن خنساء بن سنان بن عبيد بن عدي بن غنم بن كعب بن سلمة الأنصاري السلميّ.

ذكره ابن إسحاق فيمن شهد بدرا، واختلفت النسخ في مغازي موسى بن عقبة، ففي بعضها كذلك، وفي بعضها حرام، وفي بعضها خدارة.

٩٢٧٧- يزيد بن حوط في حوط بن يزيد.

٩٢٧٨- يزيد بن رقيش

بن رئاب بن يعمر الأسدي.

ذكره موسى بن عقبة وابن إسحاق فيمن شهد بدرا. وقال ابن حبان: يقال إن له صحبة. وقال أبو عمر: من قال فيه إنه أربد بن رقيش فقد أخطأ.

٩٢٧٩- يزيد بن ركانة

بن عبد يزيد بن هاشم بن المطلب بن عبد مناف المطلبيّ.

قال أبو عمر: له ولأبيه صحبة ورواية. روى عنه ابناه: علي، وعبد الرحمن، وأبو جعفر الباقر.

وأخرج ابن قانع، من طريق يزيد بن أبي صالح، عن علي بن يزيد بن ركانة- أنّ أباه أخبره أنّ رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم دعا ركانة بأعلى مكة، فقال: «يا ركانة، أسلّم» فأبى، فقال: «أرأيت إن دعوت هذه الشّجرة- لشجرة قائمة- فأجابتني تجيبني إلى الإسلام؟» قال: نعم ... فذكر الحديث.

وقد تقدم في ترجمة ركانة أنه صارع النبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم. [....] وقصة الصراع مشهورة لركانة، لكن جاء من وجه آخر أنه يزيد بن ركانة،

فأخرج الخطيب في «المؤتلف» من طريق أحمد بن عتاب العسكريّ، حدثنا حفص بن عمر، حدثنا حماد بن سلمة، عن عمرو بن دينار، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، قال، جاء يزيد بن ركانة إلى النبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم ومعه ثلاثمائة من الغنم، فقال: يا محمد، هل لك أن تصارعني؟ قال: «وما تجعل لي إن صرعتك؟» قال: مائة من الغنم. فصارعه فصرعه، ثم قال: هل لك في العود؟ فقال: «ما تجعل لي؟» قال: مائة أخرى، فصارعه فصرعه. وذكر الثالثة، فقال: يا محمد، ما وضع جنبي في الأرض أحد قبلك، وما كان أحد أبغض إليّ منك، وأنا أشهد أن لا إله إلا اللَّه، وأنك رسول اللَّه. فقام عنه ورد عليه غنمه.

وأخرج ابن قانع أيضا، والطّبرانيّ من طريق حسين بن زيد بن علي، عن ابن عمه

جعفر بن محمد بن علي، عن أبيه، عن يزيد بن ركانة- أن النبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم كان إذا صلّى على الميت كبر، ثم قال: «اللَّهمّ عبدك وابن عبدك احتاج إلى رحمتك، وأنت غنيّ عن عذابه، إن كان محسنا فزد في إحسانه، وإن كان مسيئا فتجاوز عنه». ويدعو بما شاء أن يدعو.

وأخرج أبو يعلى، والبغويّ، وابن شاهين، وابن مندة في ترجمته، من طريق الزّبير ابن سعيد، عن عبد اللَّه بن علي بن يزيد بن ركانة، عن أبيه، عن جده، قال: طلقت امرأتي على عهد رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم البتة. وصاحب هذه القصة هو أبوه ركانة، فإن الضمير في قوله: «يعود» على عليّ لا على عبد اللَّه. ويدل على ذلك رواية الشافعيّ من طريق نافع بن عجير، عن ركانة بن عبد يزيد- أن ركانة طلق امرأته. وهكذا أخرجه أبو داود وغيره.

۹۲۸۰- يزيد بن زمعة

بن الأسود بن المطلب بن أسد بن عبد العزى القرشيّ الأسديّ، أمّه قريبة بنت أبي أمية أخت أم سلمة.

وكان من السابقين، هاجر إلى أرض الحبشة، قاله ابن الكلبيّ. وقال ابن سعد: بل هو من مسلمة الفتح. وقال الزبير: كان من أشراف قريش، وكانت إليه المشورة في الجاهلية، وذكره معروف بن خرّبوذ فيمن انتهت إليه رياسة قريش في الجاهليّة، ووصلت في الإسلام.

وذكره موسى بن عقبة، وابن إسحاق، وغيرهما، فيمن استشهد يوم حنين. وقال الزبير بن بكّار: قتل بالطائف، وقد تقدم في زيد بن زمعة أنه قتل بحنين، وجوّزت

أن يكونوا أخوين. واللّه أعلم.

٩٢٨١- يزيد بن أبي زياد

: ويقال يزيد بن زياد الأسلميّ.

رجل من أصحاب النبيّ صلّى اللّه عليه وآله وسلّم. روى عنه يزيد بن أبي حبيب، قاله ابن يونس. وقال ابن مندة: لا نعرف له حديثا مسندا. وأخرج نعيم بن حمّاد في كتاب «الفتن» من طريق أبي قبيل، يزيد بن زياد الأسلميّ، وكان من الصحابة، فذكر أثرا موقوفا.

٩٢٨٢- يزيد بن زيد بن حصين

الخطميّ. قال الدّار الدّارقطنيّ: لعبد اللّه ولأبيه صحبة. وقال الطبريّ، شهد أحدا، وذكره في الصحابة العسكريّ وغيره.

٩٢٨٣- يزيد بن السائب:

والد السائب بن يزيد. له صحبة. وقال الترمذيّ وغيره: وهو الّذي بعده.

٩٢٨٤- يزيد بن سعيد

بن ثمامة بن الأسود بن عبد اللّه بن الحارث بن الولادة الكنديّ، والد السائب بن يزيد المعروف بابن أخت النمر، حليف بني أمية بن عبد شمس.

وقيل: هو يزيد بن عبد اللّه بن سعيد ثمامة بن شيطان بن الحارث بن عمرو بن معاوية الكنديّ.

قال الزّهريّ، عن سعيد بن المسيب، قال: ما اتخذ النبيّ صلّى اللّه عليه وآله وسلّم

قاضيا ولا أبو بكر ولا عمر حتى كان في وسط خلافة عمر، فإنه قال ليزيد ابن أخت النمر:

اكفني بعض الأمر- يعني صغائرها. وقال ابن سعد: استعمله عمر على السوق. وأخرجه البخاريّ في الصحيح من حديث السائب بن يزيد، قال: حجّ أبي مع رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم وأنا ابن ستّ. وهو عند ابن شاهين بلفظ حجّ بي أبي. وأخرج أبو داود من طريق حفص بن هاشم بن عتبة، عن السّائب بن يزيد، عن أبيه- رفعه- في مسح الوجه في الدعاء، وفي المسند ابن لهيعة. واختلف عليه في مسندة.

وأخرج أبو داود أيضا والبخاريّ في «الأدب المفرد» ، والترمذيّ- وحسنه، من طريق عبد اللَّه بن السائب، عن أبيه، عن جده- حديثا آخر: «ولا يأخذن أحدكم متاع أخيه لاعبا ولا جادا ... » الحديث.

٩٢٨٥- يزيد بن أبي سفيان

صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس القرشيّ الأمويّ.

أمير الشام، وأخو الخليفة معاوية، كان من فضلاء الصحابة، من مسلمة الفتح، واستعمله النبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم على صدقات بني فراس، وكانوا أخواله، قاله ابن بكار.

وقال أبو عمر: كان أفضل أولاد أبي سفيان، وكان يقال له يزيد الخير. وأمّه أم الحكم زينب بنت نوفل بن خلف، من بني كنانة، يكنى أبا خالد. وأمّره أبو بكر الصديق لما قفل من الحج سنة اثنتي عشرة أحد أمراء الأجناد، وأمّره عمر على

فلسطين، ثم على دمشق لما مات معاذ بن جبل، وكان استخلفه فأقرّه عمر.

قال ابن المبارك في «الزّهد» ، أنبأنا معمر، عن ابن طاوس، عن أبيه، قال: رأى عمر يزيد بن أبي سفيان كاشفا عن بطنه، فرأى جلدة رقيقة، فرفع عليه الدرة، وقال: أجلدة كافر.

وقال أيضا: أنبأنا إسماعيل بن عياش، حدثني يحيى الطويل، عن نافع: سمعت ابن عمر قال: بلغ عمر بن الخطاب أن يزيد بن أبي سفيان يأكل ألوان الطعام، فذكر قصّة له معه، وفيها: يا يزيد، أطعام بعد طعام؟ والّذي نفسي بيده لئن خالفتم عن سننهم ليخالفن بكم عن طريقتهم.

قال ابن صاعد: تفرد به ابن المبارك.

قلت: وإسماعيل ضعيف في غير أهل الشام. روى عن النبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم وعن أبي بكر الصديق. روى عنه أبو عبد اللَّه الأشعري، وعياض الأشعري، وعبادة بن أبي أمية، ولم يعقب من بيت أبي سفيان ولدا.

يقال إنه مات في طاعون عمواس سنة ثمان عشرة. وقال الوليد بن مسلّم، بل تأخر موته إلى سنة تسع عشرة بعد أن افتتح قيسارية.

٩٢٨٦- يزيد بن السكن:

ذكره البخاريّ في الصحابة. وقال ابن حبان: له صحبة. وقال أبو عمر: هو أخو زياد بن السكن، روى قصة استشهاد أخيه.

٩٢٨٧- يزيد بن السكن

والد أسماء. واسم جده رافع بن امرئ القيس بن زيد ابن الأشهل الأنصاريّ

الأشهليّ.

ذكره ابن سعد، وقال: استشهد هو وابنه عامر يوم أحد، وكانت ابنته أسماء من المبايعات، وقتل ابنه عمرو يوم الحرة.

٩٢٨٨- يزيد بن سلمة

بن يزيد بن مشجعة الجعفي.

له وفادة، ونزل الكوفة. روى عن النبي صلّى اللَّه عليه وسلّم. وروى عنه علقمة بن وائل، ويزيد بن مرة، وسعيد بن أشوع.

أخرج الترمذي وغيره من طريق سعيد بن مسروق، عن سعيد بن عمرو بن أشوع، قال: قال يزيد بن سلمة الجعفي: يا رسول اللَّه، إني قد سمعت منك حديثا كثيرا أخاف أن ينسيني آخره أوله، فحدثني بكلمة تكون جماعا. قال: «اتّق اللَّه فيما تعلم» .

وقال بعده: ليس إسناده بمتصل، لم يدرك ابن أشوع عندي يزيد بن سلمة. انتهى.

وأفرد البغويّ يزيد بن سلمة هذا الجعفي الّذي روى عنه علقمة بن وائل، ولكن وقع وصفه بالجعفي في رواية الترمذي هذا، وهو منقطع كما قال.

٩٢٨٩- يزيد بن سلمة الضمريّ

: ذكره البغويّ وغيره في الصحابة. وقال أبو عمر: نزل البصرة. روى عنه ابنه عبد الحميد، وفيه نظر.

وأخرج البغويّ، وابن قانع، والمستغفريّ وغيرهم، من طريق عثمان البتي، عن عبد الحميد بن يزيد الضّمري، عن أبيه يزيد بن سلمة- أن النبي صلّى اللَّه عليه وآله

وسلّم «نهى عن نقرة الغراب، وفرشة السّبع، وأن يوطن الرّجل مكانه في الصّلاة كما يوطن البعير» .

ووقع في رواية يزيد بن زريع عن عثمان في نسب الأنصار. قال ابن الأثير: قول الجماعة: الضّمري- أصحّ. وأورد ابن مندة هذا الحديث في ترجمة الّذي قبله، فوهم.

٩٢٩٠- يزيد بن سنان

ذكره ابن أبي حاتم في الصّحابة.

وقال أبو عمر: سمع النّبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم يقول: «لا تحلفوا بالكعبة» .

وأخرج البغويّ، من طريق يحيى بن معين أنه سئل عن حديث يزيد بن سنان: قلت: يا رسول اللَّه. فقال يحيى: أهل بيته يقولون: لم يلق النبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم ولم يره.

وأخرج البغويّ من طريق عبد الرحمن بن يحيى بن جابر، عن أبيه: سمعت يزيد بن سنان يقول: كان النبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم يقول: «لا، وأبيك» . حتى نهى عن ذلك.

وقال: «لا تحلفوا بالكعبة» .

وروى أوله ابن مندة، من طريق محفوظ بن علقمة، عن أبيه، عن ابن عائذ، قال: قال يزيد بن سنان ... فذكره.

قال ابن مندة: في إسناد حديثه نظر. وقال أبو نعيم: مختلف في صحبته.

٩٢٩١- يزيد بن سويد الصّدفي

له صحبة، وشهد فتح مصر، قاله ابن يونس، قال: وذكروه في كتبهم.

٩٢٩٢- يزيد بن سيف

: بن حارثة التميميّ اليربوعيّ.

قال ابن أبي حاتم، عن أبيه: له صحبة، وكذا قال ابن حبّان. وقال أبو عمر: يزيد بن سيف، ويقال ابن سيف التميمي اليربوعيّ. روى في «العريف» ، حديثه عند ولده.

وأخرج البغويّ، وابن السّكن، والطّبرانيّ، وابن قانع، من طريق مودود بن الحارث بن ضريب بن يزيد بن سيف بن حارثة، حدّثنا أبي، عن جدّ أبيه يزيد بن سيف، قال: أتيت رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم، فقلت: يا رسول اللَّه، إني رجل من بني تميم، ذهب مالي كله. فقال رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم: «ليس عندي مال» . ثم قال لي: «ألا أعرّفك على قومك» ؟ قلت: لا. قال: «أمّا إنّ العريف يدفع في النّار دفعا» .

ووقع في رواية ابن قانع يزيد بن حارثة، نسبه لجده.

٩٢٩٣- يزيد بن شجرة:

بن أبي شجرة الرّهاوي» .

مختلف في صحبته. قال عباس الدّوريّ، عن ابن معين: له صحبة، وكذا قال البخاريّ. وقال ابن حبّان: يقال له صحبة، وكذا قال ابن أبي حاتم، وقال ابن مندة: قال بعضهم: له صحبة، ولا يثبت. وقال أبو زرعة: ليست له صحبة صحيحة، ومن يقول له صحبة مخطئ. وقال يزيد بن أبي زياد، عن مجاهد، عن يزيد بن شجرة: وله صحبة، وهو خطأ، قاله أبو حاتم. وقال أبو زرعة، عن ابن

فضيل، عن يزيد مثله، ثم قال: أخطأ ابن فضيل عن يزيد. وقال أبو عمر: روى عن مجاهد حديثا واحدا في الجهاد مضطرب الإسناد.

قلت: وحديث ابن فضيل رويناه في مكارم الأخلاق للخرائطيّ، عن علي بن حرب عنه، ولفظه: قام يزيد بن شجرة في أصحابه، فقال: يا أيها الناس، إنها قد أصبحت عليكم، وأمست من بين أخضر وأصفر وأحمر، وفي البيوت ما فيها، فإذا لقيتم العدوّ غدا فقدما قدما، فإنّي سمعت رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم يقول: «ما تقدّم رجل خطوة إلّا اطلع عليه الحور العين ... » الحديث.

وكذا أخرجه أبو بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن فضيل. قال البغويّ: رواه حصين، عن مجاهد، عن يزيد بن شجرة موقوفا. وهو الصّواب.

قلت: ورويناه في الغيلانيات، قال: حدّثنا محمد يونس، حدّثنا يحيي بن كثير، حدّثنا شعبة، عن الأعمش، عن مجاهد، عن يزيد بن شجرة، قال: قال رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم ... فذكر بعض الحديث.

ومحمد بن يونس الكديمي ضعيف، والمحفوظ عن الأعمش موقوفا.

وأخرجه البغويّ أيضا من طريق خالد الواسطي، عن يزيد- مرفوعا، وأبو نعيم من طريق مسعود بن سعد، عن يزيد، كذلك، وقال في رواية: سمعت رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم.

وقد رواه عبد اللَّه بن المبارك في «الزّهد» ، عن زائدة، عن منصور بن مجاهد موقوفا.

وكذا أخرجه ابن مندة من طريق الأعمش، عن مجاهد. وأخرجه البيهقيّ من طريق شعبة، قال: كتب إليّ منصور، وقرأته عليه، عن مجاهد، فذكره مطوّلا موقوفا. ولفظه: عن يزيد بن شجرة، وكان من رها، وكان معاوية يستعمله على الجيوش، فخطبنا يوما، فحمد اللَّه وأثنى عليه ... وفيه اختلاف آخر على يزيد بن شجرة كما تقدم في ترجمة خدار من طريق الزهريّ، عن يزيد بن شجرة، عن خدار مرفوعا.

وجاء عن يزيد بن شجرة حديث آخر أخرجه ابن مندة بسند ضعيف، من رواية خالد بن العلاء، عن مجاهد عنه، وقال: خرج رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم في جنازة، فقال الناس خيرا وأثنوا عليه خيرا، فجاء جبرائيل، فقال: «إنّ الرّجل ليس كما ذكروا، ولكن أنتم شهدا اللَّه في الأرض، وقد غفر له ما لا يعلمون» .

وقال: غريب، وفي مسندة ضعيفان.

وذكره ابن سعد في الطبقة الأولى من أهل الشام مع بعض الصّحابة، وقال: مات سنة ثمان وخمسين في أواخر خلافة معاوية، وفيها أرّخه الواقديّ، وأبو عبيد، وخليفة، وقال: كان معاوية أمره على مكة سنة تسع وثلاثين، فنازع قثم بن العبّاس، وكان عليها من قبل عليّ فسفر بينهما أبو سعيد فاصطلحا على أن شيبة الحجبيّ يقيم للنّاس الحجّ تلك السّنة، وذكر المفضل الغلّابي نحوه.

٩٢٩٤- يزيد بن شراحيل : تقدم في حرف الزاي في زيد.

٩٢٩٥- يزيد بن شريح

. له صحبة. روى في المسير، قاله أبو عمر. وقال البغويّ: يشك في صحبته.

وأخرج من طريق إسماعيل بن عياش، عن سليمان بن سليم، عن يحيى بن جابر، عن يزيد بن شريح، عن النّبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم، قال: «ثلاثة في الميسر: القمار، والضّرب بالكعاب، والتّصفير بالحمام» .

وهذا أخرجه أبو داود في المراسيل من رواية [ابن] عياش، فيزيد بن شريح ليس بصحابي عنده.

وفي التّابعين يزيد بن شريح الحمصي من صغار التّابعين يروي عن صغار الصّحابة، كأبي أمامة، وكبار التّابعين، مثل كعب الأحبار، وابن حيّ، فإن كان هو صاحب الحديث فليس بصحابي جزما، وإن كان غيره فهو على الاحتمال.

٩٢٩٦- يزيد بن شيبان الأزديّ

: ويقال الديليّ، خال عمرو بن عبد اللَّه بن صفوان الجمحيّ.

قال ابن أبي حاتم: له صحبة.

روى عمر عنه، قال: أتانا ابن مربع ونحن بعرفة، قال: أتى رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم إليكم يقول: «قفوا على مشاعركم ... »الحديث. واللَّه أعلم.

٩٢٩٧- يزيد بن الصّلت.

وقع حديثه في كامل ابن عدي في ترجمة محمد بن حمران من روايته عن عطية بن يزيد بن الصّلت، عن أبيه، قال: غزوت مع رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم فأعطى الفارس سهمين، والراجل سهما. رواه ابن حمران عن سليمان الشاذكوني، وهو واهي الحديث، وبه: قال رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم: «إذا رأيت سيفين للمسلمين سلّا فالزم بيتك» .

٩٢٩٨- يزيد بن ضرار: أخو الشماخ. تقدم ذكره في مزرد.

٩٢٩٩- يزيد بن ضمرة

بن العيص بن منقذ بن وهب الخزاعيّ.

ذكر الطبري، عن ابن الكلبيّ، أنه شهد حنينا مع رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم، واستدركه ابن فتحون.

قلت: وهو في الجمهرة، وساق نسبه، فقال: وهب بن بداء بن غاضرة بن حبشية بن كعب.

٩٣٠٠- يزيد بن طعمة

بن جارية بن لوذان الأنصاريّ الخطميّ.

ذكره ابن الكلبيّ فيمن شهد صفّين من الصّحابة مع علي، قاله أبو عمر.

٩٣٠١- يزيد بن طلحة: مضى في طلحة بن زيد.

٩٣٠٢- يزيد بن ظبيان السّدوسي : تقدم ذكر وفادته في ترجمة الخمخام.

٩٣٠٣- يزيد بن عامر

بن الأسود بن حبيب بن سواءة بن عامر بن صعصعة أبو حاجر السّوائي.

قال أبو حاتم: له صحبة، روى عن النبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم في الصّلاة، أخرجه أبو داود من طريق نوح بن صعصعة، عنه، ثم أخرجه الطّبراني من هذا الوجه، وكان شهد حنينا مع المشركين ثم أسلّم.

٩٣٠٤- يزيد بن عامر

بن حديدة بن غنم بن سواد بن كعب «٤» بن سلمة الأنصاريّ، أبو المنذر

الخزرجيّ. ذكره ابن إسحاق في أهل العقبة. قال أبو عمر: لم يختلف في ذلك. وذكره ابن إسحاق أيضا في البدريّين.

٩٣٠٥- يزيد بن عباية

ابن بجير بن خالد بن خلّاس بن مرة بن زيد بن مالك بن جنادة بن معن الباهليّ.

ذكره أبو عمر مختصرا. وقال ابن مندة: روى حديثه إبراهيم بن المستمر، عن زياد ابن قريع بن يزيد بن عباية، عن أبيه، عن جدّه يزيد- أنه أتى النبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم فمسح على رأسه، وأتاه بصدقته، وقد تقدّم ذكر عباية في حرف العين.

٩٣٠٦- يزيد بن عبد اللَّه البجليّ

. روى عنه ابنه حميد بن يزيد في فضل جرير. فخرج حديثه عن ولده، ذكره أبو عمر مختصرا.

٩٣٠٧- يزيد بن عبد اللَّه

بن الجراح الفهري، أخو أبي عبيدة أحد العشرة. تقدم نسبه في عامر.

قال ابن حبّان: له صحبة، وتبعه المستغفريّ، وكذا قال ابن مندة: وزاد: ولا نعرف له حديثا مسندا. وقد روى قيس بن الربيع، عن عبد الملك بن المغيرة، عن فيروز بن بادي، عن أبيه، عن يزيد بن الجراح- أنه تزوج عندهم باليمن نصرانية، وكأنه هذا، نسب إلى جدّه.

٩٣٠٨- يزيد بن عبد اللَّه الكنديّ

. ذكره ابن مندة، فقال: روى حديثه يحيى بن يزيد النوفلي، عن أبيه، عن يزيد

بن خصيفة بن يزيد بن عبد اللَّه الكنديّ، عن أبيه، عن جدّه.

قلت: والنّوفلي ضعيف.

٩٣٠٩- يزيد:

بن عبد المدان بن الدّيان بن قطن بن مالك بن ربيعة بن كعب بن الحارث بن كعب بن عمرو الحارثي، يكنى أبا المنذر، واسم أبيه عمرو، واسم جدّه يزيد، وعبد المدان والديان لقبان.

قال ابن سعد: كان شاعرا. وقال ابن إسحاق في «المغازي» : ثم بعث رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم خالد بن الوليد في شهر ربيع الآخر أو جمادى الأولى من سنة عشر إلى بني الحارث بن كعب، فذكر الحديث في إسلامهم. وكتاب خالد إلى النبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم بذلك، وجوابه أن يقبل ومعه وفدهم، فأقبل ومعه قيس بن الحصين ذو الغصّة، ومعه يزيد بن عبد المدان، ويزيد بن المحجّل، وعبد اللَّه بن قريط، وشدّاد بن عبد اللَّه، وعمرو بن عمرو السبائي، فلما قدموا قال: من هؤلاء؟ فذكر الحديث، وقد أسندها الواقديّ من طريق عكرمة بن عبد الرّحمن بن الحارث، وزاد فيهم عبد اللَّه بن المدان، وقال في عبد اللَّه بن قريط عبد اللَّه بن قراد، وفي عمرو بن عمرو عمرو بن عبد اللَّه، والباقي سواء. وتقدم لهم ذكر أيضا في ترجمة قيس بن الحصين.

٩٣١٠- يزيد بن عتر : يأتي في يزيد بن عمرو.

٩٣١١- يزيد بن عمرو النميري

: ويقال يزيد بن المعتمر.

أخرج الدّولابيّ من طريق دلهم بن دهثم العجليّ، عن عائذ بن ربيعة، حدّثني قرّة بن دعموص، وقيس بن عاصم، وأبو زهير بن معاوية، ويزيد بن عمرو، والحارث بن شريح، قالوا: وفدنا على رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم، فقلنا: أعهد إلينا. قال: «تقيمون الصّلاة، وتعطون الزّكاة، وتحجّون البيت، وتصومون رمضان، وإنّ فيه ليلة خير من ألف شهر» . وذكر الحديث.

وأخرجه أبو عمر من هذا الوجه، لكن قال في الترجمة يزيد بن عمرو التميمي، ويقال النميري. وفد مع قيس بن عاصم، وكأنه لما رأى معهم قيس بن عاصم ظنه التميمي، وليس كذلك، بل هو آخر نميري كما سبق في ترجمته.

وأخرج الباورديّ من هذا الوجه، عن عائذ بن ربيعة، عن عباد بن زيد، عن قرّة بن دعموص ويزيد بن المعتمر، فذكر نحوه. وبه جزم الرّشاطيّ، لكن حكى أنه قيل فيه يزيد ابن عمرو.

قلت: ويحتمل أن يكونا اثنين. وقال المستغفري: يزيد بن عتر النميري وفد على النبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم، وكذا استدركه ابن فتحون. وفي استدراكه نظر، فإن أبا عمر ذكره، لكن قال يزيد بن عمرو.

٩٣١٢- يزيد بن عمرو

بن حديدة الأنصاريّ الخزرجيّ، أبو قطبة. ذكره ابن إسحاق فيمن شهد العقبة.

٩٣١٣- يزيد بن عميرة:

تقدم ذكره في ترجمة شبيب بن قرة. وقيل هو زيد بن عمير.

٩٣١٤- يزيد بن قتادة

. قال أبو عمر: روى عنه حسان بن بلال، في صحبته نظر. وذكره الطّبراني وأبو نعيم، واستدركه أبو موسى، وليس في سياق حديثه تصريح بصحبته، لكن يؤخذ ذلك بالتأمل.

وقد تقدم ذكره في ترجمة قتادة بن زيد.

٩٣١٥- يزيد بن قنافة

: بقاف ونون وفاء. هو اسم الهلب الّذي تقدم في الهاء.

٩٣١٦- يزيد بن قيس

بن خارجة بن جذيمة الداريّ، من رهط تميم.

ذكره ابن إسحاق فيمن أوصى له النبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم بجادّ «٢» مائة وسق من تمر خيبر. وقال الطّبري: وفد فأسلّم وأوصى النبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم له بسهم من خيبر. انتهى.

وقد تقدم ذكره عند الواقديّ في ترجمة نعيم بن أوس، وفي ترجمة الطيّب بن عبد اللَّه الدّاري.

٩٣١٧- يزيد بن قيس

بن الخطيم بن عدي بن عمرو بن سواد بن ظفر الأنصاريّ الظفريّ، ولد الشّاعر المشهور، وبه كان يكنى.

قال العدويّ: شهد أحدا وجرح يومئذ اثنتي عشرة جراحة، وسمّاه النبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم يومئذ حاسرا، وقال أبو عمر- تبعا لابن الكلبي: شهد المشاهد،

واستشهد يوم جسر أبي عبيد.

٩٣١٨- يزيد بن قيس:

بن هانئ بن حجر بن شرحبيل بن عديّ بن ربيعة بن معاوية الأكرمين الكنديّ.

قال ابن الكلبيّ: وفد على النبيّ صلّى اللّه عليه وآله وسلّم، وذكره في الصّحابة ابن سعد والطّبريّ، واستدركه ابن فتحون وابن الأثير، ولكن وقع عند ابن سعد والطّبريّ وابن فتحون كيّس بكاف بدل القاف وبالتّشديد، ورأيته في نسخة متقنة من الجمهرة بالكاف وسكون الياء.

٩٣١٩- يزيد بن قيس : يأتي في ترجمة يزيد بن وقش.

٩٣٢٠- يزيد بن قيس:

أخو سعيد. ذكره جعفر المستغفريّ، وقاله: إنه من المهاجرين الأولين، واستدركه أبو موسى.

٩٣٢١- يزيد بن كعابة.

وقع في التجريد في حرف الزاي زيد بن كعابة، والصّواب يزيد.

٩٣٢٢- يزيد بن كعب:

بن عمرو الأنصاري. ذكره العدويّ، وقال: صحب النبيّ صلّى اللّه عليه وآله وسلّم هو وأبوه وأخوه حبيب، واستشهد يزيد وأخوه يوم الحرّة، واستدركه ابن فتحون.

٩٣٢٣- يزيد بن كعب البهزي : في زيد، في الزّاي.

٩٣٢٤- يزيد بن كعب: هو ابن أبي اليسر. يأتي.

٩٣٢٥- يزيد بن كيس: في يزيد بن قيس.

٩٣٢٦- يزيد بن مالك بن عبد اللَّه الجعفيّ» . قال ابن حبّان: له صحبة.

وقال غيره: هو أبو سبرة الآتي في الكنى.

٩٣٢٧- يزيد بن المحجّل الحارثي.

تقدّم في يزيد بن عبد المدان، وفي قيس بن الحصين.

٩٣٢٨- يزيد بن مربع

. ذكره ابن مندة، ووقع في الخبر ابن مربع، بغير تسمية، وقيل اسمه زيد، وقيل عبد اللَّه. وقد مدح الشمّاخ بن ضرار يزيد بن زيد بن مربع بن قيظي بن عمرو بن زيد بن جشم الأوسي، فكأنه هذا.

٩٣٢٩- يزيد بن مسافع

بن طلحة بن أبي طلحة بن عبد الدّار القرشيّ العبدريّ.

قتل أبوه يوم أحد كافرا، ذكره الزّبير بن بكّار، والبلاذريّ، وقالا: إنه قتل يوم الحرّة، وكأنه من مسلمة الفتح، وإلا فأقلّ ما أدرك من الحياة النبويّة ست سنين ونصفا، فهو من أهل هذا القسم. وأمّه خزرجية، قاله الزبير.

٩٣٣٠- يزيد بن معاوية

بن الأسود بن المطلب بن أسد بن عبد العزّى القرشيّ الأسديّ، أبو حنظلة. ذكره البلاذريّ فيمن هاجر إلى الحبشة في المرة الثّانية، واستشهد يوم خيبر، ويقال بالطّائف.

٩٣٣١- يزيد بن معاوية البكائيّ

. قال ابن حبّان والمستغفريّ: له صحبة. واستدركه أبو موسى، وغفل ابن حبّان، فأعاد في التّابعين.

٩٣٣٢- يزيد بن معبد اليماميّ.

قال ابن أبي حاتم: له وفادة. روى عنه ابنه معبد. وقال أبو عمر نحوه، وزاد أنه ربعي قيس. وقال ابن مندة: ليزيد وقيس ابني معبد صحبة.

وأخرج حديثه ابن قانع، والطّبراني، وابن شاهين، من طريق أيوب بن عتبة، عن معبد بن يزيد، عن أبيه يزيد بن معبد، قال: وفدت إلى النّبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم فسألني عن اليمامة فيمن العدد من أهلها؟ فأردت أن أقول: في بني عبد اللَّه بن الدؤل، فخفت أن أكذبه، فقلت: فيهم في بني عتبة. فقال: صدقت، ولا تنافي بين قولهم ربعيّ وحنفيّ ودؤليّ، فإن الدؤل بطن من بني حنيفة، وحنيفة قبيلة من ربيعة.

وأما قول أبي عمر: إنه قيسي فأنكره عليه أهل النّسب، وقالوا: الصّواب أنه حنفيّ.

وأخرج ابن أبي عاصم من طريق رباط بن عبد الحميد، عن هانئ بن يزيد، عن أبيه- أن أخاه قيس بن معبد، وجارية بن ظفر اقتتلا في مرعى كان بينهما، فضربه قيس ضربة أبان يده، وضربه جارية ضربة، فاختصما فيها إلى رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم فقال له: «هب لي يدك» فأبى. فقال لي: هب لي ضربة أخيك. قلت: هي لك يا رسول اللَّه، فدعا لي بالرزق والولد، وقضى لجارية بن ظفر بدية

يده في مال كان لقيس بن معبد.

٩٣٣٣- يزيد بن المعتمر: تقدم في يزيد بن عمرو.

٩٣٣٤- يزيد بن المنذر

بن سرح، بمهملات، ابن خناس، بضم الخاء المعجمة وتخفيف النّون، ابن سنان بن عبيد بن عديّ بن غنم بن كعب بن سلمة الأنصاريّ الخزرجيّ السلميّ.

ذكره ابن إسحاق فيمن شهد العقبة، وكذا [...] .

٩٣٣٥- يزيد بن أبي منصور

. قال المستغفريّ: قال بعضهم: له صحبة، وفيه اختلاف، ثم أخرج من طريق الليث عن دويد بن نافع، عن يزيد بن أبي منصور، وكان له صحبة- أنّ رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم قال: «الحدة تعتري خيار أمّتي» .

ثم قال: اختلف فيه على اللّيث.

قلت: رواه عبد الرّحمن بن أبان، عن الليث، لكن قال: عن دويد، عن أبي منصور، وكانت له صحبة. أخرجه الحسن بن سفيان في مسندة، عن أبي الربيع الزّهرانيّ، عنه.

وأخرجه عن قتيبة عن الليث، لكن لم يقل: وكانت له صحبة، وتابعه يونس بن محمد، وعلي بن غراب وغيرهما. وسيأتي مزيد لذلك في ترجمة أبي منصور في الكنى إن شاء اللَّه تعالى.

قلت: وفي التّابعين يزيد بن أبي منصور، ذكره ابن يونس، فقال: بصريّ سكن مصر ثم إفريقية ثم رجع إلى البصرة. وروى عن أنس، وزاد ابن أبي حاتم: يروي

عن ذي اللّحية الكلابي. وذكره ابن حبّان في الثّقات، لكن في أتباع التّابعين.

٩٣٣٦– يزيد بن مهار

خسرو اليماميّ.

فارسي الأصل، ذكره ابن السّكن وغيره في الصّحابة، وأخرج من طريق الوليد بن يزيد بن معلى بن عبّاس بن يزيد بن شرحبيل بن يزيد بن مهار خسرو، عن أبيه معلى، عن أبيه عبّاس، عن أبيه يزيد، عن أبيه شرحبيل، عن أبيه يزيد– أن الأبناء وفدوا على رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وسلّم في ثياب الدّيباج وحلق الذّهب، ودخل عليه يزيد في ثياب بياض، فقال: «ما لكم لا تشبّهون بهذا الزّاهد في الدّنيا الرّاغب في الآخرة» وعلقه ابن مندة، فقال: روى الوليد بن يزيد، فذكره بسنده، لكن اختصره قال: عن أبيه، عن يزيد– أنه وفد على رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم في بياض فسمّاه زاهدا، وكذا صنع أبو نعيم.

٩٣٣٧– يزيد بن نبيشة:

بنون وموحّدة ثم معجمة مصغرا، القرشيّ العامريّ.

ذكره ابن عساكر، فقال: قيل إن له صحبة، وشهد فتح دمشق، ثم أخرج من طريق هشام بن عمار، حدّثنا الهيثم بن عمران، حدّثني محدّث، قال: دخل يزيد بن نبيشة على معاوية وقد سوّد لحيته، فقال: من أنت؟ قال: عاملك يزيد بن نبيشة. قال: لا تدخل عليّ حتى تعود لحيتك كما كانت.

وذكر أبو الحسين الرّازي والد تمام فيما حكاه عن شيوخه الدمشقيين: دار نبيشة التي في سوق الرّيحان هي ليزيد بن نبيشة أمير معاوية على دمشق، وهو أحد

الشهود في عهد دمشق حين فتحت، وهو صحابيّ قرشيّ، من بني عامر بن لؤيّ، له صحبة، وهو الّذي حجبه معاوية حين سوّد لحيته.

٩٣٣٨- يزيد بن نعامة

: قال البخاريّ وابن حبّان: له صحبة. وقال أبو حاتم الرّازي: لا صحبة له. وحديثه مرسل. وقال البغويّ: لا نعرف له سماعا من النبيّ صلّى اللّه عليه وآله وسلّم، ونقل الترمذيّ في العلل عن البخاريّ أنّ حديثه مرسل. وقال البغويّ: اختلف في صحبته، غير أن أبا بكر بن أبي شيبة أخرج حديثه في مسندة.

قلت: وفي الرواة يزيد بن نعامة الضّبيّ تابعي، يروي عن أنس.

٩٣٣٩- يزيد بن النعمان

بن عمرو بن عرفجة بن العاتك بن امرئ القيس بن ذهل ابن معاوية الكنديّ. قال ابن الكلبيّ: وفد هو وأخواه حجر وعلس على النبي صلّى اللّه عليه وآله وسلّم.

٩٣٤٠- يزيد بن نعيم

: ذكره الطّبرانيّ، ولم يخرج حديثه، فإن كان هو الّذي جده هزال فهو تابعيّ.

٩٣٤١- يزيد بن نويرة

بن الحارث بن عديّ بن جشم بن مجدعة بن حارثة بن الحارث الأنصاريّ. شهد أحدا، وقاتل يوم النهروان، قاله ابن عبد البرّ. وأخرج الخطيب في تاريخه، من طريق إسحاق بن إبراهيم بن حاتم بن إسماعيل المدنيّ، قال: كان أول قتيل قتل من أصحاب علي يوم النّهروان رجل من الأنصار يقال له يزيد بن نويرة شهد له

رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم بالجنة مرتين، مرة بأحد، قال رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم: «من جاز التلّ فله الجنّة»، فأخذ يزيد سيفه فضرب حتى جاز التل، فقال ابن عم له: يا رسول اللّٰه، أتجعل لي ما جعلت لابن عمي؟ قال: «نعم» ، فقاتل حتى جاز التلّ، ثم أقبلا يختلفان في قتيل قتلاه، فقال لهما رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وآله وسلم: «كلاكما قد وجبت له الجنّة، ولك يا يزيد على صاحبك درجة» . وأخرج ابن عقدة بسند له ضعيف أنه قتل مع علي بن أبي طالب يوم النّهروان.

٩٣٤٢- يزيد بن وقش:

حليف بني عبد شمس . ذكر ابن إسحاق أنه استشهد باليمامة، هذه رواية الأمويّ عن ابن إسحاق. واستدركه ابن فتحون، وقال بعضهم فيه: يزيد بن قيس. وقال الواقديّ: أخذ الرّاية باليمامة بعد سالم مولى أبي حذيفة، فقتل.

٩٣٤٣- يزيد بن يحنّس الكوفي

: أبو الحسن. ذكره ابن عساكر، وقال: أدرك النبيّ صلّى اللّٰه عليه وآله وسلّم، ولا أعلم له رؤية، وقال سيف في الفتوح: إنه شهد اليرموك، وكان أميرا على بعض الكراديس.

قلت: وقد تقدم غير مرّة أنهم كانوا لا يؤمّرون في الفتوح إلا الصّحابة.

٩٣٤٤- يزيد بن أبي اليسر:

بفتح التحتانية والمهملة، واسم أبي اليسر كعب بن عمرو. ذكره ابن سعد، وقال: إنه تزوّج أم سعيد كبشة بنت ثابت بن عتيك، وكانت صحابية من المبايعات،

فولدت له أولاده: سعيدا، وعروة. وسيأتي ذلك في النساء.

٩٣٤٥- يزيد:

والد معن. فرّق البغويّ، وابن شاهين، بينه وبين يزيد بن الأخنس.

٩٣٤٦- يزيد:

مولى سليم بن عمرو. ذكره موسى بن عقبة فيمن استشهد من بني سواد من الأنصار يوم أحد. واستدركه ابن فتحون. وقد ذكره ابن عبد البرّ في ترجمة عنترة تبعا لابن إسحاق.

٩٣٤٧- يزيد

أبو عمر . ذكره الطّبرانيّ، وأخرج من رواية خطاب بن القاسم، عن ابن إسحاق، عن عمر بن يزيد، عن أبيه: سمعت رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم يقول: «ما من أحد يقتل عصفورا إلّا عجّ يوم القيامة، فقال: يا ربّ، هذا قتلني عبثا، فلا هو انتفع بقتلي، ولا هو تركني أعيش في أرضك» .

٩٣٤٨- يزيد:

والد الغضبان، له حديث رواه عن أبيه، كذا في التجريد.

٩٣٤٩- يزيد:

غير منسوب. ذكره ابن مندة، وقال: له ذكر في حديث سراج بن مجاعة، وأشار بذلك إلى ما أخرجه الطّبراني وغيره، من طريق هلال بن سراج بن مجاعة، عن أبيه- أنّ النبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم أعطاه أرضا باليمن، وكتب له كتابا: «من محمّد رسول اللَّه لمجاعة ابن مرارة من بني سليم، إنّي أعطيتك أرض كذا وكذا،

فمن حاجّه فيها فليأتني» .

وكتب يزيد. قلت: يحتمل أن يكون يزيد بن أبي سفيان، فإنه كان يكتب للنبيّ صلّى اللَّه عليه وآله وسلّم.

٩٣٥٠- يزيد الكرخي: تقدم في ابن حكيم.

تقريب التهذيب

أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: ٨٥٢هـ)

الناشر: دار الرشيد – سوريا الطبعة: الأولى، ١٤٠٦هـ – ١٩٨٦م

٧٦٨٣- يزيد ابن أبان الرقاشي بتخفيف القاف ثم معجمة أبو عمرو البصري القاص بتشديد المهملة زاهد ضعيف من الخامسة مات قبل العشرين بخ ت ق

٧٦٨٤- يزيد ابن إبراهيم التستري بضم المثناة وسكون المهملة وفتح المثناة ثم راء نزيل البصرة أبو سعيد ثقة ثبت إلا في روايته عن قتادة ففيها لين من كبار السابعة مات سنة ثلاث وستين على الصحيح ع

٧٦٨٥- يزيد ابن الأسود أو ابن أبي الأسود الخزاعي ويقال العامري صحابي نزل الطائف ووهم من ذكره في الكوفيين د ت س

٧٦٨٦- يزيد ابن الأصم واسمه عمرو ابن عبيد ابن معاوية البكائي بفتح الموحدة والتشديد أبو عوف كوفي نزل الرقة وهو ابن أخت ميمونة أم المؤمنين يقال له رؤية ولا يثبت [تثبت] وهو ثقة من الثالثة مات سنة ثلاث ومائة بخ م ٤

٧٦٨٧- يزيد ابن أمية أبو سنان الدؤلي مشهور بكنيته ثقة من الثانية ومنهم من عده في الصحابة د س ق

٧٦٨٨- يزيد ابن أمية القرشي شيخ لعمر ابن ذر مجهول من السادسة قد

٧٦٨٩- يزيد ابن أمية آخر يروى عنه سعد ابن الصلت مجهول أيضا من السابعة تمييز

٧٦٩٠- يزيد ابن أبي أمية الأعور مجهول من الرابعة د تم

٧٦٩١- يزيد ابن أنيس الهذلي مقبول من الثانية عخ

٧٦٩٢- يزيد ابن أوس كوفي مقبول من الرابعة د س

٧٦٩٣- يزيد ابن أيهم بتحتانية وزن أحمر يكنى أبا رواحة [الشامي] مقبول من الخامسة بخ

٧٦٩٤- يزيد ابن بابنوس بموحدتين بينهما ألف ثم نون مضمومة وواو ساكنة ومهملة بصري مقبول من الثالثة بخ د تم س

٧٦٩٥- يزيد ابن البراء ابن عازب الأنصاري الكوفي صدوق من الثالثة د س

٧٦٩٦- يزيد ابن بلال ابن الحارث الفزاري ضعيف من الثالثة فق

٧٦٩٧- يزيد ابن بيان العقيلي بالضم أبو خالد البصري ضعيف من التاسعة ت

٧٦٩٨- يزيد ابن ثابت ابن الضحاك الأنصاري أخو زيد ابن ثابت وكان أسن منه واختلف في شهوده بدرا وقيل إنه استشهد باليمامة خت س ق

٧٦٩٩- يزيد ابن جارية بالجيم الأنصاري عن معاوية مقبول من الثالثة وقيل اسمه زيد وقيل هو ابن مجمع ابن جارية لا أخوه أما أخوه فصحابي وهذا هو الراجح صد س

٧٧٠٠- يزيد ابن حازم ابن زيد الأزدي البصري أبو بكر أخو جرير ثقة من السادسة مات سنة ثمان وأربعين قد

٧٧٠١- يزيد ابن أبي حبيب المصري أبو رجاء واسم أبيه سويد واختلف في ولائه ثقة فقيه وكان يرسل من الخامسة مات سنة ثمان وعشرين وقد قارب الثمانين ع

٧٧٠٢- يزيد ابن حجر الشامي مجهول من السابعة د

٧٧٠٣- يزيد ابن أبي حكيم العدني أبو عبد الله صدوق من التاسعة مات بعد سنة عشرين خ ت س ق

٧٧٠٤- يزيد ابن حميد الضبعي بضم المعجمة وفتح الموحدة أبو التياح بمثناة ثم تحتانية ثقيلة وآخره مهملة بصري مشهور بكنيته ثقة ثبت من الخامسة مات سنة ثمان وعشرين ع

٧٧٠٥- يزيد ابن الحوتكية التميمي الكوفي وأكثر ما يأتي غير مسمى مقبول من الثانية س

٧٧٠٦- يزيد ابن حيان التيمي الكوفي ثقة من الرابعة م د س

٧٧٠٧- يزيد ابن حيان النبطي بفتح النون والموحدة البلخي نزيل المدائن أخو مقاتل صدوق يخطىء من السابعة قد ت ق

٧٧٠٨- يزيد ابن خالد ابن يزيد [بن عبد الله] ابن موهب بفتح الهاء الرملي أبو خالد ثقه عابد من العاشرة مات سنة اثنتين وثلاثين أو بعدها د س ق

[] يزيد ابن خصيفة هو ابن عبد الله ابن خصيفة يأتي

٧٧٠٩- يزيد ابن خمير بمعجمة مصغر الرحبي بمهملة ساكنة أبو عمر الحمصي صدوق من الخامسة بخ م ٤

٧٧١٠- يزيد ابن خمير اليزني بفتح التحتانية والزاي ثم نون الحمصي ثقة من الثالثة ووهم من ذكره في الصحابة مات في خلافة معاوية د

٧٧١١- يزيد ابن رباح بموحدة السهمي أبو فراس بكسر الفاء المصري [لقبه مشفر] ثقة من الثالثة ولم يصح أنه شهد فتح مصر الأول م ق

٧٧١٢- يزيد ابن رومان المدني أبو روح مولى آل الزبير ثقة من الخامسة مات سنة ثلاثين وروايته عن أبي هريرة مرسلة ع

٧٧١٣- يزيد ابن زريع بتقديم الزاي مصغر البصري أبو معاوية [يقال له: ريحانة البصرة] ثقة ثبت من الثامنة مات سنة اثنتين وثمانين ع

٧٧١٤- يزيد ابن زياد ابن أبي الجعد الأشجعي الكوفي صدوق من السابعة عخ س ق

٧٧١٥- يزيد ابن زياد ابن أبي زياد وقد ينسب لجده مولى بني مخزوم مدني ثقة من السادسة بخ ت كن

٧٧١٦- يزيد ابن زياد أو ابن أبي زياد القرشي الدمشقي متروك من السابعة ت ق

٧٧١٧- يزيد ابن أبي زياد الهاشمي مولاهم الكوفي ضعيف كبر فتغير وصار يتلقن وكان شيعيا من الخامسة مات سنة ست وثلاثين خت م ٤

٧٧١٨- يزيد ابن سعيد ابن ثمامة ابن الأسود والد السائب صحابي شهد الفتح واستقضاه عمر بخ د ت

٧٧١٩- يزيد ابن أبي سعيد المدني مولى المهري مقبول من السادسة م د

٧٧٢٠- يزيد ابن أبي سعيد النحوي أبو الحسن القرشي مولاهم المروزي ثقة عابد من السادسة قتل ظلما سنة إحدى وثلاثين بخ

[] يزيد ابن سفيان أبو المهزم في الكنى

٧٧٢١- يزيد ابن أبي سفيان ابن حرب الأموي أخو معاوية صحابي مشهور أمّره عمر على دمشق حتى مات بها سنة تسع عشرة بالطاعون ق

٧٧٢٢- يزيد ابن سلمة ابن يزيد الجعفي صحابي له حديث ويقال إنه نزل الكوفة ت

٧٧٢٣- يزيد ابن أبي سليمان الكوفي مقبول من السادسة س

٧٧٢٤- يزيد ابن السمط الصنعاني أبو السمط الدمشقي الفقيه ثقة أخطأ الحاكم في تضعيفه من كبار التاسعة مات بعد الستين [ومائة] مد كن ق

٧٧٢٥- يزيد ابن أبي سمية بمهملة مصغر أبو صخر الأيلي بفتح الهمزة وسكون التحتانية مقبول من الرابعة د

٧٧٢٦- يزيد ابن سنان ابن يزيد القزاز البصري أبو خالد نزيل مصر ثقة من الحادية عشرة مات سنة أربع وستين وله بضع وثمانون س

٧٧٢٧- يزيد ابن سنان ابن يزيد التميمي [الجزري] أبو فروة الرهاوي ضعيف

من كبار السابعة مات سنة خمس وخمسين وله ست وسبعون ت ق

[] يزيد ابن الشخير هو ابن عبد الله يأتي بخ

٧٧٢٨- يزيد ابن شريح الحضرمي الحمصي مقبول من الثالثة وروايته عن نعيم ابن همار مرسلة بخ د ت ق

٧٧٢٩- يزيد ابن شريك ابن طارق التيمي الكوفي ثقة يقال إنه أدرك الجاهلية من الثانية مات في خلافة عبد الملك ع

٧٧٣٠- يزيد ابن شيبان الأزدي صحابي له حديث ٤

٧٧٣١- يزيد ابن صالح ويقال صليح بالتصغير وهو أكثر الرحبي الحمصي مقبول من الثالثة د

٧٧٣٢- يزيد ابن صبح بضم المهملة وسكون الموحدة الأصبحي المصري مقبول من الثالثة د

٧٧٣٣- يزيد ابن صهيب الكوفي أبو عثمان المعروف بالفقير بفتح الفاء بعدها قاف قيل له ذلك لأنه كان يشكو فقار ظهره ثقة من الرابعة خ م د س ق

[] يزيد ابن ضبة في ابن مقسم

٧٧٣٤- يزيد ابن طلق مجهول من السادسة س ق

٧٧٣٥- يزيد ابن طهمان الرقاشي أبو المعتمر البصري نزيل الحيرة بالمهملة ثقة من السادسة د ق

٧٧٣٦- يزيد ابن عامر ابن الأسود العامري ثم السوائي بضم المهملة صحابي له حديث د

٧٧٣٧- يزيد ابن عبد الله ابن أسامة ابن الهاد الليثي أبو عبد الله المدني ثقة مكثر من الخامسة مات سنة تسع وثلاثين ع

٧٧٣٨- يزيد ابن عبد الله ابن خصيفة بمعجمة ثم مهملة ابن عبد الله ابن يزيد الكندي المدني وقد ينسب لجده ثقة من الخامسة ع

٧٧٣٩- يزيد ابن عبد الله ابن رزيق بتقديم الراء مصغر الشامي أبو عبد الله القرشي مقبول من العاشرة س

٧٧٤٠- يزيد ابن عبد الله ابن الشخير بكسر المعجمة وتشديد المعجمة العامري أبو العلاء البصري [وقد ينسب إلى جده] ثقة من الثانية مات سنة إحدى عشرة ومائة أو قبلها وكان مولده في خلافة عمر فوهم من زعم أن له رؤية ع

٧٧٤١- يزيد ابن عبد الله ابن قسيط بقاف ومهملتين مصغر ابن أسامة الليثي أبو عبد الله المدني الأعرج ثقة من الرابعة مات سنة اثنتين وعشرين وله تسعون سنة ع

٧٧٤٢- يزيد ابن عبد الله ابن يزيد ابن ميمون ابن مهران اليمامي نزيل مكة أبو محمد مقبول من صغار التاسعة ق

٧٧٤٣- يزيد ابن عبد الله الشيباني أبو عبد الله الكوفي ثقة من كبار السابعة ت ق

٧٧٤٤- يزيد ابن عبد الله المكي مجهول الحال من الثالثة ويقال اسمه زيد ق

٧٧٤٥- يزيد ابن عبد ربه الزبيدي بالضم أبو الفضل الحمصي المؤذن يقال له الجرجسي بجيمين مضمومتين بينهما راء ساكنة ثم مهملة ثقة من العاشرة مات سنه أربع وعشرين وله ست وخمسون سنة م د س ق

[] يزيد ابن عبد الرحمن ابن أذينة أبو كثير في الكنى

٧٧٤٦- يزيد ابن عبد الرحمن ابن الأسود الأودي بواو ساكنة بعدها مهملة أبو داود مقبول من الثالثة بخ ت ق

[] يزيد ابن عبد الرحمن ابن أبي سلامة أبو خالد في الكنى

٧٧٤٧- يزيد ابن عبد الرحمن ابن علي ابن شيبان الحنفي اليمامي مجهول من السابعة د

٧٧٤٨- يزيد ابن عبد الرحمن ابن أبي مالك [وقد ينسب إلى جده] الهمداني بالسكون الدمشقي القاضي صدوق ربما وهم من الرابعة مات سنة ثلاثين أو بعدها وله أكثر من سبعين سنة د س ق

٧٧٤٩- يزيد ابن عبد العزيز ابن سياه بكسر المهملة بعدها تحتانية [خفيفة] ساكنة الأسدي الحماني بكسر المهملة وتشديد الميم أبو عبد الله الكوفي ثقة من السابعة خ م د س

٧٧٥٠- يزيد ابن عبد العزيز الرعيني المصري مقبول من السادسة س

٧٧٥١- يزيد ابن عبد الملك ابن المغيرة ابن نوفل ابن الحارث الهاشمي النوفلي

ضعيف من السادسة ق

٧٧٥٢- يزيد ابن عبد بغير إضافة المزني الحجازي مجهول الحال من الثالثة ووهم من ذكره في الصحابة وإنما روى عن أبيه ق

٧٧٥٣- يزيد ابن عبيد أبو وجزة بفتح الواو وسكون الجيم بعدها زاي السعدي المدني الشاعر ثقة من الخامسة مات سنة ثلاثين ومائة د س

٧٧٥٤- يزيد ابن أبي عبيد الأسلمي مولى سلمة ابن الأكوع ثقة من الرابعة مات سنة بضع وأربعين ع

٧٧٥٥- يزيد ابن عبيدة بفتح العين ابن أبي المهاجر السكوني الدمشقي صدوق من كبار السابعة مد ق

٧٧٥٦- يزيد ابن عطاء ابن يزيد اليشكري ويقال غير ذلك في نسبه أبو خالد الواسطي البزاز سيد أبي عوانة لين الحديث من السابعة مات سنة سبع وسبعين عخ د

٧٧٥٧- يزيد ابن عطاء السكسكي أبو عطاء الشامي مقبول من السادسة تمييز

[] يزيد ابن عطارد أبو البزري في الكنى

[] يزيد ابن عمر أبو عبد الله التميمي في الكنى

٧٧٥٨- يزيد ابن عمرو المعافري المصري صدوق من الرابعة د ت ق

٧٧٥٩- يزيد ابن عميرة بفتح العين الحمصي الزبيدي أو الكندي وقيل غير ذلك ثقة من الثانية نزل الكوفة د ت س

٧٧٦٠- يزيد ابن عوف الشامي مجهول من السابعة ق

٧٧٦١- يزيد ابن عياض ابن جعدبة بضم الجيم والمهملة بينهما مهملة ساكنة الليثي أبو الحكم المدني نزيل البصرة وقد ينسب لجده كذبه مالك وغيره من السادسة ت ق

[] يزيد ابن غزوان في ابن نمران

٧٧٦٢- يزيد ابن فراس الحجازي مجهول من السابعة س

٧٧٦٣- يزيد ابن قبيس بموحدة ومهملة مصغر ابن سليمان الشامي ثقة من العاشرة د

٧٧٦٤- يزيد ابن قطيب بموحدة مصغر السكوني مقبول من السادسة د ت ق

[] يزيد ابن القعقاع أبو جعفر في الكنى

٧٧٦٥- يزيد ابن أبي كبشة السكسكي الدمشقي مقبول من الثالثة خ

٧٧٦٦- يزيد ابن كعب العوذي بفتح المهملة وسكون الواو البصري مجهول من السادسة د س

٧٧٦٧- يزيد ابن كيسان اليشكري أبو إسماعيل أو أبو منين بنونين مصغر الكوفي صدوق يخطىء من السادسة [أيضاً] بخ م ٤

٧٧٦٨- يزيد ابن كيسان أبو حفص مقبول من السادسة أيضا تمييز

[] يزيد ابن أبي مالك هو ابن عبد الرحمن

٧٧٦٩- يزيد ابن محمد ابن خثيم بمعجمة ومثلثة مصغر مقبول من السادسة ص

٧٧٧٠- يزيد ابن محمد ابن عبد الصمد ابن عبد الله الدمشقي أبو القاسم القرشي مولاهم صدوق من الحادية عشرة مات سنة سبع وسبعين وله تسع وسبعون سنة د س

٧٧٧١- يزيد ابن محمد ابن فضيل الرسعني أخو جعفر مقبول من الحادية عشرة س

٧٧٧٢- يزيد ابن محمد ابن قيس ابن مخرمة ابن المطلب القرشي المطلبي المدني نزيل مصر ثقة من السادسة خ د س

[] يزيد ابن مربع في زيد

٧٧٧٣- يزيد ابن مرثد أبو عثمان الهمداني الصنعاني من صنعاء دمشق ثقة من الثالثة وله مراسيل مد

٧٧٧٤- يزيد ابن مردانبه بنون ثم موحدة الكوفي أصله من أصبهان صدوق من الخامسة س

٧٧٧٥- يزيد ابن أبي مريم يقال اسم أبيه ثابت الأنصاري أبو عبد الله الدمشقي إمام الجامع لا بأس به من السادسة مات سنة أربعين أو بعدها خ ٤

[] يزيد ابن المطوس أبو المطوس في الكنى

٧٧٧٦- يزيد ابن معاوية النخعي الكوفي العابد ثقة من الثانية خ

٧٧٧٧- يزيد ابن معاوية ابن أبي سفيان الأموي أبو خالد ولي الخلافة سنة ستين

ومات [قبل المائة] سنة أربع [وستين] ولم يكمل الأربعين ليس بأهل أن يروى عنه من الثالثة مد

٧٧٧٨- يزيد ابن معاوية الكوفي أبو شيبة لا بأس به من الثامنة تمييز

٧٧٧٩- يزيد ابن معاوية البكائي بفتح الموحدة وتشديد الكاف وبالمد قيل له صحبة تمييز

٧٧٨٠- يزيد ابن المغلس ابن عبد الله الباهلي أبو خالد البصري لين الحديث من التاسعة فق

٧٧٨١- يزيد ابن المقدام ابن شريح الكوفي الحارثي صدوق أخطأ عبد الحق في تضعيفه من التاسعة [الخامسة] بخ د س ق

٧٧٨٢- يزيد ابن مقسم الثقفي مولاهم الطائفي ويعرف بابن ضبة وهي أمه مقبول من الخامسة ق [] يزيد ابن مكرز في أيوب ابن عبد الله [كذا قال، وليس له ذكر في ترجمة أيوب، ويزيد بن مكرز، من أهل الشام، مجهول، من الثالثة]

٧٧٨٣- يزيد ابن أبي منصور الأزدي أبو روح البصري لا بأس به من الخامسة ووهم من ذكره في الصحابة م ت

٧٧٨٤- يزيد ابن مهران الأسدي أبو خالد الخباز الكوفي صدوق من العاشرة مات سنة تسع وعشرين س

٧٧٨٥- يزيد ابن أبي نشبة بضم النون وسكون المعجمة السلمي مجهول من الخامسة د

٧٧٨٦- يزيد ابن نعامة الضبي أبو مودود البصري مقبول من الثالثة ولم يثبت أن له صحبة ت

٧٧٨٧- يزيد ابن نعيم ابن هزال الأسلمي مقبول من الخامسة وروايته عن جده مرسلة م د س

٧٧٨٨- يزيد ابن نمران بكسر النون وسكون الميم ابن يزيد المذحجي بفتح الميم وكسر الحاء المهملة بينهما ذال معجمة ساكنة ثم جيم ثقة عابد من الثالثة ويقال اسم أبيه غزوان د

[] يزيد ابن الهاد هو [ابن عبد الله] ابن أسامة تقدم

٧٧٨٩- يزيد ابن هارون ابن زاذان السلمي مولاهم أبو خالد الواسطي ثقة متقن عابد من التاسعة مات سنة ست ومائتين وقد قارب التسعين ع

٧٧٩٠- يزيد ابن هرمز المدني مولى بني ليث وهو غير يزيد الفارسي على الصحيح وهو والد عبد الله ثقة من الثالثة مات على رأس المائة م د ت س

٧٧٩١- يزيد ابن يزيد ابن جابر الأزدي الدمشقي ثقة فقيه من السادسة مات سنة أربع وثلاثين وقيل قبل ذلك م د ت ق

٧٧٩٢- يزيد ابن يزيد ابن جابر الرقي عن يزيد ابن الأصم قيل هو الذي قبله وقيل آخر من أهل الرقة مجهول من السابعة د

٧٧٩٣- يزيد ابن أبي يزيد الضبعي بضم المعجمة وفتح الموحدة بعدها مهملة مولاهم أبو الأزهر البصري يعرف بالرشك بكسر الراء وسكون المعجمة ثقة عابد

وهم من لينه من السادسة مات سنة ثلاثين وهو ابن مائة سنة ع

٧٧٩٤- يزيد ابن يوسف الرحبي بفتح الراء والمهملة بعدها موحدة الصنعاني صنعاء دمشق ضعيف من التاسعة ت

٧٧٩٥- يزيد ابن يوسف الفارسي مصري مجهول من السابعة مات سنة اثنتين وأربعين ومائة ل

[] يزيد الأعور هو ابن أبي أمية تقدم

[] يزيد الرشك هو ابن أبي يزيد تقدم

[] يزيد الرقاشي هو ابن أبان

[] يزيد الفقير هو ابن صهيب

[] يزيد النحوي هو ابن أبي سعيد تقدموا

٧٧٩٦- يزيد الفارسي البصري مقبول من الرابعة د ت س

٧٧٩٧- يزيد أبو مرة مولى عقيل ابن أبي طالب ويقال مولى أخته أم هانئ مدني [وقيل: اسمه عبد الرحمن] مشهور بكنيته ثقة من الثالثة ع

٧٧٩٨- يزيد مولى المنبعث بضم الميم وسكون النون وفتح الموحدة وكسر المهملة بعدها مثلثة مدني صدوق من الثالثة ع

٧٧٩٩- يزيد ذو مصر بكسر الميم وسكون المهملة المقرئي [المقرئ] بفتح الميم وسكون القاف وفتح الراء بعدها همزة الحمصي مقبول من الثالثة د

الأعلام

خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى: ١٣٩٦هـ)

الناشر: دار العلم للملايين الطبعة: الخامسة عشر - أيار / مايو ٢٠٠٢ م

(١) يَزِيد بن أُسَيْد

(٠٠٠ - بعد ١٦٢ هـ = ٠٠٠ - بعد ٧٧٩ م)

يزيد بن أسيد بن زافر بن أسماء السلمي، من بني بهثة بن سليم بن منصور: وال، من رجال الدولة العباسية. كانت أمه نصرانية. ولي أرمينية للمنصور ولوالده المهدي. وغزا الروم سنة ١٥٨ واستولى على حصون من ناحية قاليقلا (سنة ١٦٢) . وهو المعروف بيزيد سُليم، الّذي تداول الناس فيه وفي يزيد بن حاتم، قول ربيعة الرقي:

" لشتان ما بين اليزيدين في الندى: ... يزيد سليم، والأغر ابن حاتم "

وكان ربيعة قد ذهب إليه، واستقلّ ما أعطاه، وذهب إلى يزيد بن حاتم الأزدي (والي إفريقية) فلقي منه كرما بالغا، فجعل " اليزيدين " مضرب المثل .

(٢) هَبَنَّقَة

(٠٠٠ - ٠٠٠ = ٠٠٠ - ٠٠٠)

يزيد بن ثروان القيسي، من قيس ابن ثعلبة، أبوثروان، المعروف بهبنقة، ويلقب بذي الودعات: مضرب المثل في الغفلة، يقال: أحمق من هبنقة! وهو جاهلي.

يذكرون من خبره أنه كان يجعل في عنقه قلادة من ودع وخزف وعظم، وسئل عنها فقال: لأعرف بها نفسي! فسرقها أخ له وتقلدها، فلما رآه قال: إن كنت أنت أنا، فمن أنا؟ قال شاعر:

" عش بجدّ وكن هنبقة، يرض ... بك الناس قاضيا حكما! "

وقال ابن زيدون، في رسالته التهكمية: " وهنبقة مستوجب لاسم العقل إذا أضيف إليك! " وفي قصيدة للفرزدق:

" فلو كان ذو الودْع ابن ثروان لالتوت ... به كفه، أعني يزيد الهبنقا " .

(٣) يَزِيد بن أَنَس

(٠٠٠ - ٦٦ هـ = ٠٠٠ - ٦٨٦ م)

يزيد بن أنس المالكي الأسدي، من أسد بن خزيمة: قائد، من الشجعان، من أصحاب المختار الثقفي. خرج معه على بني أمية مطالبا بدم الحسين، فكان من قادة جيشه. ووجه المختار على رأس ثلاثة آلاف، من الكوفة، لدخول الموصل، وفيها عبيد الله بن زياد، فسار إلى المدائن فأرض جوخى والراذانات فأرض الموصل، ونزل ببافكي (قرب الخازر) وعلم ابن زياد بخبره، فأرسل لقتاله فيلقين، كل منهما ثلاثة آلاف. وعلى الأول ربيعة بن مخارق الغنوي، وعلى الثاني عبد الله بن جملة الخثعميّ. وتقدم ربيعة يوما، فانهزم من معه بعد معركة، وقتل، وأقبل الخثعميّ فقتل أيضا، وتفرق رجاله. وكان " يزيد " في حال إعياء شديد، من مرض حل به، فأوصى بمن يخلفه إن مات. وشهد المعركة الأولى وهو على حمار، يمسكه بعض الرجال، وشهد الثانية وهو في قلب جيشه، على سرير. وسقط ميتا في المساء،

بعد الظفر في الحربين .

(٤) يَزِيد بن الجَدْعاء

(٠٠٠ - نحو ٧٥ هـ = ٠٠٠ - نحو ٦٩٥ م)

يزيد بن الجدعاء العجليّ: شاعر، من أهل البادية. كان حيا أيام فتنة عبد الله بن الزبير.

وهو القائل في عوف ابن القعقاع، يعيره بهروبه من معركة: " وقد قال عوف:

شمت بالأمس بارقا ... فلله عوف! كيف ظل يشيم "

" ونجاه من قتل الوقيط مقلِّص ... يعض على فأس اللجام أزوم "

والوقيط كأمير: يوم من أيام العرب، كان في الإسلام، بين بني تميم وبكر ابن وائل. والمقلص، كمحدث: من صفات الخيل، يقال: فرس مقلص، أي طويل القوائم منضمّ البطن. والأزوم، الشديد العض.

(٥) يَزِيد بن حَاتِم

(٠٠٠ - ١٧٠ هـ = ٠٠٠ - ٧٨٧ م)

يزيد بن حاتم بن قبيصة بن المهلب ابن أبي صفرة الأزدي، أبو خالد: أمير، من القادة الشجعان في العصر العباسي. ولي الديار المصرية سنة ١٤٤ هـ للمنصور، فمكث سبع سنين وأربعة أشهر، وصرفه المنصور سنة ١٥٢ ثم ولاه إفريقية سنة ١٥٤ فتوجه إليها وقاتل الخوارج واستقر واليا بها خمس عشرة سنة وثلاثة أشهر، قضى في خلالها على كثير من فتن البربر وغيرهم.

وتوفي بالقيروان. وكان جوادا ممدوحا شديد الشبه بجده " المهلب " في الدهاء والشجاعة.

وهو الّذي يقول فيه ربيعة الرقي:

" لشتان ما بين اليزيدين في الندى ... يزيد سليم، والأغر ابن حاتم "

وقد سبق الكلام قريبا على هذا البيت في ترجمة " يزيد بن أسيد " السلمي.

(٦) يَزِيد بن الحارِث

(٠٠٠ - ٦٨ هـ = ٠٠٠ - ٦٨٨ م)

يزيد بن الحارث بن رويم الشيبانيّ: قائد، من الأمراء. له شعر. أدرك عصر النبوة، وأسلم على يد عليّ. وشهد اليمامة، وقال فيها:

" تدور رحانا حول راية عامر ... يراقبنا بالأبطح المتلاحق "

" يلوذ بنا ركنا معد، ويتقي ... بنا غمرات الموت أهل المشارق "

ونزل البصرة. ثم كان أميرا على " الري " قصبة بلاد الجبال، ويسميها الإفرنج Rages ولما استباح الخوارج ما بين أصفهان والأهواز، يقتلون وينهبون، قصدوا الري، فقاتلهم يزيد.

ورأى كثرتهم، فدخل المدينة، فحاصروه، وطال عليه الحصار، فخرج إليهم، فقاتلوه. وكان معه ابن له اسمه حوشب (ولي الشرطة لعلي بن أبي طالب، ثم للحجاج) ففر حوشب. وانقلب أهل الري على يزيد، فأعانوا الخوارج (كما يقول ابن الأثير) وانتهت المعركة بقتل يزيد. وفي " حوشب " يقول الشاعر، من أبيات:

" دعاه يزيد والرماح شوارع ... فلم يستجب، بل راغ روغة ثعلب "

وللأخطل، من قصيدة:

"تَواكلني بنو العلات منهم ... وغالت مالكا ويزيد غول "

قال المرزباني: " يريد مالك بن مسمع، ويزيد بن رويم الشيباني " قلت: سماه " ابن رويم " نسبة إلى جده، والمصادر متفقة على أنه " ابن الحارث بن رويم " وهناك " يزيد بن رويم " جاهلي، سيأتي.

(٧) يَزِيد بن حَرْب

(٠٠٠ - ٠٠٠ = ٠٠٠ - ٠٠٠)

يزيد بن حرب بن عُلَة، من مذحج، من كهلان: جدّ جاهلي. كان له سبعة بنين، هم: صُداء (بطن ضخم) ومنبه، والحارث، وغليّ (بكسر الغين واللام) وسيحان، وهفان، وشمران. ويقال لأبناء منبه ومن بعده " جَنْب " لأنهم تجنبوا بني عمهم صداء. وكانت بطون " جنب " من أنصار الصليحي في زبيد.

(٨) يزيد بن الحُصَيْن

(٠٠٠ - ١٠٣ هـ = ٠٠٠ - ٧٢١ م)

يزيد بن الحصين بن نمير بن نائل ابن لبيد السكونيّ، من بني السكون، من كندة: أمير، من أشراف العصر المرواني. من أهل حمص. ولاه يزيد ابن معاوية إمرتها. وتوفي بها.

نعته الحجاج بسيد الشام. وهو من التابعين، روى عن معاذ بن جبل. وروى عنه

غير واحد.

وأورد ابن حبيب (في أسماء المغتالين من الأشراف) قصة من مخترعات الرواة، زعم بها أن الحجاج ابن يوسف الثقفي أمير العراق، تكهن له راهب بأن سيحل محله في الإمارة رجل اسمه " يزيد " فذهب ظنه إلى يزيد بن الحصين، فأرسل من دس له السم، فقتله! .

(٩) يَزِيد بن الحَكَم

(٠٠٠ – نحو ١٠٥ هـ = ٠٠٠ – نحو ٧٢٣ م)

يزيد بن الحكم بن أبي العاص بن بشر بن عبد بن دهمان الثقفي: شاعر عالي الطبقة، من أعيان العصر الأموي. من أهل الطائف. سكن البصرة. وولاه الحجاج كورة فارس، ثم عزله قبل أن يذهب إليها، فانصرف إلى " سليمان ابن عبد الملك " فأجرى له ما يعدل عمالة فارس. وقُطع عنه ذلك بعد " سليمان " فلما صار الأمر إلى " يزيد " ابن عبد الملك " وثار " يزيد بن المهلب " خالعا ابن عبد الملك، كتب إليه ابن الحكم:

" أبا خالد، قد هجت حربا مريرة ... وقد شمرت حرب عوان، فشمر "

" فإن بني مروان قد زال ملكهم ... وإن كنت لم تشعر بذلك فاشعر "

" ومت ماجدا، أو عش كريما، فإن تمت ... وسيفك مشهور بكفك، تعذر "

وكان أبيَّ النفس، شريفها، من حكماء الشعراء.

وهو صاحب القصيدة التي منها:

" وما المال والأهلون إلا ودائع ... ولا بد يوما أن ترد الودائع "

والقصيدة المتداولة التى أولها: يابدر، والأمثال يضربها لذي اللب الحكيمُ ومن مختارها: والناس مبتنيان، محمود البناية أو ذميم إن الأمور، دقيقها مما يهيج له العظيم والبغي يصرع أهله والظلم مرتعه وخيم أورد منها أبو تمام (في الحماسة) ثلاثة وعشرين بيتا.

(١٠) يَزِيد بن حِمار

(... - ... = ... - ...)

يزيد بن حمار السكونيّ: من فرسان الجاهلية. شهد حرب " ذي قار " وكان حليفا لبني شيبان.

وقام بحركة " عسكرية " كانت من أسباب هزيمة الفرس.

(١١) يَزِيد المكسِّر

(... - ... = ... - ...)

يزيد بن حنظلة بن ثعلبة ين سيار العجليّ، الملقب بالمكسر: راجز جاهلي، من الفرسان.

كان مع أبيه في حرب " ذي قار " ولما ارتجز أبوه:

" يا قوم طيبوا بالقتال نفسا ... أجدر يوم أن تفلوا الفرسا "

تقدم " يزيد " وارتجز:

" من فر منكم فر عن حريمه ... وجاره، وفر عن نديمه "

" أنا ابن سيار، على شكيمه ... إن الشراك قدّ من أديمه "

" وكلهم يجري على قديمه ... من قارح الهجنة أو صميمه "

وهو الّذي قتل " الأضجم الضراري " قبل التحام العرب بالفرس في تلك الحرب.

(١٢) يَزِيدُ حَوْرَاء

(٠٠٠ - نحو ١٨٥ هـ = ٠٠٠ - نحو ٨٠١ م)

يزيد حوراء، من الموالي، كنيته أبو خالد: مغن من طبقة إبراهيم الموصلي. ولد ونشأ بالمدينة.

ورحل إلى العراق، فاتصل بالمهديّ العباسي، وعاش زمنا من أيام الرشيد. وكان الرشيد يسر منه. ومرض فبعث إليه الرشيد خادمه مسرورا يعوده. وكان صديقا ل أبي العتاهية، وله غناء ببعض شعره. مات ببغداد .

(١٣) أَعْشى عَوْف

(٠٠٠ - ٠٠٠ = ٠٠٠ - ٠٠٠)

يزيد بن خالد (أو خليد) بن مالك ابن فروة بن قيس، من بني عوف بن همّام، من ذهل بن شيبان: شاعر. يعرف بأعشى عوف. كان عبد الملك ابن مروان يتمثل بقوله:

" إن كنت تبغي العلم أو أهله ... أو شاهدا يخبر عن غائب "

" فاعتبر الأرض بأسمائها ... واختبر الصاحب بالصاحب ".

(١٤) يزيد بن خالد

(٠٠٠ - ١٢٧ هـ = ٠٠٠ - ٧٤٤ م)

يزيد بن خالد بن عبد الله بن يزيد ابن أسد القسري البجلي: أمير. كان مع أبيه في العراق. وقتل أبوه، فانتقل إلى غوطة دمشق، فأقام إلى أن ولي الخلافة مروان بن محمد بن مروان، وانتقض أهل الغوطة، فنادوا به أميرا عليهم، وهاجموا دمشق فحصروها، فأقبل عليهم جمع لمروان من حمص، وخرج لقتالهم من في دمشق، فانهزموا. وأخذ يزيد فقتل وصلب على باب الفراديس بدمشق، وبعث برأسه إلى مروان وهو يومئذ بحمص .

(١٥) يَزِيد بن خَذَّاق

(... - ... = ... - ...)

يزيد بن خذاق الشني العبديّ، من بني عبد القيس: شاعر جاهلي. كان معاصرا لعمرو بن هند.

من شعره أبيات أولها:

" هل للفتى من بنات الدهر من واق ... أم هل له من حِمام الموت من راق؟ "

قال أبو عَمْرو بن العلاء: هي أول شعر قيل في ذم الدنيا.

(١٦) ابن أَبي مُسْلِم

(... - ١٠٢ هـ = ... - ٧٢٠ م)

يزيد بن دينار الثقفي، أبو العلاء: وال من الدهاة في العصر الأموي. كان من موالي ثقيف، وجعله الحجاج كاتبا له، فظهرت مزاياه، فلما احتضر الحجاج استخلفه على الخراج بالعراق، وأقره الوليد بن عبد الملك بعد موت الحجاج (سنة ٩٥ هـ ولما مات الوليد وتولى أخوه سليمان (سنة ٩٦) عزل صاحب الترجمة،

وطلبه، فجاءه إلى الشام، فحادثه سليمان، فأعجبه عقله ومنطقه، فاستبقاه عنده.

ثم ولي إمارة إفريقية (سنة ١٠١) فانتقل إليها، فائتمر به جماعة من أهلها، فقتلوه. واتهم بقتله عبد الله بن موسى بن نصير، فقتله نشر بن صفوان الكلبي وبعث برأسه إلى يزيد بن عبد الملك، فنصب في الشام. وأبو مسلم كنية أبيه .

(١٧) يزيد بن رُومان

(٠٠٠ – ١٣٠ هـ = ٠٠٠ – ٧٤٧ م)

يزيد بن رومان الأسدي، أبو روح، مولى آل الزبير بين العوام: عالم بالمغازي، ثقة. من أهل المدينة. ووفاته بها. حديثه في الكتب الستة.

(١٨) يَزِيد بن رُوَيْم

(٠٠٠ – نحو ١٠ ق هـ = ٠٠٠ – نحو ٦١٣ م)

يزيد بن رويم بن عبد الله بن سعد ابن مرة بن ذهل بن شيبان: من فرسان بني شيبان في الجاهلية. ويقال: هو الّذي قتل " السُّلَيْك بن السُّلَكَة ".

(١٩) يزيد بن زُرَيْع

(١٠١ – ١٨٢ هـ = ٧٢٠ – ٧٩٨ م)

يزيد بن زريع، أبو معاوية البصري العيشي: محدث البصرة في عصره. قال أحمد بن حنبل: كان ريحانة البصرة، ما أتقنه وما أحفظه! وقال ابن سعد: كان ثقة حجة كثير الحديث. وكان أبوه والي الأبلة.

(٢٠) يزيد بن زَمْعَة

(٠٠٠ – ٨؟ هـ = ٠٠٠ – ٦٣٠ م)

يزيد بن زمعة بن أبي حبيش الأسود ابن المطلب الأسدي القرشي: صحابي، كان أحد من انتهت إليهم رياسة قريش في الجاهلية، لا يجمعون على أمر إلا عرضوه عليه. ثم كان من السابقين إلى الإسلام (في رواية ابن الكلبي) وهاجر إلى الحبشة. واستشهد يوم حنين أو يوم الطائف.

(٢١) ابن مُفَرِّغ

(٠٠٠ - ٦٩ هـ = ٠٠٠ - ٦٨٨ م)

يزيد بن زياد بن ربيعة الملقب بمفرغ، الحميري، أبو عثمان: شاعر غزل، هو الّذي وضع " سيرة تبّع وأشعاره "كان من أهل تبالة (قرية بالحجاز مما يلي اليمن) واستقر بالبصرة. وكان هجّاء مقذعا، وله مديح. ونظمه سائر. وهو صاحب البيت الشائع، من قصيدة أوردها المرصفي:

" العبد يقرع بالعصا ... والحر تكفيه الملامة "

وفد على " مروان بن الحكم " فأكرمه. وصحب عبّاد بن زياد بن أبيه، فأخذه معه إلى سجستان، وقد ولي عباد إمارتها، فأقام عنده زمنا. ولم يظفر بخبره، فهجاه. وسجنه عباد، مدة، ثم رقَّ له وأخرجه، فأتى البصرة. وانتقل إلى الشام. وجعل يتنقل، ويهجو عبادا وأباه وأهله، فقبض عليه عبيد الله بن زياد (في البصرة) وحبسه، وأراد أن يقتله، فلم يأذن له معاوية، وقال: أدبه. فقيل: إنه أمر به، فسقي مسهلا، وأركب حمارا، وطيف به في أسواق البصرة، واتسخ ثوبه من المسهل، فقال:

" يغسل الماء ما صنعتَ، وشعري ... راسخ منك في العظام البوالي! "

وقيل: كان ابن مفرغ يكتب هجاءه لعباد على الجدران، فلما ظفر به عبيد الله ألزمه محوه بأظفاره. وطال سجنه، فكلم فيه بعض الناس معاوية، فوجه بريدا إلى البصرة بإخراجه، فأطلق.

وسكن الكوفة إلى أن مات. وأخباره كثيرة. وورد اسمه في كثير من المصادر " يزيد ابن ربيعة " وفي بعضها " يزيد بن مفرغ " واخترت ما ابتدأ به ابن خلكان ترجمته. ولداود سلوم " شعر يزيد بن مفرغ الحميري – ط " .

(٢٢) ابن الطَّثْرِيَّة

(٠٠٠ – ١٢٦ هـ = ٠٠٠ – ٧٤٤ م)

يزيد بن سلمة بن سمرة، ابن الطثرية، من بني قشير بن كعب، من عامر بن صعصعة: شاعر مطبوع. من شعراء بني أمية، مقدم عندهم، وله شرف وقدر في قومه بني قشير. كنيته " أبوالمكشوح " ونسبته إلى أمه من بني " طثر " من عنز بن وائل. وفي اسم أبيه خلاف. كان حسن الشعر، حلو الحديث، شريفا، متلافا للمال، صاحب غزل وظرف وشجاعة وفصاحة.

جمع علي بن عبد الله الطوسي، ما تفرق من شعره في " ديوان " وكذلك صنع أبو الفرج الأصبهاني، صاحب الأغاني. وفي حماسة أبي تمام، وحماسة ابن الشجري مختارات بديعة من شعره. وهو صاحب القصيدة التي منها:

" فديتك! أعدائي كثير، وشقتي ... بعيد، وأشياعي لديك قليل "

" وكنت إذا ما جئت، جئت بعلة، ... فأفنيت علاتي، فكيف أقول؟ "

" فما كل يوم لي بأرضك حاجة ... ولا كل يوم لي إليك رسول "

قتله بنو حنيفة، في موقعة له معهم يوم الفلج (بفتح الفاء واللام) من نواحي اليمامة. وعدَّه " ابن حبيب " ممن قتل غيلة، لأنه بينما كان يقاتل علقت جبته بعرق من الشجر، فعثر، فضربه الحنفيون حتى قتلوه

(٢٣) يزيد بن سنان

(... - ... = ... - ...)

يزيد بن سنان بن أبي حارثة المري: فارس، من السادات في الجاهلية. كان رئيس بني " مرة ابن عوف " في حربهم مع بني " تيم بن عبد مناة " وحلفائهم من عديّ وعكل، وظفر بهم يزيد، وأخذ سبيا كثيرا. وهو أخو " هرم بن سنان " ممدوح زهير بن أبي سلمى.

(٢٤) يَزِيد بن أَبي حَبِيب

(٥٣ - ١٢٨ هـ = ٦٧٣ - ٧٤٥ م)

يزيد بن سويد الأزدي بالولاء، المصري، أبو رجاء: مفتي أهل مصر في صدر الإسلام، وأول من أظهر علوم الدين والفقه بها.

قال الليث: يزيد عالمنا وسيدنا. كان نوبيا أسود. أصله من دنقلة. وفي ولائه للأزد، ونسبته إليهم، أقوال. وكان حجة حافظا للحديث.

(٢٥) الرُّهاوي

(... - ٥٨ هـ = ... - ٦٧٨ م)

يزيد بن شجرة الرهاوي: أمير، حازم شجاع. من أصحاب معاوية. سيّره معاوية إلى مكة في ثلاثة آلاف فارس، فدخلها وخطب بها. وأراد أن يقيم الحج فنازعه قثم بن عباس، وكان من جهة عليّ، فاصطلحا على أن يقيم الموسم حاجب الكعبة. ثم عاد إلى الشام، فكان يغزو الثغور ويشهد الفتوح إلى أن قتل في إحدى غزواته. نسبته إلى الرها، أو رهاوة (كلاهما بفتح الراء) قبيلة من العرب، أما المدينة المشهورة فبضم الراء.

(٢٦) يَزِيد بن أبي سُفْيَان

(٠٠٠ – ١٨ هـ = ٠٠٠ – ٦٣٩ م)

يزيد بن صخر (أبي سفيان) بن حرب، الأموي، أبو خالد: أمير، صحابي، من رجالات بني أمية شجاعة وحزما. أسلم يوم فتح مكة، واستعمله النبي صلّى الله عليه وسلّم على صدقات بني فراس، وكانوا أخواله. ثم استعمله أبو بكر على جيش، وسيره إلى الشام، وخرج معه يشيعه راجلا.

ولما استخلف عمر، ولاه فلسطين. ثم ولي دمشق وخراجها. وافتتح قيسارية. وهو أخو معاوية الخليفة.

له وقائع كثيرة وأثر محمود في فتوح البلاد الشامية. توفي في دمشق بالطاعون، وهو على الولاية .

(٢٧) يَزِيد الفَصِيح

(٠٠٠ – نحو ٣٢٠ هـ = ٠٠٠ – نحو ٩٣٢ م)

يزيد بن طلحة العبسيّ، أبو خالد: كاتب بليغ، له شعر. من أهل إشبيلية. كان

أستاذا في علم العربية واللغة، من فصحاء الخطباء. أورد أَبُو بَكْر الزُّبَيْدي قطعة من نثره كتب بها إلى أهل " قرمونة " يحضهم على الطاعة، وأبيات جيدة من شعره، آخرها:

" تفضلَ بالفضل الّذي هو أهله ... وأدرك ماء الوجه من قبل أن يجري "

وكان يعرف بيزيد الفصيح .

(٢٨) أَبُو زِيَاد

(٠٠٠ - نحو ٢٠٠ هـ = ٠٠٠ - نحو ٨١٥ م)

يزيد بن عبد الله بن الحر بن همام الكلابي، من بني ربيعة: عالم بالأدب، له شعر جيد.

كان من سكان بادية العراق. وحل بأرضه قحط، فدخل بغداد في أيام المهدي العباسي، ونزل قطيعة " العباس بن محمد " فأقام بها نحو أربعين سنة، ومات فيها. من شعره:

" له نار، تشب على يفاع ... إذا النيران ألبست القناعا "

" ولم يك أكثر الفتيان مالا ... ولكن كان أرحبهم ذراعا "

وهو صاحب كتاب " النوادر " قال البغدادي: كبير، فيه فوائد كثيرة، وكتاب " الفروق " و " الإبل " و " خلق الإنسان " .

(٢٩) يَزِيد بن عبد الله

(٠٠٠ - بعد ٢٥٥ هـ = ٠٠٠ - بعد ٨٦٩ م)

يزيد بن عبد الله بن دينار، أبو خالد: من ولاة العباسيين وقوادهم. تركي الأصل، من الموالي. ولي الإمارة بمصر سنة ٢٤٢ هـ للمنتصر العباسي، فقدم إليها من بغداد، ومهد أمورها. وفي أيامه بُنى " مقياس النيل " بالجزيرة المعروفة بالروضة، وأبطل النداء على الجنائز، ومنع الرهان على سباق الخيل. وأصيب العلويون منه بضيق شديد. واستمر عشر سنين و ٧ أشهر وأياما. وعزل في أيام المعتز ابن المتوكل (سنة ٢٥٣) وعاد إلى العراق سنة ٢٥٥.

(٣٠) ابن أَبِي خالدِ

(٠٠٠ - ٦١٢ هـ = ٠٠٠ - ١٢١٥ م)

يزيد بن عبد الله بن أبي خالد اللخمي، أبو عمرو: كاتب أندلسي، له شعر جيد. من أهل إشبيلية، ووفاته بها. قال ابن الأبار: وإلى سلفه يُنسب " المعقل " المعروف بحجر أبي خالد.

(٣١) يزيد بن عبد المَدَان

(٠٠٠ - بعد ١٠ هـ = ٠٠٠ - بعد ٦٣١ م)

يزيد بن عبد المدان بن الديان بن قطن، من بني الحارث بن كعب، من مذحج: شاعر، من أشراف اليمن وشجعانها في الجاهلية. وفد على بني جفنة (أمراء بادية الشام) فأكرمه الحارث الجفني وأعزه وأجلسه معه على سريره وسقاه بيده.

وعاد إلى اليمن، فأقام بنجران إلى أن كان يوم كلاب الثاني (من أيام العرب المشهورة قبيل الإسلام) فكان ممن شهده. وانفرد أبو الفرج " في الأغاني " بذكر " مقتل " الأربعة الذين حضروه، واسم كل منهم " يزيد " وهم: ابن عَبْد المِدَان،

وابن هوبر، وابن المأمور، وابن المخرم. وليس في المصادر الأخرى أنهم قتلوا. على أن مؤرخي العصر النبوي، وفي مقدمتهم ابن إسحاق (المتوفى سنة ١٥١ هـ يتناقلون اسمه في جملة الوفد الّذي قدم مع خالد بن الوليد، من اليمن، إلى رسول الله صلّى الله عليه وسلم سنة ١٠ هـ وكان بنو عبد المدان مضرب المثل في الشرف، قال أحد الشعراء:

" تلوث عمامة، وتجرّ رمحا ... كأنك من بني عبد المدان! ".

(٣٢) يَزِيد بن عبد الملِك

(٧١ - ١٠٥ هـ = ٦٩٠ - ٧٢٤ م)

يزيد بن عبد الملك بن مروان، أبو خالد: من ملوك الدولة الأموية في الشام. ولد في دمشق، وولي الخلافة بعد وفاة عمر بن عبد العزيز (سنة ١٠١ هـ بعهد من أخيه سليمان بن عبد الملك.

وكانت في أيامه غزوات أعظمها حرب الجراح الحكمي مع الترك وانتصاره عليهم. وخرج عليه يزيد بن المهلب، بالبصرة، فوجه إليه أخاه مسلمة فقتله. وكان أبيض جسيما مدوَّر الوجه، مليحه، فيه مروءة كاملة، مع إفراط في الانصراف إلى اللذات. ومات في إربد (من بلاد الأردن) أو الجولان، بعد موت " قينة " له اسمها " حبابة " بأيام يسيرة، وحمل على أعناق الرجال إلى دمشق، فدفن فيها. وكان لحبابة، هذه، أثر في أحكام التولية والعزل، على عهده. ونقل الديار بكرى (في تاريخ الخميس) أنه: " مات عشقا " قال: " ولا يعلم خليفة مات عشقا غيره " وكان يلقب ب " القادر بصنع الله " ونقش خاتمة: " فني الشباب يا يزيد! " وربما

قيل له " يزيد بن عاتكة " نسبة إلى أمه عاتكة بنت يزيد بن معاوية. ونقل اليافعي أنه لما استخلف قال: سيروا بسيرة عمر بن عبد العزيز، فأتوه بأربعين شيخا شهدوا له أن الخلفاء لا حساب عليهم ولا عذاب! وكانت مدة خلافته أربع سنين وشهرا.

(٣٣) أَبُو وَجْزَة

(٠٠٠ – ١٣٠ هـ = ٠٠٠ – ٧٤٧ م)

يزيد بن عبيد السلمي السعدي، أبو وجزة: شاعر محدث مقرئ من التابعين. أصله من بني سُليم.

نشأ في بني سعد بن بكر بن هوازن فنسب إليهم. وسكن المدينة، فانقطع إلى آل الزبير، ومات بها.

(٣٤) ابن هُبَيْرَة

(٨٧ – ١٣٢ هـ = ٧٠٦ – ٧٥٠ م)

يزيد بن عمر بن هبيرة، أبو خالد، من بني فزارة: أمير، قائد، من ولاة الدولة الأموية. أصله من الشام ولي قنسرين للوليد بن يزيد. ثم جمعت له ولاية العراقين (البصرة والكوفة) سنة ١٢٨ هـ في أيام مروان بن محمد.

واستفحل أمر الدعوة العباسية في زمن إمارته، فقاتل أشياعها مدة. وتغلبت جيوش خراسان على جيوشه، فرحل إلى واسط وتحصن بها، فوجه السفاح أخاه المنصور لحربه، فمكث المنصور زمنا بواسط يقاتله، حتى أعياه أمره، فكتب إليه بالأمان والصلح. وأمضى السفاح الكتاب. وكان بنو أمية قد انقضى أمرهم، فرضي ابن هبيرة وأطاع. وأقام بواسط وعمل أبو مسلم الخراساني على الإيقاع به، فنقض

السفاح عهده له، وبعث إليه من قتله بقصر " واسط " في خبر طويل فاجع.

وكان خطيبا شجاعا، ضخم الهامة، طويلا جسيما.

(٣٥) ابن الصَّعِق

(... - ... = ... - ...)

يزيد بن عمرو بن خويلد (الصعق) ابن نفيل بن عمرو الكلابي: فارس جاهلي، من الشعراء.

له أخبار. استنجده " مرداس بن أبي عامر " على جماعة من كلاب سلبوه مئة ناقة، فركب، حتى أخذ الإبل وردها عليه، فقال فيه مرداس، من أبيات:

" يزيد بن عمرو خير من شد ناقة ... بأقتادها، إذا الرياح تصرصر "

وشُج رأسه يوم " ذي نجب " وأسر، فأشار إلى ذلك " جرير " أكثر من مرة، قال:

" ونحن صدعنا هامة ابن خويلد ... يزيد، وضرجنا عبيدة بالدم "

ومن شعر يزيد:

:ألا أبلغ لديك بني تميم ... بآية ما يحبون الطعاما! "

وكان أعرج، طعنه " العمرد " فأعرجه. ومما يقال في تلقيب جده بالصعق: أنه اتخذ طعاما لقومه في الموسم بعكاظ، فهبت ريح ألقت فيه التراب، فلعنها، فأصابته " صاعقة " فمات! .

(٣٦) يزيد بن عمرو

(... - نحو ١٥ ق هـ = ... - نحو ٦٠٨ م)

يزيد بن عمرو الغساني: أحد ملوك غسان في مشارف الشام. كان معاصرا للنعمان بن المنذر ملك الحيرة. تروى عنه أخبار، منها أن الحارث ابن ظالم المري، نحر له " لقحة " في أرض تدعى " الخربة "، فكان ذلك سبب قتل الحارث (نحو سنة ٢٢ ق هـ.

(٣٧) ابن حَبْناء

(٠٠٠ - نحو ٩٠ هـ = ٠٠٠ - نحو ٧١٠ م)

يزيد بن عمرو بن ربيعة، من بني زيد مناة، الحنظليّ التميمي: من شعراء العصر الأموي.

كان له أخوان، هما: صخر، والمغيرة، وكلاهما شاعر أيضا، فربما اختلط على الرواة شعر أحدهم بشعر الآخر. وكان يزيد (صاحب الترجمة) قد خرج مع " الأزارقة " ومن شعره قصيدة مطلعها: " دعي اللوم، إن العيش ليس بدائم " و " حبناء " اسم أمه، نسب إليها، أو لقب غلب على أبيه.

(٣٨) أبو جعفر القارئ

(٠٠٠ - ١٣٢ هـ = ٠٠٠ - ٧٥٠ م)

يزيد بن القعقاع المخزومي بالولاء، المدني، أبو جعفر: أحد القراء " العشرة " من التابعين.

وكان إمام أهل المدينة في القراءة وعُرف بالقارئ. وكان من المفتين المجتهدين. توفي في المدينة .

(٣٩) يَزِيد بن قُنَافَة

(٠٠٠ - ٠٠٠ = ٠٠٠ - ٠٠٠)

يزيد بن قنافة بن عبد شمس العدوي، من بني عدي بن أخزم، من ثعل بن عمرو ابن الغوث: شاعر جاهلي. كان معاصرا لحاتم الطائي. وله أبيات في هجائه، أولها:

" لعمري وما عمري علي بهين ... لبئس الفتى المدعو بالليل: حاتم "

قال المرزوقي: ذكر الليل، لشدة الهول فيه.

(٤٠) الأَرْحَبي

(٠٠٠ - ٣٧ هـ = ٠٠٠ - ٦٥٧ م)

يزيد بن قيس بن تمام بن حاجب الأرحبي، من بني صعب بن دومان، من همدان: وال، من الرؤساء الكبار في اليمانيين. أدرك النبي صلّى الله عليه وسلم وسكن الكوفة. ولما ثار أهلها على سَعِيد بن العاص، أميرهم من قبل عثمان، وتوجه سعيد إلى المدينة، اجتمع قراء الكوفة فأقاموا صاحب الترجمة أميرا عليها. ثم كان مع علي في حروبه. وولي شرطته.

ولما دخل عليّ الكوفة، قادما من البصرة ولاه أصبهان والري وهمذان. وهو الّذي عناه القائل، اسمه ثمامة، يخاطب معاوية:

" معاوي إن لا تسرع السير نحونا ... فبايع عليا أو يزيد اليمانيا "

وكان من الخطباء الفصحاء الشجعان. وهو القائل لعليّ في أوائل حروب " صفين

": " إن أخا الحرب ليس بالسؤوم ولا النؤوم، ولا من إذا أمكنته الفرصة أجّلها واستشار فيها " ولما تهادن علي ومعاوية في صفين، واختلفت الرسل فيما بينهما، رجاء الصلح، كان الأرحبي من رسل علي. وله خطبة في التحريض على القتال بصفين، يقول فيها: " إن هؤلاء القوم والله، ما إن يقاتلونا على إقامة دين رأونا ضيعناه، ولا إحياء عدل رأونا أمتناه، ولن يقاتلونا إلا على إقامة الدنيا، ليكونوا جبابرة فيها ملوكا ". وقتل في صفين.

(٤١) يَزِيد بن كَبْشَة

(٠٠٠ – بعد ٨٣ ق هـ = ٠٠٠ – بعد ٥٤٢ م)

يزيد بن كبشة: زعيم يماني جاهلي. أظهرت الآثار المكتشفة في اليمن نصوصا يستفاد منها أنه كان في عصر " أبرهة " الحبشي، وأن أبرهة أنابه عنه في حكم بعض القبائل، فقام بثورة كبيرة انضم إليه فيها أقيال " سبإ " وفي جملتهم القيل معد يكرب بن سميفع. ووجه إليهم أبرهة جيشا بقيادة " جراح ذو زبنور؟ " فهزمه يزيد، واستولى على بعض الحصون. وجهز أبرهة جيشا قويا، من الأحباش والحميريين، وأرسله للقضاء على الثورة في أودية سبإ (سنة ٥٤٢ م) وقبل التحام الجيش الزاحف، بالقوى الثائرة، أسرع " يزيد " ومعه بعض أتباعه، ففاجأوا " أبرهة " بالدخول عليه، مستسلمين يعرضون خضوعهم. وليس في نصوص " المصدر " الّذي استفدت منه هذه الترجمة، ما يشير إلى سبب انفصال يزيد عن أنصاره، ولا ما صار إليه أمره بعد ذلك.

(٤٢) الخَطِيم

(٠٠٠ - ٤٦ هـ = ٠٠٠ - ٦٦٦ م)

يزيد بن مالك الباهلي، المعروف بالخطيم: من زعماء الخوارج وقادتهم، في أيام معاوية. قتله زياد بن أبيه.

(٤٣) المُهَلَّبي

(٠٠٠ - ٢٥٩ هـ = ٠٠٠ - ٨٧٣ م)

يزيد بن محمد بن المهلب بن المغيرة، من بني المهلب بن أبي صفرة، أبو خالد، المعروف بالمهلبي: شاعر محسن راجز. من الندماء الرواة. من أهل البصرة. اشتهر ومات ببغداد.

كان فيه اعتزاز وترفع، قال من أبيات يمدح بها إسحاق بن إبراهيم:

" إن أكن مهديا لك الشعر، إني ... لابنُ بيت تهدى له الأشعار

وهو القائل في بعض غزله:

" لا تخافي إن غبت أن تتناسا ... ك، ولا إن وصلتنا أن نملا "

اتصل بالمتوكل العباسي، ونادمه، ومدحه. ورثاه بقصيدة من عيون الشعر أوردها المبرد في الكامل.

(٤٤) الأَزْدي

(٠٠٠ - ٣٣٤ هـ = ٠٠٠ - ٩٤٦ م)

يزيد بن محمد بن إياس، أبو زكريا الأزدي:

مؤرخ من حفاظ الحديث. من أهل الموصل. ولي قضاءها. له " طبقات محدثي الموصل - خ " قطعة منه مصورة في أخبار سنة ١٠١ - ٢٢٤ في دار الكتب (٢٤٧٥ تاريخ) باسم " تاريخ الموصل " أخذ عنه ياقوت وغيره من قدماء المؤرخين.

(٤٥) ابن صِقْلاب

(٠٠٠ - ٦١٩ هـ = ٠٠٠ - ١٢٢٢ م)

يزيد بن محمد بن صقلاب، أبو بكر: كاتب أندلسي، من الشعراء. كان غزلا ماجنا.

من أهل المريّة. تولى أعمالها بعد أبيه. وكان عالي الهمة. واسع الأدب .

(٤٦) المَوْلى يَزِيد

(١١٨٠ - ١٢٠٦ هـ = ١٧٦٦ - ١٧٩٢ م)

يزيد بن محمد بن عبد الله بن إسماعيل الحسني العلويّ:

من ملوك الأشراف السلجماسيين بالمغرب. كان من أنجب أبناء المولى محمد، يرشحه أبوه للخلافة ويقدمه على كبار إخوته. وولاه الكلام مع القناصل في الثغور، واستنابه في ذلك (كما يقول السلاوي، ويفهم منه أنه عهد إليه بأعمال وزارة الخارجية) ثم ولاه على قبيلة كروان، وكانت أعظم قبائل البربر خيلا ورجالا، فأحبوه، لكرمه ورغبته في الجهاد.

وانشق عن أبيه، فقصده أبوه يريد استصلاحه، فتوفي في طريقه إليه (سنة ١٢٠٤ هـ. وكان يزيد قريبا من " تطاوين " فبايعه أهلها، ووفد عليه فيها أهل طنجة والعرائش وآصيلا، مبايعين.

وتوافد أهل فاس وحاشية أبيه. وانتقل إلى مكناسة فجاءته بيعة أمصار الدولة وصحاريها.

وقام لغزو سبتة وفيها " الإسبنيول " فحاصرها، وأشرف على فتحها، فثارت عليه قبائل " الحوز " وبايعت لأخيه " هشام " وانضمت إليهم مراكش، فأقلع يزيد عن سبتة، وسار إلى الحوز فشرّد قبائله، وقصد مراكش فدخلها عنوة. قال صاحب الجيش العرمرم: فقتل ونهب وسمل الأعين بالنار. وقاتله أخوه هشام فأصيب يزيد برصاصة في خده، فعاد إلى مراكش فتوفي ودفن بها.

ومولده فيها. ثم نقل رفاته إلى فاس. وكان من فتيان هذه الأسرة وسمحائهم وأبطالهم، لولا ضراوة فيه. يُنقل عنه قوله: لا أكون أميرا إلا إذا كانت أبواب المدائن تبيت مفتوحة لا يخافون من لص ولا سارق.

(٤٧) يزيد بن المخرم

(... - ... = ... - ...)

يزيد بن المخرم بن حزن (جرم؟) ابن زياد الحارثي المذحجي: من سادات الجاهلية وشعرائها.

من أهل اليمن. شهد يوم " الكلاب " الثاني. وهو القائل:

وإذا الفتى لاقى الحِمام، رأيته ... لولا الثناء، كأنه لم يولد "

وكانت في بغداد محلة يقال لها " المخرم " - كمحدث - نزلها أحد أبناء يزيد، هذا، فسميت به.

وينسب إليها جماعة كثيرة.

(٤٨) يَزِيد بن مَخْلَد

(٠٠٠ - ١٩١ هـ = ٠٠٠ - ٨٠٧ م)

يزيد بن مخلد بن الحسين المهلبي: قائد، من شجعان آل المهلب بن أبي صفرة. آخر ما قام به افتتاحه " الصفصاف " من ثغور المصيصة، و " ملقونية " قرب قونية (سنة ١٩٠) وزحف بنحو عشرة آلاف مقاتل، يريد التوغل في بلاد الروم، فاعترضوه في أحد المضايق، فقتل بقرب " طرسوس " وقتل معه ٧٠ رجلا ورجع الباقون.

(٤٩) يَزِيد بن مَزْيَد

(٠٠٠ - ١٨٥ هـ = ٠٠٠ - ٨٠١ م)

يزيد بن مزيد بن زائدة الشيبانيّ، أبو خالد: أمير، من القادة الشجعان. كان واليا بأرمينية وأذربيجان. وانتدبه هارون الرشيد لقتال الوليد بن طريف الشيبانيّ عظيم الخوارج في عهده، فقتل ابن طريف (سنة ١٧٩ هـ وعاد إلى أرمينية. وكان فيما وليه اليمن. وأخبار شجاعته وكرمه كثيرة. توفي ببردعة (من بلاد أذربيجان) ورثاه شعراء كثيرون. وهو ابن أخي " معن بن زائدة ".

(٥٠) يزيد بن مسهر

(٠٠٠ - ٠٠٠ = ٠٠٠ - ٠٠٠)

يزيد بن مسهر بن أصرم بن ثعلبة الذهلي الشيبانيّ، أبوثبيت: فارس جاهلي، من سادات بني شيبان. عاتبه الأعشى (ميمون) بقصيدة أولها:

" هريرة ودعها وإن لام لائم " وذلك لأن " مخبولا " من بني كعب بن سعد، قتل شيبانيا، فأمر يزيد أن يقتلوا به " سيدا " من بني كعب، ولا يقتلوا القاتل. وهو الّذي خاطبه الأعشى بأبيات من لاميته المشهورة، يقول فيها:

" أبلغ يزيد بني شيبان مألكة ... أبا ثبيت، أما تنفك تأتكل "

وكان من الرؤساء يوم " ذي قار " قاتل وهو على ميمنة هانئ بن قبيصة. قال ابن حبيب: ويزيد، من " ذوى الآكال " وهم أشراف كانت الملوك تُقطعهم القطائع.

(٥١) النَّخَعي

(٠٠٠ - ٣٢ هـ = ٠٠٠ - ٦٥٢ م)

يزيد بن معاوية النخعي: فارس، من أشراف العرب في صدر الإسلام. يمني الأصل. ممن نزل بالكوفة. كان من أصحاب عبد الله بن مسعود. وله ذكر في البخاري. حضر غزوة " بلنجر " وقاتل الترك والخزر قتالا شديدا، فأصابه حجر من حصن بلنجر هشم رأسه.

(٥٢) يَزِيد بن معاوية

(٢٥ - ٦٤ هـ = ٦٤٥ - ٦٨٣ م)

يزيد بن معاوية بن أبي سفيان الأموي: ثاني ملوك الدولة الأموية في الشام. ولد

بالماطرون، ونشأ بدمشق. وولي الخلافة بعد وفاة أبيه (سنة ٦٠ هـ وأبى البيعة له عبد الله بن الزبير والحسين ابن علي، فانصرف الأول إلى مكة والثاني إلى الكوفة. وكان من أمرهما ما تقدمت الإشارة إليه في ترجمتيهما، وفي أيام يزيد هذا كانت فاجعة المسلمين بالسبط الشهيد " الحسين بن علي" سنة ٦١ هـ وخلع أهل المدينة طاعته (سنة ٦٣) فأرسل إليهم مسلم بن عقبة المري، وأمره أن يستبيحها ثلاثة أيام وأن يبايع أهلها على أنهم خول وعبيد ليزيد، ففعل بها مسلم الأفاعيل القبيحة، وقتل فيها كثيرا من الصحابة وأبنائهم وخيار التابعين. وفي زمن يزيد فتح المغرب الأقصى على يد الأمير " عقبة بن نافع " وفتح " سلم بن زياد " بخارى وخوارزم. ويقال إن يزيد أول من خدم الكعبة وكساها الديباج الخسرواني. ومدته في الخلافة ثلاث سنين وتسعة أشهر إلا أياما.

توفي بحوارين (من أرض حمص) وكان نزوعا إلى االلهو، يروى له شعر رقيق، وإليه يُنسب " نهر يزيد " في دمشق، وكان نهرا صغيرا يسقي ضيعتين، فوسعه فنسب إليه. ولابن تيمية " سؤال في يزيد بن معاوية – ط " رسالة نشرها المنجّد. ولمحمد بن علي ابن طولون " قيد الشريد، من أخبار يزيد – خ " سيرته في دار الكتب (٥: ٣٠٠) . وقال مكحول: "كان يزيد مهندسا ". وكان نقش خاتمه " يزيد بن معاوية " ولعمر أبي النصر: " يزيد بن معاوية – ط " مختصر، فيه بعض أخباره.

(٥٣) يَزِيد المَرْوَاني

(٠٠٠ – ١٣٢ هـ = ٠٠٠ – ٧٥٠ م)

يزيد بن معاوية بن مروان بن عبد الملك: أمير أموي. كان في الشام أيام ظهور

العباسيين.

وأسره " عبد الله بن علي بن عبد الله بن العباس " وبعث به، مع عبد الجبار بن يزيد بن عبد الملك، إلى أبي العباس " السفاح " في العراق، فقتلهما وصلبهما بالحيرة.

(٥٤) ابن ضَبَّة

(٠٠٠ – نحو ١٣٠ هـ = ٠٠٠ – نحو ٧٤٧ م)

يزيد بن مقسم الثقفي، من مواليهم، وضبة أمه: شاعر كبير، من أهل الطائف (بالحجاز) مات أبوه وخلفه صغيرا، فحضنته أمه، فنسب إليها.

انقطع إلى الوليد بن يزيد بالشام، فكان لا يفارقه. ولما أفضت الخلافة إلى هشام، أبعد ابن ضبة، لاتصاله بالوليد، فخرج إلى الطائف، فأقام إلى أن ولي الوليد، فوفد عليه، فأدناه وضمه إليه وأكرمه. وفي الأغاني أن لابن ضبة ألف قصيدة اقتسمتها شعراء العرب وانتحلتها فدخلت في أشعارها. وكان يتعمد الإتيان بغريب اللغة ومعتاص القوافي في شعره. مات بالطائف.

(٥٥) يَزِيد بن منْصُور

(٠٠٠ – ١٦٥ هـ = ٠٠٠ – ٧٨١ م)

يزيد بن منصور بن عبد الله بن يزيد بن شهر بن مثوب، من ولد ذي الجناح الحميري، أبو خالد: وال. هو خال المهدي العباسي. كان مقدما في دولة بني العباس. ولي للمنصور البصرة (سنة ١٥٢) ثم اليمن (سنة ١٥٤) بعد الفرات بن سالم. وأقام في اليمن باقي خلافة المنصور، وسنة من خلافة المهدي. وعزل (سنة

١٥٩) وولاه المهدي (سنة ١٦١) على سواد الكوفة.

ومات بالبصرة. ولبشار بن برد، هجاء فيه. وبقي من أعقابه جماعة كانوا يعرفون باليزيدية.

وإليه نسبة يحي بن المبارك العدوي اليزيدي. كان يؤدب ولده، فنسب إليه.

(٥٦) يزيد بن المُهَلَّب

(٣٥ - ١٠٢ هـ = ٦٧٣ - ٧٢٠ م)

يزيد بن المهلب بن أبي صفرة الأزدي، أبو خالد: أمير، من القادة الشجعان الأجواد. ولي خراسان بعد وفاة أبيه (سنة ٨٣ هـ فمكث نحوا من ست سنين، وعزله عبد الملك بن مروان برأي الحجاج (أمير العراقين في ذلك العهد) وكان الحجاج يخشى بأسه، فلما تم عزله حبسه، فهرب يزيد إلى الشام. ولما أفضت الخلافة إلى سليمان ابن عبد الملك، ولاه العراق ثم خراسان،

فعاد إليها، وافتتح جرجان وطبرستان. ثم نقل إلى إمارة البصرة، فأقام فيها إلى أن استخلف عمر بن عبد العزيز، فعزله، وطلبه، فجيء به إلى الشام، فحبسه بحلب. ولما توفي عمر وثب غلمان يزيد، فأخرجوه من السجن. وسار إلى البصرة فدخلها وغلب عليها (سنة ١٠١) ثم نشبت حروب بينه وبين أمير العراقين مسلمة بن عبد الملك، انتهت بمقتل يزيد، في مكان يسمى " العقر " بين واسط وبغداد. وأخباره كثيرة. وإياه عنى الفرزدق بقوله:

" وإذا الرجال رأوا يزيد رأيتهم ... خضع الرقاب نواكس الأبصار "

قال ابن ظفر: " وكان من أمره أن برز للحروب وله ثماني عشرة سنة، واتخذ ذراعا من حديد، مجوفة، فكان يدخل فيها يده اليسرى فإذا استجرت الرماح في صدره وجللته السيوف، وضع يده اليسرى على رأسه ثم حمل. وولي خراسان وتغلب على البصرة. وكان من عاقبة أمره أن نابذ بني أمية الخلافة، فقتل بعد حروب كثيرة مشهورة ".

(٥٧) ذُو الكَلَاع الأَكبر

(. . . – . . . = . . . – . . .)

يزيد بن النعمان الحميري، من نسل شهال بن وحاظة، من سبإ الأصغر: ملك جاهلي يماني، من الأذواء. يلقب " ذا الكلاع الأكبر " ويرى أهل اللغة أن الكلاع من " التكلع " وهو التحالف والتجمع، وأن " ذا الكلاع الأكبر " لقب بذلك لتجمع قبيلتي " هوازن " و " حراز " عليه، مع سائر القبائل، كما أن سميفع بن ناكور (من أحفاد صاحب الترجمة) لقب بذي الكلاع الأصغر، لتجمع القبائل من حمير على يده، ما عدا قبيلتي هوازن وحراز. وكان " نسر " الصنم المذكور في القرآن، لبني ذي الكلاع، في مكان يسمى " بلخع " وهو على صورة نسر من الطير، عبدته حمير ومن والاها إلى أن أدخل ذو نواس اليهودية فيهم .

(٥٨) يَزِيد بن هارُون

(١١٨ – ٢٠٦ هـ = ٧٣٦ – ٨٢١ م)

يزيد بن هارون بن زاذان بن ثابت السلمي بالولاء، الواسطي، أبو خالد: من حفاظ الحديث الثقات.

كان واسع العلم بالدين، ذكيا، كبير الشأن. أصله من بخارى. ومولده ووفاته بواسط. قدر من كان يحضر مجلسه بسبعين ألفا. وكان يقول: أحفظ أربعة وعشرين ألف حديث باسنادها ولا فخر! وأشار البلخي إلى أن له "كتابا " فيه أحاديثه، رآه " عبد الرحمن بن مهدي " ووجد فيه غلطا، فقال: عافى الله أبا خالد! وكف بصره في كبره. قال المأمون: لولا مكان يزيد بن هارون لأظهرت أن القرآن مخلوق، فقيل: ومن يزيد حتى يتقى؟ قال: أخاف إن أظهرته فيرد عليّ، فيختلف الناس وتكون فتنة!.

(٥٩) يزيد بن هوبر

(٠٠٠ – ٧٠ هـ = ٠٠٠ – ٦٩٠ م)

يزيد بن هوبر التغلبي: رأس بني تغلب في عصره. وكانت منازلهم بين الخابور والفرات ودجلة.

كان شجاعا بطلا. وهو صاحب الوقائع المشهورة مع عمير بن الحباب (انظر ترجمته) وفي المؤرخين من يرى أنه هو الّذي قتل عميرا. وأصيب ابن هوبر يوم مقتل عمير بجراحات مات على أثرها .

(٦٠) يَزِيد النَّاقِص

(٨٦ – ١٢٦ هـ = ٧٠٥ – ٧٤٤ م)

يزيد بن الوليد بن عبد الملك بن مروان، أبو خالد: من ملوك الدولة المروانية الأموية بالشام.

مولده ووفاته في دمشق. ثار على ابن عمه " الخليفة الوليد بن يزيد بن عبد الملك

" لسوء سيرته، فبويع بالمزة، واستولى على دمشق، وكان الوليد بتدمر، فأرسل إليه يزيد من قاتله في نواحيها.

وقتل الوليد، فتم ليزيد أمر الخلافة (في مستهل رجب ١٢٦) ومات في ذي الحجة (بالطاعون، وقيل: مسموما) قال اليعقوبي: "كانت ولايته خمسة أشهر، والفتنة عامة في البلاد، حتى قتل أهل مصر أميرهم حفص بن الوليد الحضرميّ، وطرد أهل فلسطين عاملهم سعيد بن عبد الملك، وقتل أهل حمص عاملهم عبد الله بن شجرة الكندي، وأخرج أهل المدينة عاملهم عبد العزيز ابن عمر بن عبد العزيز ". وكان يزيد، من أهل الورع والصلاح. قال نشوان الحميري: " لم يكن في بني أمية مثله ومثل عمر بن عبد العزيز " وقال الديار بكري: "كان لقبه الشاكر لأنعم الله " ويقال له: " الناقص " لأن سلفه " الوليد بن يزيد "كان قد زاد في أعطيات الجند، فلما ولي يزيد نقص الزيادة. وكان أسمر، نحيفا، مربوعا، خفيف العارضين، فصيحا، شديد العجب. ويقال: إن مروان الجعديّ، لما ولي، نبش قبره، وصلبه!.

حرفِ آخر

عصرِ حاضر میں جب تاریخی اور اعتقادی مباحث کا ایک بڑا حصہ جذباتیت، فرقہ وارانہ کشمکش اور غیر متوازن طرزِ فکر کی نذر ہو چکا ہے، ایسے ماحول میں کسی مسئلے کا علمی، تحقیقی اور تاریخی اصولوں کی روشنی میں جائزہ لینا ایک قابلِ قدر علمی خدمت شمار ہوتا ہے۔ حکیم فیض عالم صدیقی رحمہ اللہ کی تصنیف "**اسلام میں یزید نام کے اکابرین**" اسی نوعیت کی ایک منفرد اور اہم کاوش ہے جس میں ایک ایسے موضوع پر گفتگو کی گئی ہے جو عام طور پر علمی تحقیق کے بجائے جذباتی ردِ عمل کا شکار رہتا ہے۔

ابتداء ہی میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس کتاب کا موضوع واقعۂ کربلا یا اس کے تاریخی مباحث نہیں ہیں، نہ ہی داداابو رحمہ اللہ کا مقصد اس عظیم سانحے کی اہمیت کو کم کرنا یا اس کے متعلق کسی خاص موقف کی تائید و تردید کرنا ہے۔ واقعۂ کربلا بلا شبہ تاریخِ اسلام کا نہایت دردناک اور دل سوز باب ہے جس نے امتِ مسلمہ کے اجتماعی شعور پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ہر مسلمان سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا ہے اور ان کے مصائب پر رنج و الم محسوس کرتا ہے۔ تاہم کسی تاریخی واقعے میں ملوث ایک شخصیت کے نام کو ہمیشہ کے لیے نفرت، مذمت اور طعن کا استعارہ بنا دینا ایک الگ مسئلہ ہے جسے داداابو رحمہ اللہ نے اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔

دادا ابو رحمہ اللہ نے اس بنیادی نکتے کو نمایاں کیا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں کسی نام کا حسن و قبح اس کے لغوی معنی، شرعی حیثیت اور عرفِ عام سے متعلق ہوتا ہے، نہ کہ اس نام کے کسی ایک فرد کے کردار یا اعمال سے۔ اگر کسی شخص کے برے اعمال کی وجہ سے اس کے نام کو بھی ہمیشہ کے لیے معیوب قرار دے دیا جائے تو تاریخ میں ایسے بے شمار نام موجود ہیں جو مختلف ادوار میں نیک اور بد دونوں قسم کے افراد نے اختیار کیے۔ اس اصول کو سامنے رکھتے ہوئے مصنف نے "یزید" نام کے بارے میں پائے جانے والے عوامی مغالطوں کا جائزہ لیا ہے۔

اس کتاب کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کی تحقیقی بنیاد اور وسیع مواد ہے۔ دادا ابو رحمہ اللہ نے کتبِ رجال، طبقات، تراجم، تاریخ، انساب اور دیگر مستند مصادر کا مطالعہ کر کے تقریباً پانچ سو پچاس سے زائد ایسی شخصیات کا تذکرہ جمع کیا ہے جن کا نام "یزید" تھا۔ ان شخصیات میں محدثین، فقہاء، مفسرین، قراء، رواۃِ حدیث، زہاد، صلحاء، قضاۃ، امراء اور دیگر علمی و دینی خدمات انجام دینے والے افراد شامل ہیں۔ یہ محض ناموں کی فہرست نہیں بلکہ اس حقیقت کا تاریخی ثبوت ہے کہ امتِ مسلمہ کے علمی اور دینی حلقوں میں یہ نام صدیوں تک رائج اور قابلِ قبول سمجھا جاتا رہا۔

اس حوالے سے کتاب ایک اہم تاریخی شہادت فراہم کرتی ہے کہ اگر "یزید" نام کو امت نے کسی دور میں شرعاً یا عرفاً مذموم سمجھا ہوتا تو محدثین، فقہاء اور اہلِ علم کے خاندانوں میں اس نام کا تسلسل کے ساتھ استعمال ممکن نہ تھا۔ امت کے اکابرین کا اس نام کو اختیار کرنا خود اس امر کی دلیل ہے کہ انہوں نے نام اور صاحبِ نام کے درمیان فرق کو برقرار رکھا اور کسی فرد کے اعمال کی بنیاد پر پورے نام کو معیوب قرار نہیں دیا۔

یہ تصنیف علمِ رجال اور اسلامی تاریخ کے طلبہ کے لیے بھی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی علمی روایت کس قدر وسیع، متنوع اور دقیق ہے۔ ایک مخصوص نام کے حامل افراد کو جمع کرتے ہوئے داداابو رحمہ اللہ نے درحقیقت اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار اور علمی طبقات کی جھلک پیش کر دی ہے۔ اس اعتبار سے کتاب صرف ایک نظری بحث نہیں بلکہ ایک مفید تاریخی و رجالی ذخیرہ بھی ہے۔

کتاب کی ایک اور اہم افادیت یہ ہے کہ یہ قاری کو تحقیق اور تنقیدی مطالعے کے صحیح اصولوں کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ہمارے ہاں بہت سے تصورات محض سنی سنائی باتوں، عوامی تاثرات یا جذباتی نعروں کی بنیاد پر قبول کر لیے جاتے ہیں، حالانکہ اہلِ علم کا طریقہ ہمیشہ مصادر کی طرف رجوع، شواہد کی جانچ اور تاریخی حقائق کی روشنی میں نتائج اخذ کرنا رہا ہے۔ داداابو رحمہ اللہ نے اسی علمی منہج کو اختیار کرتے ہوئے ایک ایسا مواد فراہم کیا ہے جو قاری کو خود تحقیق کرنے اور حقائق کی بنیاد پر رائے قائم کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

یہ کتاب ایک اور غلط فہمی کی اصلاح بھی کرتی ہے کہ "یزید" نام رکھنا یا اس نام کا استعمال کسی خاص مسلکی وابستگی یا نظریاتی رجحان کی علامت ہے۔ تاریخی شواہد اس تصور کی تائید نہیں کرتے۔ امت کے مختلف علاقوں، مختلف مکاتبِ فکر اور مختلف علمی طبقات میں اس نام کا استعمال صدیوں تک جاری رہا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے عمومی طور پر اسے ایک معمول کے نام کے طور پر قبول کیا۔

علمِ رجال اور حدیث کی کتابوں میں "یزید" نام کے بہت سے رواۃ کا ذکر ملتا ہے۔ بعض اہلِ سنت مراجع میں سو سے زائد "یزید" نام رکھنے والے رواۃ اور علماء کی فہرست بھی ذکر کی گئی ہے۔

شیعہ رجالی کتب جیسے:

- رجالِ نجاشی
- رجالِ کشی
- فہرستِ طوسی
- رجالِ طوسی

میں بھی متعدد "یزید" نامی راوی مذکور ہیں، مثلاً:

- یزید بن اسحاق
- یزید بن خلیفہ
- یزید الصائغ
- یزید الکناسی

ان میں بعض ثقہ راوی شمار کیے گئے ہیں۔

درحقیقت اس کتاب کا مرکزی پیغام عدل و انصاف کا وہ اسلامی اصول ہے جس پر قرآنِ کریم اور سنتِ نبویہ بار بار زور دیتے ہیں۔ اسلام مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ محبت اور نفرت دونوں حالتوں میں انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ کسی شخصیت کے بارے میں اختلاف، تنقید یا مواخذہ اپنی جگہ ایک علمی موضوع ہو سکتا ہے، لیکن اس

بنیاد پر ایک پورے نام، اس نام کے حامل افراد یا تاریخی حقائق کے بارے میں غیر متوازن رویہ اختیار کرنا اسلامی مزاج کے مطابق نہیں۔

اسی وجہ سے یہ تصنیف اہلِ سنت والجماعت کے اس معتدل اور متوازن منہج کی نمائندگی کرتی ہے جو افراط و تفریط کے بجائے علم، تحقیق، عدل اور اعتدال کو بنیاد بناتا ہے۔ یہ کتاب قاری کو جذباتی مباحث سے نکال کر علمی دنیا میں لے جاتی ہے اور یاد دلاتی ہے کہ تاریخ کا مطالعہ انصاف، دیانت اور علمی امانت کے ساتھ ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حکیم فیض عالم صدیقی رحمہ اللہ کی اس علمی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اسے اہلِ علم، طلبہ اور عام قارئین کے لیے نافع بنائے، حقائق تک رسائی، علمی دیانت اور انصاف پر مبنی فکر کے فروغ کا ذریعہ بنائے، اور مصنف کو اس خدمتِ علم پر بہترین اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر شاہ فیض

حکیم فیض عالم صدیقی شہیدؒ کی دیگر تالیفات

۱۔ اختلافِ اُمت کا المیہ
۲۔ حقیقت مذہب شیعہ
۳۔ عترتِ رسول ﷺ
۴۔ صدیقہ کائنات
۵۔ مقامِ صحابہؓ
۶۔ امیر مروان بن الحکم
۷۔ شہادتِ ذوالنورینؓ
۸۔ سادات بنی رُقیہ
۹۔ بناتِ رسول ﷺ
۱۰۔ واقعہ کربلا
۱۱۔ اہل حدیث
۱۲۔ راجوری
۱۳۔ سُلطان ٹیپو شہیدؒ
۱۴۔ مشکوۃ کے فوائد غزنویہ پر ایک نظر
۱۵۔ سیدنا حسن بن علیؓ
۱۶۔ سیدنا حسین کا اپنے موقف سے رُجوع
۱۷۔ عبداللہ بن سبا
۱۸۔ دامغ الظنون فی ردّ جلاء العیون
۱۹۔ خالد بن ولید سیف اللہ
۲۰۔ سُلطان محمود غزنویؒ
۲۱۔ اسلام کے دس بڑے جرنیل
۲۲۔ سیرۃ النبی شبلی کی تلخیص
۲۳۔ القول المفتوح
۲۴۔ اسلام میں یزید نام کے اکابرین
۲۵۔ مقدمہ افاداتِ بنگش